

حصہ چہارم

محاسن الاخلاق

باب الفقر

ا — لِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ أُحْصِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ ضَرْبًا فِي الْأَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُم بِسِيمَاهُمْ لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا ط وَمَا تُنفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ ۝

ا — (خیرات تو) اُن حاجت مندوں کا حق ہے جو اللہ کی راہ میں گھر بیٹھے ہیں ملک میں کسی طرف کو (جانا چاہیں تو) جا نہیں سکتے (جو شخص اُنکے حال سے) بیخبر (ہے وہ) اُنکی خودداری (کیوجہ) سے اُنکو غنی سمجھتا ہے لیکن (اے مخاطب) تو (اُنکو دیکھے تو) اُنکی صورت سے اُنکو صاف پہچان جائے کہ محتاج ہیں مگر (ہاں) لگ لپٹ کر لوگوں سے نہیں مانگتے اور جو کچھ



سورہ بقرہ ۲۷۳

مال میں سے (خیرات کے طور پر) خرچ کروگے تو (خوب یقین
رکھو کہ) اللہ اسکو جانتا ہے۔

۲ - إِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ
الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ۚ
إِنَّهُ كَانَ بِعِبَادِهِ خَبِيرًا
بَصِيرًا ۝

۲ - (اے پیغمبر) تمہارا پروردگار جس کی
روزی چاہتا ہے فراخ کردیتا ہے اور جسکی
روزی چاہتا ہے تنگ کردیتا ہے اور وہ اپنے
بندوں (کے حال) سے باخبر اور انکی ضرورتوں کا
دیکھنے والا ہے۔

سورہ بنی اسرائیل ع ۳

۳ - عَبَسَ وَتَوَلّٰى ۙ أَنْ جَاءَهُ
الْأَعْمٰى ۗ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّهُ
يَزَّكّٰى ۝ أَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ
الذِّكْرٰى ۝ أَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ۝
فَأَنْتَ لَهُ تَصَدّٰى ۝ وَمَا
عَلَيْكَ أَلَّا يَزَّكّٰى ۝ وَأَمَّا
مَنْ جَاءَكَ يَسْعٰى ۝ وَ
هُوَ يَخْشٰى ۝ فَأَنْتَ عَنْهُ
تَلَهّٰى ۝ كَلَّا إِنَّهَا
تَذْكِرَةٌ ۝ فَمَنْ شَاءَ
ذَكَرَهُ ۝ فِي صُحُفٍ
مُكَرَّمَةٍ ۝ مَرْفُوعَةٍ
مُطَهَّرَةٍ ۝ بِأَيْدِي سَفَرَةٍ ۝
كِرَامٍ بَرَرَةٍ ۝

۳ - محمد اتنی بات پر چیں بجبیں ہوئے اور
منہ موڑ بیٹھے کہ (ایک) نابینا انکے پاس آیا اور
اے پیغمبر تم کیا جانو عجب نہیں کہ تمہاری تعلیم سے
وہ سنور جاتا یا وہ نصیحت (کی باتیں) سنتا اور انکو
نصیحت سودمند ہوتی تو جو شخص (دین کی طرف
سے) بے پروائی کرتا ہے اسکی طرف تم خوب توجہ
کرتے ہو حالانکہ ٹھیک نہو تو تم پر کچھ (الزام) نہیں
اور جو (خدا سے) ڈر کر تمہارے پاس دوڑتا ہوا
آئے تو تم اس سے بے اعتنائی کرتے ہو،
سنو جی قرآن تو (سرتاسر) نصیحت ہے،
پس جو چاہے اسکو سوچے سمجھے اور ہمارے ہاں
وہ (لوح محفوظ کے) اوراق میں (لکھا) ہے
جنکی تعظیم کیجاتی ہے (اور وہ) اونچی جگہ رکھے
ہوئے ہیں (اور) پاک ہیں، (اور) ایسے لکھنے والوں

سورہ عبس ع۱ ۱۲

(یعنی فرشتوں) کے ہاتھوں میں ہیں جو بزرگ اور نیکوکار ہیں ۔

۴ - (عن ابی ذر) امرنی خلیلی بسبع بحب المساکین والدنو منهم وامرنی ان انظر الی من هو دونی و لا انظر الی من هو فوقی و امرنی ان اصل الرحم وان ادبرت و امرنی ان لا اسئل احداً شیئاً و امرنی ان اقول بالحق وان کان مراً و امرنی ان لا اخاف فی الله لومة لائم و امرنی ان اکثر من قول لا حول ولا قوة الا بالله فانهن من کنز تحت العرش

مشکوۃ

۴ - ابوذر کہتے ہیں کہ میرے دوست (محمد ص) نے مجکو سات امور کا حکم دیا ہے مساکین سے محبت اور قربت کے لئے اور مجھے حکم کیا ہے کہ اس پر نظر کروں جو (دنیاوی امور میں) مجھ سے کم ہیں اور انکی طرف نظر نکروں جو مجھ سے بہتر ہیں اور مجکو حکم دیا ہے کہ میں صلہ رحم کا خیال رکھوں اگرچہ مجھ سے قطع قرابت کیجائے اور مجکو حکم کیا ہے کہ میں کسی سے کسی چیز کا سوال نکروں اور مجکو حکم دیا ہے کہ ہمیشہ سچ بات کہوں اگرچہ تلخ ہو ۔ اور مجکو حکم کیا ہے کہ خدا کی راہ میں کسی ملامت کرنیوالے کی ملامت کا خیال نکروں ۔ اور اکثر لاحول پڑھتا رہا کروں کہ یہ الفاظ خزائن تحت العرش میں سے ہیں

۵ - قال رسول الله صلعم ان الله یحب عبده المومن الفقیر المتعفف ابا العیال

مشکوۃ

۵ - رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالے اپنے مومن فقیر خودداری کرنیوالے عیالدار بندے سے محبت رکھتا ہے

۶ - قال النبی صلعم اطلعت فی الجنة فرأیت اکثر اهلها الفقراء

۶ - نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے جنت کا معائنہ کیا تو اکثر اہل جنت

(بخاری) عن عمران بن حصین

فقراہیں سے پایا۔

۷ - عن عایشۃ رض قالت کان یاتی علینا الشہر مانوقد فیہ نارًا انما ھو التمرۃ والماء ان نوتی باللحیم مشکوٰۃ بخاری

۷ - عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ ہمکو آگ جلائی ایک ایک مہینہ گذر جاتا تھا اور ہمارا گذارہ صرف کھجور اور پانی پر ہوتا تھا یا کچھ قلیل گوشت کہیں سے آگیا۔

۸ - قال رسول اللہ صلعم کاد الفقر یکون کفرا و کاد الحسد ان یغلب القدر

مشکوٰۃ

۸ - نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریب ہے کہ فقر کے سبب سے کفر تک نوبت پہنچ جائے اور قریب ہے کہ حسد قدر پر غالب ہو جائے۔

باب القتل والقصاص

۹ - یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الْقِصَاصُ فِی الْقَتْلٰی اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰی بِالْاُنْثٰی فَمَنْ عُفِیَ لَہٗ مِنْ اَخِیْہِ شَیْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَاءٌ اِلَیْہِ بِاِحْسَانٍ ذٰلِکَ تَخْفِیْفٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَرَحْمَۃٌ

۹ - مسلمانو جو لوگ (ہم ہیں) مارے جائیں اُن (کے بارے) میں تمکو (جان کے) بدلے (جان) کا حکم دیا جاتا ہے آزاد کے بدلے آزاد اور غلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت، پھر جس (قاتل) کو اُسکے بھائی (طالب قصاص) سے کوئی جزو (قصاص) معاف کر دیا جائے تو (جان کے بدلے خونبہا او وارث مقتول کیطرف اُسکا) مطالبہ دستور (شرع) کے مطابق اور (قاتل کیطرف سے)

فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝

پارہ دوم سورہ بقر ۱۷۸، ۱۷۹

وارث مقتول کو خوش معاملگی کے ساتھ (خونبہا کا) ادا کر دینا۔ یہ (حکم خونبہا) تمہارے پروردگار کی طرف سے (تمہارے حق میں) آسانی اور مہربانی ہے پھر اسکے بعد جو زیادتی کرے تو اسکے لئے عذاب دردناک ہے اور عقلمندو قصاص کے قاعدے میں تمہاری زندگی ہے اور اسی غرض سے جاری کیا گیا ہے تاکہ تم (خونریزی) سے باز رہو

۱۰ ۔ كَتَبْنَا عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ط وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ط

سورہ مائدہ ۳۵

۱۰ ۔ ہمنے بنی اسرائیل کو تحریری حکم دیا کہ جو کوئی جان کے بدلے نہیں اور ملک میں فساد پھیلانیکی سزا کی غرض سے نہیں (بلکہ ناحق) کسیکو مار ڈالے تو اسکی نسبت ایسا سمجھا جائیگا کہ گویا اسنے تمام آدمیوں کو مار ڈالا۔ اور جسنے اسکو بچا لیا تو گویا اس نے تمام آدمیوں کو بچا لیا۔

۱۱ ۔ وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَآ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ط فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ ط وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

سورہ مائدہ آیتہ ۴۵

۱۱ ۔ اور ہمنے توراۃ میں یہود کو تحریری حکم دیا تھا کہ جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور زخموں کا بدلہ ویسے ہی زخم پھر جو (مظلوم) بدلہ معاف کرے تو وہ اسکے (گناہوں) کا کفارہ ہوگا۔ اور جو خدا کی اتاری ہوئی (کتاب) کے مطابق حکم نہ دے تو وہی لوگ بے انصاف ہیں۔

۱۲ - وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُومًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهِ سُلْطَانًا فَلَا يُسْرِفْ فِي الْقَتْلِ إِنَّهُ كَانَ مَنْصُورًا ٥

(بنی اسرائیل)

۱۲ - اور کسی جانکو جسکا مارنا اللہ نے حرام کر دیا ہے۔ ناحق قتل نہ کرنا اور جو شخص ظلم سے مارا جائے تو ہمنے اُسکے (وارث) کو (قاتل سے قصاص لینے کا) اختیار دیا ہے تو اسکو چاہئے کہ خون (کا بدلہ لینے) میں زیادتی نہ کرے کیونکہ (واجبی بدلہ لینے میں بھی) اُسکی جیت ہے۔

۱۳ - اول ما یقضی من الناس یوم القیمة فی الدماء

۱۳ - سب سے اوّل قیامت کے روز خون کے بارے میں حکم کیا جاویگا۔

۱۴ - قال رسول اللہ صلعم من قتل معاهدا لم یرح رائحة الجنة و ان ریحها یوجد من مسیرة اربعین خریفا

خیر المواعظ

۱۴ - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص کسی معاہد کو قتل کرے وہ جنت کی خوشبو نہیں سونگھیگا گو اسکی خوشبو چالیس برس کی راہ سے سونگھی جاسکتی ہے

۱۵ - عن سعید بن المسیب ان عمر بن الخطاب قتل نفرا خمسة او سبعة برجل واحد قتلوه قتل غیلة وقال عمر لو تمالأ علیه اهل الصنعاء لقتلتهم جمیعا۔

خیر المواعظ

۱۵ - سعید بن مسیب کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے پانچ یا سات آدمیونکو ایک شخص کے بدلے میں قتل کیا جسکو انہوں نے دھوکہ دیکر قتل کیا تھا اور حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اگر تمام اہل صنعا اسپر ہجوم کرتے تو میں سبکو قتل کرتا۔

۱۶ - قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم من قتل عمدا فهو قود ومن حال دونه فعلیه

۱۶ - رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص عمداً قتل کیا جاے وہ قابل قصاص ہے اور جو شخص قصاص میں

لعنة الله وغضبه لا يقبل منه صرف
ولا عدل   خير المواعظ

حال ہو اسپر لعنت اللہ کی ہوگی اور غضب
نہ اسکی توبہ قبول ہوگی نہ فدیہ

۱۷- ابغض الناس الى الله ثلثة
ملحد فى الحرم ومبتغ فى الاسلام سنة
الجاهلية ومطلب دم امرءٍ مسلم
ليهريق دمه
مشکوة عن ابن عباس

۱۷- خدا تعالے کے نزدیک مبغوض ترین
اشخاص تین ہیں حرم میں الحاد پھیلانے والے
اسلام میں طریقہ جہالت کی خواہش کرنیوالا
مسلمان سے بیجا طور پر خون کا مطالبہ کرنیوالا
تاکہ اس سے قصاص لیا جائے

قتل المسلم

۱۸- وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَّقْتُلَ
مُؤْمِنًا إِلَّا خَطَأً ج وَمَنْ قَتَلَ
مُؤْمِنًا خَطَأً فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ
مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ
إِلَىٰ أَهْلِهِ إِلَّا أَنْ يَّصَّدَّقُوا
فَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ
وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ
مُّؤْمِنَةٍ ط وَإِنْ كَانَ مِنْ
قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيثَاقٌ
فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ إِلَىٰ أَهْلِهِ
وَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ
فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ

۱۸- اور کسی مسلمان کو روا نہیں کہ مسلمانکو
(جان سے) مار ڈالے مگر غلطی سے (مار ڈالا ہو
تو دوسری بات ہے) اور جو مسلمانکو غلطی سے
(بھی) مار ڈالے تو ایک (مسلمان) بردہ آزاد کرے
اور وارثان مقتول کو خونبہا دے (سوا الگ)
مگر یہ کہ (وارثان مقتول خونبہا) معاف کردیں
پھر اگر مقتول اُن لوگوں میں کا ہو جو تم مسلمانوں کے
دشمن ہیں اور وہ خود مسلمان ہو تو بس ایک
مسلمان بردہ آزاد کرنا ہوگا۔ اور اگر مقتول
اُن لوگوں میں کا ہو جنمیں اور تم میں (صلح
کا) عہد (وپیمان) ہے تو قاتل کو چاہئے کہ
وارثان مقتول کو خونبہا پہنچائے (اور اسکے علاوہ)

شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝ وَمَن يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا ۝

ایک مسلمان بردہ بھی آزاد کرے اور جس کو (مسلمان بردہ آزاد کرنیکا) مقدور نہو تو لگاتار دو مہینے کے روزے رکھے کہ توبہ کا یہ طریق اللہ کا ٹھہرایا ہوا ہے اور اللہ سب کے حال سے واقف ہے (اور) اُسکا انتظام (بڑا) پکا انتظام ہے اور جو مسلمانکو دیدہ و دانستہ مار ڈالے تو اسکی سزا دوزخ ہے جسمیں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیگا اور اُسپر اللہ کا غضب نازل ہوگا اور اُسپر خدا کی پھٹکار پڑیگی اور اللہ نے اسکے لئے بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

۱۹ - قال النبی صلعم لزوال الدنیا اھون علی اللہ من قتل مسلم
خیر المواعظ عن عبد اللہ بن عمر

۱۹ - نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا کا ضائع ہو جانا اللہ تعالے کے نزدیک مسلمان کے قتل سے آسان تر ہے۔

۲۰ - کل ذنب عسی اللہ ان یغفرہ الا من مات مشرکا او من یقتل مومنا متعمدا
خیر المواعظ

۲۰ - ہر گناہ کو خدا تعالے معاف کر سکتا ہے سوائے اُسکے جو حالت شرک میں فوت ہو یا مسلمان کو دانستہ قتل کرے

۲۱ - قال رسول اللہ صلعم لا یحل دم امرء مسلم یشھد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ الا باحد ثلاث النفس بالنفس والثیب الزانی والمارق لدینہ التارک للجماعۃ
خیر المواعظ

۲۱ - رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان آدمی کا خون حلال نہیں ہے سوائے تین جگہ کے نفس کا عوض نفس کے یعنی قصاص اور زانی متاہل کا (جسکی بیوی ہو) اور تارک دین و گروہ کا (یعنی مرتد)



القتل النفسه

خودکشی

٢٢ - عن ابی هریرة من قتل نفسه بحدیدة جاء یوم القیمة و حدیدته فی یده یتوجاء بها بطنه فی نار جهنم خالدا مخلدا ابدا و من قتل نفسه بسم فسمه فی یده یتحساه فی نار جهنم خالدا مخلدا ابدا و من تردى من جبل فقتل نفسه فهو یتردى فی نار جهنم خالدا مخلدا ابدا

ترمذی

٢٢ - ابوہریرہ سے مروی ہے کہ جو شخص لوہے کے آلہ سے خودکشی کرے گا قیامت میں وہی آلہ اسکے ہاتھ میں ہوگا کہ اپنے پیٹ میں مارتے ہوئے آتش دوزخ میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے چلا جاویگا۔ اور جسنے اپنے آپکو زہر سے ہلاک کیا قیامت کو وہی زہر اسکے ہاتھ میں ہوگا کہ اسکو چاٹتا ہوا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے نار جہنم میں چلا جاویگا۔ اور جو پہاڑ سے گر کر اپنے آپکو ہلاک کریگا وہ ہمیشہ ابدالآباد تک کے لئے دوزخ میں پھینکا جاویگا۔

٢٣ - لیس علی رجل نذر فیما لا یملک و لعن المومن کقتله و من قتل نفسه بشیء فی الدنیا عذب به یوم القیمة و من ادعی دعوة کاذبة لیتکثر بها لم یزده الله الا قلة۔

مسلم عن ثابت بن ضحاک

٢٣ - آدمی پر اس چیز کی نذر واجب نہیں ہوتی جو اسکے ملک میں نہو۔ مسلمان کو لعنت کرنا اسکے قتل کے مساوی ہے۔ جو آدمی اپنے آپ کو دنیا میں کسی چیز سے قتل کریگا قیامت میں اسی سے اسکو عذاب دیا جاویگا۔ جو مال بڑھانے کے لئے جھوٹا دعوی کریگا اللہ تعالے اسکی تنگدستی کو زیادہ کریگا۔

٢٤ - قال رسول الله صلعم الذی یخنق نفسه یخنقها فی النار

٢٤ - رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جو شخص اپنا گلا گھونٹتا ہے وہ اپنے آپکو نار جہنم میں پہنچاتا ہے

والذی یطعنہا یطعنہا فی النار — اور جو نیزے سے اپنے آپکو ہلاک کرتا ہے وہ نارِ جہنم میں نیزہ گاڑتا ہے۔

خیر المواعظ

قتلِ اولاد

۲۵ - قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْٓا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًاۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّحَرَّمُوْا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افْتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ ۭقَدْ ضَلُّوْا وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ۝

سورہ انعام آیتہ ۱۴۲

۲۵ - بیشک وہ لوگ بڑے گھاٹے میں ہیں جنہوں نے بدعقلی (اور) جہالت سے اپنے بچوں کو مار ڈالا اور اللہ نے جو روزی انکو دی تھی خدا پر جھوٹ جھوٹ بہتان باندھکر اُسکو (اپنے اوپر) حرام کرلیا بلاشبہ یہ لوگ (راہ راست سے) بھٹک گئے اور سیدھے راستے پر آنیوالے تھے بھی نہیں

۲۶ - لَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ۭنَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ

سورہ انعام

۲۶ - اور مفلسی کے ڈر سے اپنے بچوں کو قتل نکرو کیونکہ ہم (ہی) تمکو (بھی) رزق دیتے ہیں اور اُنکو بھی۔

۲۷ - وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ۭنَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ ۭ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا ۝

سورہ بنی اسرائیل آیتہ ۳۱

۲۷ - اور (لوگو) افلاس کے ڈر سے اپنی اولاد کو قتل نکرو۔ اُنکو اور تمکو ہم ہی روزی دیتے ہیں) اولاد کا مارنا بڑا بھاری گناہ ہے۔

۲۸ - وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُىِٕلَتْ ۝ بِاَيِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ۝

سورۃ التکویر

۲۸ - اور جبوقت لڑکی سے جو زندہ درگور کردی گئی تھی پوچھا جائے کہ کس قصور کے بدلے ماری گئی

٢٩ - عن وراد كاتب المغيرة
قال كتب معاوية الى المغيرة
اكتب اليَّ ما سمعت من رسول الله
صلعم فكتب اليه ان نبي الله صلعم
كان يقول في دبر كل صلوة لا اله
الا الله وحده لا شريك له له
الملك وله الحمد وهو على كل شئ قدير
اللهم لا مانع لما اعطيت ولا معطى
لما منعت ولا ينفع ذا الجد منك
الجد وكتب اليه انه كان ينهى عن
قيل وقال وكثرة السؤال واضاعة المال
وكان ينهى عن عقوق الامهات ووأد البنات
ومنع وهات — مشكوة

٣٠ - قال رجل يا رسول الله اى
الذنب اكبر عند الله قال ان تدعوا
لله ندا وهو خلقك قال ثم اى قال
ان تقتل ولدك خشية ان يطعم معك
قال ثم اى قال ان تزني حليلة جارك
فانزل الله تصديقها وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ
مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ
النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ

٢٩ - وراد کاتب مغیرہ کہتے ہیں کہ امیر
معاویہ رضؓ نے مغیرہ ابن شعبہ کو لکھا کہ جو کچھ
تمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو
مجھے لکھ بھیجو۔ انہوں نے لکھا کہ نبی اکرم صلعم
ہر نماز کے بعد یہ دعا مانگتے تھے۔ لا الہ الا اللہ
وحدہ لا شریک لہ لہ الملک و لہ الحمد وھو علی
کل شئ قدیر اللھم لا مانع لما اعطیت و لا معطی
لما منعت و لا ینفع ذالجد منک الجد اور نیز
یہ بھی لکھا کہ رسول اللہ صلعم قیل قال اور
کثرت سوال اور ضائع کرنے مال سے منع
فرماتے تھے اور نیز ماں کی نافرمانی اور لڑکیوں کو
زندہ دفن کرنے اور ادنی ادنی اشیا کے
انکار کرنے سے بھی روکتے تھے

٣٠ - ایک شخص نے دریافت کیا یا رسول اللہ
اللہ تعالے کے نزدیک سب سے بڑا گناہ
کونسا ہے آپنے فرمایا تو اللہ کا شریک کسیکو
گردانے۔ حالانکہ اسنے تجکو پیدا کیا اسنے پوچھا
کہ پھر اسکے بعد آپنے فرمایا کہ اس خوف سے اپنی
اولاد کو قتل کرنا کہ وہ کھانے میں تمہاری شریک
ہوگی۔ اسنے کہا اسکے بعد آپنے فرمایا کہ اپنے
ہمسایہ کی بیوی سے زنا کرنا چنانچہ خدا تعالی نے

وَلَا یَزْنُوْنَ ٥

مشکوۃ

عن عبداللہ ابن مسعود

اسکی تصدیق کے لئے یہ آیتہ نازل فرمائی۔
اور جو خدا کے ساتھ دکسی، دوسرے معبود
کو نہ پکاریں اور ناحق (ناروا) کسی شخص کو
جان سے نہ ماریں کہ اسکو خدا نے حرام کر رکھا ہے
اور نہ زنا کے مرتکب ہوں

باب القناعۃ

۳۱ - قال رسول اللہ صلے
اللہ قد افلح من اسلم و رزق
کفافا و قنعہ اللہ بما
اتاہ
مشکوۃ عن ابن عمر

۳۱ - رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ وہ شخص اپنی مراد کو پہنچا جو اسلام لایا اور
اللہ تعالے بقدر کفایت کے اسکو روزی دی
اور اسکو قناعت دی اسپر جو اللہ تعالے نے اسکو
عطا کیا۔

۳۲ - (عن علی کرم اللہ وجہہ) قال رسول
اللہ صلعم من رضی بالیسیر من الرزق
رضی اللہ منہ بالقلیل من العمل۔
مشکوۃ

۳۲ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ جو شخص تھوڑی سی روزی پر راضی ہو جاتا ہے
خدا تعالے اسکے تھوڑے عمل پر راضی ہو جاتا ہے

۳۳ - عن ابی سعید الخدری
ان ناسا من الانصار سألوا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم فاعطاھم ثم سألوہ فاعطاھم
حتی اذا نفد ما عندہ قال ما یکن عندی

۳۳ - ابو سعید خدری کہتے ہیں کہ بعض
انصار نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
کچھ طلب کیا آپ نے عطا فرما دیا پھر طلب کیا پھر
عطا فرما دیا حتی کہ جو کچھ آپکے پاس تھا سب ختم ہو گیا
آپ نے فرمایا جو کچھ میرے پاس تھا میں نے

من خير فلن اذخره ومن يستعفف
يعفه الله ومن يستغن يغنيه
الله ومن يصبر يصبره الله و
ما أُعطِيَ احد من
عطاء خير واوسع
من الصبر

مسلم

جمع کرکے نہیں رکھا مگر جو شخص خودداری کرنا
چاہتا ہے خدا تعالے اسکو خوددار بنادیتا ہے
اور جو شخص استغنا کرنا چاہے خدا تعالے
اسکو مستغنی کردیتا ہے اور جو شخص صبر کرنا
چاہتا ہے خدا تعالے اسکو صبر دیدیتا ہے اور
صبر سے بہتر اور وسیع تر کوئی چیز کسیکو
نہیں عطا کی گئی

۳۴ ۔ عن انس القناعة مال لاینفد
کنز العمال

۳۴ ۔ انس سے روایت ہے کہ قناعت
ایسا مال ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتا ۔

۳۵ ۔ عن ابی ہریرۃ خیار امتی
القانع وشرارهم الطامع ۔
مسلم

۳۵ ۔ قناعت کرنے والا میری امت
کے اچھے لوگوں میں سے ہے اور طمع کرنے والا
برے لوگوں میں سے

باب قیام الرجل للرجل تعظیما

۳۶ ۔ عن ابی سعید الخدری
لما نزلت بنو قريظة على حكم
سعد بعث رسول الله صلعم
وكان قريبا منه فجاء على
حمار فلما دنى من المسجد قال
رسول الله صلعم للانصار قوموا الى سيدكم

۳۶ ۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے
ہیں کہ جب بنو قریضہ اس امر پر راضی ہوکر
آئے کہ سعد جو حکم کریں وہ ہمکو منظور ہے اور سعد
انکے رشتہ مند تھے رسول اللہ صلعم نے سعد
کو بلایا اور وہ گدھے پر سوار ہوکر آئے جب قریب
پہنچے رسول اللہ صلعم نے انصار سے فرمایا

مشکوۃ

۳۷ - (عن عائشہ ام المومنین) قالت
ما رائیت احدا من الناس کان
اشبہ بالنبی صلے اللہ علیہ
سلم کلاما ولا حدیثا ولا جلسۃ من
فاطمۃ قالت وکان النبی صلے
اللہ علیہ وسلم اذا رآھا قد
اقبلت رحب بھا ثم قام الیھا
فقبلھا ثم اخذ بیدھا فجاء بھا حتی
یجلسھا فی مکانہ وکانت اذا اتاھا
النبی صلعم رحبت بہ ثم قامت الیہ
فقبلہ ادب المفرد

۳۸ - (عن انس) ما کان شخص
احب الیھم رؤیۃ من النبی صلے
اللہ علیہ وسلم وکانوا اذا راوہ
لم یقوموا الیہ لما یعلمون من
کراھیتہ لذلک

ادب المفرد

۳۹ ان معاویۃ خرج وعبد اللہ
بن عامر وعبد اللہ بن زبیر قعود فقام
ابن عامر وقعد ابن زبیر فسا

کہ اپنے سردار کے لئے کھڑے ہو جاؤ

۳۷ - ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت فاطمہ
زہرا رضی اللہ تعالے عنہا سے زیادہ نشست و
برخاست کلام و گفتگو میں کسیکو رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ نہیں پایا جب رسول
اللہ صلعم انکو آتے ہوئے دیکھتے تھے مرحبا
فرماتے تھے اور کھڑے ہو جاتے تھے اور پیار
کرتے تھے اور ہاتھ پکڑ کر انکو اپنی جگہ بٹھا لیتے تھے
اور حضرت فاطمہ کے پاس جب رسول اللہ صلعم
تشریف لاتے تھے مرحبا فرماتی تھیں اور کھڑی
ہو جاتی تھیں اور ہاتھوں کو بوسہ دیتی تھیں

۳۸ - انس کہتے ہیں صحابہ رضی اللہ عنہم کو
کسی شخص کا دیکھنا رسول اللہ صلعم کی زیارت
کرنے سے زیادہ محبوب نہ تھا اور جب رسول
اللہ صلعم کو دیکھتے تھے انکی تعظیم کے لئے کھڑے
نہیں ہوتے تھے کیونکہ وہ جانتے کہ آپ
ایسے برا سمجھتے ہیں -

۳۹ - امیر معاویہ باہر آئے تو عبد اللہ
ابن عامر و عبد اللہ بن زبیر بیٹھے ہوئے تھے -
عبد اللہ ابن عامر کھڑے ہو گئے اور عبد اللہ

کے از زنہما قال معاویہ قال النبی صلعم من سرہ ان یمثل لہ عباد اللہ قیاماً فلیتبوأ بیتا من النار

ادب المفرد

بن زبیر بیٹھے تھے اور ان دونوں میں وہ نہایت نظیف تھے امیر معاویہ نے کہا کہ رسول اکرم صلعم نے فرمایا کہ جس کو اسکی خوشی ہو کہ لوگ اسکی تعظیم کے لیئے کھڑے ہوں اسکو اپنا گھر نار جہنم میں تلاش کرنا چاہیئے۔

باب الکبائر

۴۰ - إِن تَجْتَنِبُوا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُم مُّدْخَلًا كَرِيمًا ٥

سورہ نساء

۴۰ - جن کاموں کے کرنے سے تمکو منع کیا جاتا ہے اگر تم اُنہیں سے بڑے (بڑے) گناہوں سے بچتے رہوگے تو ہم تمہارے (چھوٹے چھوٹے) قصور (تمہارے نامہ اعمال) سے محو کردینگے اور تمکو لیجا کر مقام عزت میں جگہ دینگے۔

۴۱ - وَذَرُوا ظَاهِرَ الْإِثْمِ وَبَاطِنَهُ إِنَّ الَّذِينَ يَكْسِبُونَ الْإِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوا يَقْتَرِفُونَ ٥

۴۱ - اور (لوگو) ظاہری گناہ اور پوشیدہ (سب ہی) سے کنارہ کش رہو جو لوگ گناہ سمیٹتے ہیں اُن کو اپنی کرتوت کا جلد بدلہ مل جائیگا

۴۲ - (عن عبد الرحمن) قال كنا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ألا أنبئكم

۴۲ - عبد الرحمن بن ابو بکر کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپنے فرمایا خبردار ہو جاؤ کہ میں تمکو سب سے بڑے

بأكبر الكبائر ثلاثا الا شراك
بالله وعقوق الوالدين وشهادة
الزور او قول الزور وكان
رسول الله متكئا فجلس
فما زال يكررها حتى قلنا
ليته سكت   مسلم

۴۳ - قال رسول الله صلعم
اجتنبوا السبع الموبقات قيل يا
رسول الله وما هن قال الشرك بالله
والسحر وقتل النفس التي حرم الله
الا بالحق واكل مال اليتيم والتولي
يوم الزحف وقذف المحصنات الغافلات
المومنات   (مسلم)

۴۴ - الا ان اولياء الله المصلون
ومن يقيم الصلوة الخمس التي
كتبهن الله على عباده ويصوم
رمضان ويحتسب صومه حتى يرى
انه عليه حق ويوتي زكاة ماله
طيبة بها نفسه يحتسبها ويجتنب
الكبائر التي نهى الله
عنها قيل يا رسول الله صلعم

تین کبیرہ گناہوں سے خبردار کرتا ہوں کہ
شرک و نافرمانی والدین اور جھوٹی گواہی
یا جھوٹ کہنا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم تکیہ لگائے ہوئے تھے اٹھکر بیٹھ گئے اور
بار بار یہی فرماتے تھے کہ ہم اپنے دلمیں
کہنے لگے کاش آپ خاموش ہو جائیں۔

۴۳ - رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ سات مہلک چیزوں سے پرہیز کرو۔
کہا گیا یا رسول اللہ وہ کونسی ہیں آپ نے
فرمایا کہ شرک۔ سحر۔ کسی شخص کو جسکا مارنا
حرام ہو ناحق قتل کرنا۔ یتیم کا مال کھانا۔
لڑائی میں بھاگنا۔ بھولی بھالی پارسا مسلمان
عورتوں کو تہمت لگانا۔

۴۴ - خبردار ہو جاؤ کہ اولیاء اللہ میں نماز
پڑھنے والے ہیں جو شخص پانچوں وقت کی
نماز کو قائم کرے جو اللہ تعالےٰ نے اپنے بندوں
کے لئے فرض کی ہیں اور رمضان شریف
کے روزے رکھے اور یہ نیت کرے کہ یہ امر
فرض ہیں اور بطیب خاطر فرض سمجھکر زکوٰۃ ادا
کرے اور اُن کبائر سے بچتا ہے جنسے اللہ
تعالےٰ نے منع فرمایا ہے دریافت کیا گیا

كم الكبائر قال هي تسع اعظمهن الاشراك بالله وقتل المومن بغير حق والفرار من الزحف وقذف المحصنة والسحر واكل مال اليتيم واكل الربوا و عقوق الوالدين المسلمين و استحلال البيت الحرام قبلتكم احياء و امواتا لا يموت رجل لم يعمل هؤلاء الكبائر ويقيم الصلوة ويؤتي الزكوة الا رافق محمدا صلعم في بحبوحة جنة ابوابها مصاريع الذهب

(عن، عبيد بن عمر الليثي كنز العمال)

یا رسول اللہ کبائر کسقدر ہیں آپ نے فرمایا نو ہیں سب سے بڑا شرک ہے اور ناحق کسی مسلمان کو قتل کرنا۔ اور مقابلہ سے بھاگنا۔ اور شوہر دار عورت کو تہمت لگانا۔ اور یتیم کا مال کھانا۔ اور مسلمان والدین کی نافرمانی کرنا۔ اور اپنے قبلہ کے حرم شریف کی حرمت کا نگاہ نہ رکھنا۔ جو شخص ان کبائر سے اجتناب کرے اور نماز کو قائم رکھے۔ اور زکوۃ ادا کرتا ہے وہ وفات کے بعد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وسط جنت میں ہوگا جسکے دروازوں کے کواڑ سونے کے ہیں ۔۔

باب الکبر

۴۵ - لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ ط وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ

۴۵ - مسیح کو خدا کا بندہ ہونے سے ہرگز کسی قسم کی) عار نہیں اور نہ فرشتوں کو جو (خدا کے) مقرب ہیں، اور جو خدا کا بندہ ہونیسے عار رکھے اور بڑائی کے لئے تو عنقریب خدا ان سبکو

فَسَيَحْشُرُهُمْ إِلَيْهِ جَمِيعًا ۝ فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَيُوَفِّيهِمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدُهُمْ مِنْ فَضْلِهِ ۚ وَأَمَّا الَّذِينَ اسْتَنْكَفُوا وَاسْتَكْبَرُوا فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۝ وَلَا يَجِدُونَ لَهُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ۝

اپنے پاس کھینچ بلائیگا - پھر خدا کے حضور میں حاضر ہوئے پیچھے) جو لوگ ایمان رکھتے اور نیک عمل کرتے تھے خدا اُن کو اُن (کے کئے) کا ثواب پورا (پورا) دیگا - اور اپنے فضل سے (کچھ اور) زیادہ بھی دیگا' اور جو لوگ (بندہ بننے سے) عار رکھتے اور بڑائی کی لیتے تھے خدا اُن کو عذاب دردناک کی سزا دیگا' اور خدا کے سوا اُن کو نہ کوئی یار ملیگا اور نہ مددگار -

سورہ نساء ۱۷۲ و ۱۷۳

۲۶ - وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ ۚ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا ۝ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ۖ إِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْأَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُولًا ۝ كُلُّ ذَٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهُ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوهًا ۝ ذَٰلِكَ مِمَّا أَوْحَىٰ إِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ ۗ وَلَا تَجْعَلْ

۲۶ — اور (اے مخاطب) جس بات کا تجھکو علم (یقینی) نہیں (اٹکل پچو) اُسکے پیچھے نہ ہو لیا کر (کیونکہ) کان اور آنکھ اور دل اِن سب سے (قیامت کے دن) پوچھ گچھ ہونی ہے - اور زمین میں اکڑ کر نہ چلا کر کیونکہ (اس دھماکے کے ساتھ چلنے سے) تو زمین کو تو پھاڑ نہیں سکیگا اور نہ (تن کر چلنے سے) پہاڑوں کی لمبائی کو پہنچ سکیگا (اے پیغمبر) اِن سب باتوں میں جو جو بُری ہیں سب ہی تو تمہارے پروردگار کے نزدیک ناپسند ہیں (اور) یہ باتیں (بھی) اُن عقل (و دانش کی) باتوں میں سے

مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتُلْقٰى فِيْ جَهَنَّمَ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا ۝

جنکو تمہارے پروردگار نے تمہاری طرف وحی کیا ہے اور خدا کے ساتھ کوئی اور معبود نہ بنانا ورنہ تم ملزم (اور) راندہ (درگاہ) بنا کر جہنم میں جھونک دیے جاؤ گے

سورہ بنی اسرائیل ع۳۶ و ۳۷ و ۳۹

۴۷ - اَتَبْنُوْنَ بِكُلِّ رِيْعٍ اٰيَةً تَعْبَثُوْنَ ۝ وَتَتَّخِذُوْنَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ ۝ وَاِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِيْنَ ۝ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝ وَاتَّقُوا الَّذِيْٓ اَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ ۝ اَمَدَّكُمْ بِاَنْعَامٍ وَّبَنِيْنَ ۝ وَجَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝

۴۷ - کیا تم ہر اونچی جگہ پر بیضرورت یادگاریں بناتے اور (بڑی صنعت کے) محل تعمیر کرتے ہو گویا تم (دنیا میں) ہمیشہ رہو گے - اور جب کسی پر ہاتھ ڈالتے ہو تو (اُس کو) بڑی سختی سے پکڑتے ہو - تو خدا سے ڈرو اور میرا کہا مانو اور اُسکے غضب سے ڈرو جسنے تمہاری ان چیزوں سے امداد کی جو تمکو خوب معلوم ہیں (یعنی) چارپایوں اور بیٹوں باغات اور چشموں سے تمہاری امداد کی مجھکو (تمہاری بدکرداری کی وجہ سے) تمہاری نسبت ایک روز سخت کے عذاب کا (بڑا) اندیشہ ہے

سورہ شعرا آیتہ ۱۲۹ و ۱۳۶

۴۸ - وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِى الْاَرْضِ مَرَحًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ۝

۴۸ - اور لوگوں سے بے رُخی نکرو اور زمین پر اترا کر نہ چل (کیونکہ) اللہ کسی اترانے والے اور شیخی خورے کو پسند نہیں کرتا -

سورہ لقمان آیت ۱۸

۴۹ - وَقَالَ مُوْسٰٓى اِنِّىْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ مِّنْ كُلِّ

۴۹ - اور موسیٰ نے کہا کہ میں تو اپنے پروردگار اور تمہارے پروردگار (یعنی

مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ
بِيَوْمِ الْحِسَابِ ۝

سورہ مومن آیۃ ۲۷

۵۰ - الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ
اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۭ
كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَ
عِنْدَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ كَذٰلِكَ
يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰي كُلِّ قَلْبِ
مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ۝

سورہ مومن رکوع چہارم

۵۱ - بَلٰى قَدْ جَاۗءَتْكَ اٰيٰتِيْ
فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ
وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝
وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِيْنَ
كَذَبُوْا عَلَي اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ
مُّسْوَدَّةٌ ۭ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ
مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝
وَيُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا
بِمَفَازَتِهِمْ ۡ لَا يَمَسُّهُمُ
السُّوْۗءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ -

سورہ زمر ۳۹ / ۵۹ - ۶۱

خدائے واحد) کی پناہ لے چکا ہوں (اور وہ
مجھکو) ہر ایک مغرور (کے شر) سے (محفوظ رکھیگا)
جو روز حساب (یعنی قیامت کو) نہیں مانتا۔

۵۰ - اور جو خدا کی آیتوں میں جھگڑے
نکال کھڑے کیا کرتے ہیں اللہ کے نزدیک
اور ایمان والوں کے نزدیک (اُن کی)
یہ (حرکت) بہت ہی ناپسند ہے،
جتنے مغرور (اور) سرکش ہیں اللہ
اُن کے دلوں پر اسی طرح مہر لگا دیا
کرتا ہے۔

۵۱ - ہاں ہمارے احکام تجھکو پہنچے اور
تو نے اُن کو جھٹلایا اور اکڑ بیٹھا اور منکروں
میں سے ایک منکر (تو بھی) تھا (اب تیرے
ساتھ کچھ رعایت نہیں ہو سکتی) اور (اے پیغمبر تم)
قیامت کے دن دیکھو گے کہ جن لوگوں نے
خدا پر جھوٹ بولا ہے اُنکے منھ کالے ہونگے،
کیا تکبر کرنے والوں کا ٹھکانا جہنم میں نہیں ہے،
اور جو لوگ پرہیزگاری کرتے ہیں اُنکو خدا
کامیابی کے ساتھ نجات دیگا کہ اُنکو کسی طرح
کی بھی ایذا نہیں پہنچیگی اور نہ وہ (کسی طور پر)
آزردہ خاطر ہوں گے۔

۵۲ - وَقَالَ رَبُّكُمُ
ادْعُونِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ ط
اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ
عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ
جَهَنَّمَ دَاخِرِیْنَ ۝

۵۲ - اور (لوگو) تمہارا پروردگار
فرماتا ہے کہ ہم سے دعائیں مانگتے رہو
ہم تمہاری (دعا) قبول کرینگے جو لوگ
(مارے غرور کے) ہماری عبادت سے سرتابی
کرتے ہیں عنقریب (مرنے پیچھے) وہ ذلیل و
خوار ہو کر جہنم میں داخل ہونگے -

سورہ مومن ع۶ پ۲۴

۵۳ - اُدْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ
خٰلِدِیْنَ فِیْهَا فَبِئْسَ مَثْوَی
الْمُتَکَبِّرِیْنَ ۝

۵۳ - (تو اب) جہنم کے دروازوں
(سے دوزخ) میں جا داخل ہو (اور)
ہمیشہ (ہمیشہ) کو اُسی میں رہو، غرض
تکبر کرنیوالونکا (بھی کیا ہی) بُرا ٹھکانا ہے -

سورہ مومن ع۸ پ۲۴

۵۴ - (عن عبداللہ بن عمر) قال کنا
جلوسا عند رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم فجاء رجل من
اهل البادیۃ علیہ جبۃ
سیجان حتی قام علی راس النبی
صلعم فقال ان صاحبکم قد
وضع کل فارس او قال یرید ان
یضع کل فارس ویرفع کل
راع فاخذ النبی بمجامع جبتہ
فقال لا اری علیک لباس من
لا یعقل ثم قال ان نبی اللہ

۵۴ - عبداللہ ابن عمر سے روایت
ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک بدوی
ریشمی جبّہ پہنے ہوئے آیا اور حضرت
رسول مقبول صلعم کے سر پر کھڑے
ہو کر کہنے لگا کہ تمہارے صاحب نے ہر سوار کو ذلیل
کردیا یا یہ کہا کہ چاہتا ہے کہ ہر سوار کو
ذلیل کرے اور ہر چرواہے کو بلند کرے رسول اللہ نے
اُسکا جبّہ پکڑ کر کہا کہ میں تجھکو ایسے لباس
میں نہیں دیکھتا جو سمجھ سے عاری ہو، پھر
فرمایا کہ حضرت نوحؑ کی وفات کا وقت آگیا

نوح لما حضرته الوفاة قال لابنه
انی قاص علیک الوصیۃ آمرک
باثنتین وانهاک عن اثنتین آمرک
بلا اله الا الله فان السموات
السبع والارضین السبع لو
وضعن فی کفة ووضعت لا
اله الا الله فی کفة لرجحت بهن
ولو ان السموات السبع
والارضین السبع کن حلقة
مبهمة لقصمتهن لا اله الا الله
وسبحان الله وبحمده فانها صلوة
کل شیء وبها یرزق کل شیء
وانهاک عن الشرک والکبر فقلت
او قیل یا رسول الله هذا الشرک
قد عرفناه فما الکبر هو ان یکون
لاحدنا حلة یلبسها قال لا قال
فهو ان یکون لاحدنا نعلان
حسنتان لهما شراکان حسنان
قال لا قال فهو ان یکون لاحدنا
دابة یرکبها قال لا قال فهو ان
یکون لاحدنا اصحاب یجلسون

تو اُنہوں نے اپنے فرزند سے فرمایا کہ
میں وصیت کرتا ہوں دو باتوں کا حکم
دیتا ہوں اور دو سے باز رہنیکو کہتا ہوں حکم دیتا
ہوں لا الٰہ الا اللہ کا کہ اگر ساتوں آسمان اور
ساتوں زمینیں ترازو کے ایک پلے میں رکھے
جائیں اور لا الٰہ الا اللہ دوسرے پلے میں
تو وہی (یعنی دوسرا پلہ) جھکا دیگا اور اگر
ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں مثل گول
حلقے کے ہو جائیں تو لا الٰہ الا اللہ و سبحان اللہ
وبحمدہ اُسکو کھول سکتے ہیں اسلئے کہ یہی ہر چیز کا
ورد ہیں اور اسی کی برکت سے ہر چیز
کو روزی دیجاتی ہے اور شرک اور کبر سے
میں تمکو منع کرتا ہوں - میں نے عرض کیا یا لوگوں
نے کہا کہ یا رسول اللہ شرک سے ہم واقف
ہیں مگر کبر کیا چیز ہے کیا یہ تکبر میں داخل ہے
کہ کسی کے پاس ریشمی چادر ہو اور اُس کو
استعمال کرے آپنے فرمایا نہیں لوگوں نے
کہا یہ تکبر ہے کہ کسی کے پاس عمدہ نعلین
ہو اور اُنکے تسمے بھی عمدہ ہوں آپنے
فرمایا نہیں - کہا کیا یہ تکبر ہے کہ کسی کے
پاس عمدہ سواری ہے اور اُسپر سوار

اليه قال لا قال يارسول الله فما الكبر قال سفه الحق و غمط الناس -

ادب المفرد

ہوا کرے آپنے فرمایا نہیں پھر کہا کہ کیا تکبر یہ ہے کہ کسیکے دوست احباب ہوں انکیں نشست برخاست رکھے آپنے فرمایا کہ نہیں لوگوں نے عرض کیا پھر تکبر کیا چیز ہے آپنے فرمایا کہ حق سے تجاہل کرنا اور لوگونکو ذلیل سمجھنا -

٥٥ - (عن ابن عمرؓ) عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم من تعظم فی نفسہ او اختال فی مشیتہ لقی اللہ عزوجل وھو علیہ غضبان -

ادب المفرد

٥٥ - ابن عمر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص اپنے دل میں اپنے آپ کو بڑا سمجھے اور اترا کر چلے وہ ایسی حالت میں اللہ تعالے سے ملے گا کہ اللہ تعالے اس پر غصہ ہوگا

٥٦ - (عن ابی ہریرہ) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہ تعالی الکبریاء ردای والعظمة ازاری فمن نازعنی واحد امنھما ادخلتہ فی النار مشکوۃ

٥٦ - ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ بڑائی میری چادر ہے اور عظمت میری ازار ہے جو شخص ان دونوں میں سے کوئی چیز مجھسے لیگا میں اسکو دوزخ میں داخل کرونگا -

٥٧ - (عن ابن مسعود) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنة من کان فی قلبہ مثقال ذرة من کبر فقال الرجل ان الرجل بیجب ان یکون ثوبہ حسنا ونعلہ حسنا قال ان اللہ تعالے

٥٧ - ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسکے دلمیں ذرہ بھر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں داخل نہوگا ایک شخص نے عرض کیا کہ آدمی کو اسکی تمنا رہتی ہے کہ اسکا لباس اچھا ہو جوتا اچھا ہو -

جمیل یحب الجمال الکبر بطر الحق وغمط الناس ۔

مشکوٰۃ

رسول اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے کبر یہ ہے کہ حق کو برا سمجھے اور لوگوں کو ذلیل خیال کرے ؛

۵۸ ۔ (عن اسماء بنت عمیس) قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول بئس العبد عبد تخیل واختال ونسی الکبیر المتعال بئس العبد عبد تجبر واعتدی ونسی الجبار الاعلے بئس العبد عبد سہا ولہا ونسی المقابر والبلی بئس العبد عبد عتا وطغی ونسی المبتدا والمنتھی بئس العبد عبد یختل الدنیا بالدین بئس العبد عبد یختل الدنیا بالشبہات بئس العبد عبد طمع یقودہ بئس العبد عبد ھوی یضلہ بئس العبد عبد رغب یذلہ ۔

مشکوٰۃ

۵۸ ۔ اسماء بنت عمیس سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے برا بندہ وہ ہے کہ اپنے آپکو کچھ سمجھے اور تکبر اختیار کرے خدائے کبیر المتعال کو بھول جائے ۔ برا بندہ وہ ہے کہ جبر و زیادتی کرے اور الجبار الاعلیٰ کو بھول جائے برا بندہ وہ ہے کہ بھول گیا اور لہو لعب میں مبتلا ہو گیا اور قبر کو اور مصیبتوں کو فراموش کر دیا ۔ اور برا بندہ وہ ہے کہ حد سے تجاوز کرے اور سرکشی اختیار کرے اور اپنے آغاز و انجام کو بھول جائے برا وہ شخص ہے کہ دنیا کو دین کیساتھ ملا دے اور برا شخص وہ ہے کہ دین کو شبہات کیساتھ ملا دے اور برا بندہ وہ ہے جو طمع میں ایسا پھنسا ہوا ہے کہ وہ جدھر چاہے اسکو لیجائے اور برا شخص وہ بندہ خواہشات ہے کہ اسکو خواہشات گمراہ کر دیں اور برا شخص وہ ہے کہ ایسی رغبتوں کا گرویدہ ہو جو اسکو ذلیل کر دیں ۔

۵۹ ۔ (عن ابی ہریرہ) قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما استکبر من اکل معہ خادمہ ورکب الحمار

۵۹ ۔ وہ شخص مغرور نہیں ہے جو اپنے خادم کے ساتھ کھانا کھائے اور گدھے پر سوار ہو کر بازار میں نکلے اور اپنی بکری کو

بالاسواق واعتقل الشاة فحلبها

باندھ کر اُسکا دودھ نکالیں -

(۵۹ ب) عن صالح بياع الاكسية عن جدته
رأيت عليا اشترى تمرا بدرهم
فحمله في ملحفته فقلت له او
قال له رجل احمل عنك
يا امير المومنين قال لا ابو العيال
احق ان يحمل

(۵۹ ب) - صالح اپنی دادی سے روایت
کرتے ہیں کہ انہوں نے دیکھا کہ حضرت علی کرم
اللہ وجہہ نے ایک درہم کھجوریں خریدیں اور اپنی
چادر میں لیکر اُٹھالیں میں نے اُن سے عرض کیا
کہ یا امیر المومنین لائیے ہم لیچلیں آپ نے فرمایا
کہ نہیں صاحب عیال کا فرض ہے کہ وہ
لیجاوے -

۶۰ - (عن ابی ہریرہ) قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم ثلثة
لا يكلمهم الله يوم القيمة ولا
يزكيهم وفي رواية ولا
ينظر اليهم ولهم عذاب اليم
شيخ زان وملك كذاب وعائل
مستكبر
مشکوۃ

۶۰ - ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین
شخص ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے
دن کلام نہیں کریگا اور نہ اُن کو پاک کریگا اور
نہ اُنکی طرف نظر کریگا اور اُن کے لئے عذاب
دردناک ہے - شیخ زانی - اور بادشاہ
دروغگو - اور صاحب عیال متکبر

۶۱ - (عن ابی ہریرہ) ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال ثلث
منجيات وثلث مهلكات فاما
المنجيات فتقوى الله في السر
والعلانية والقول بالحق في الرضا

۶۱ - ابی ہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ
صلعم نے فرمایا کہ تین چیزیں نجات دلانے والی
ہیں اور تین چیزیں ہلاک کرنے والی ہیں
نجات دلانیوالی ہیں ظاہر و باطن میں تقویٰ اختیار
کرنا اور خوشی اور غصہ کی حالت میں حق

والسخط والقصد فی الغنی والفقر واما المہلکات فہوی متبع وشح واعجاب المرء بنفسه وهی اشدھن

مشکوۃ

بات کہنا۔ اور مفلسی و تونگری میں میانہ روی اختیار کرنا۔ اور ہلاک کرنے والے ہیں خواہشات جنکی پیروی کیجاوے اور حرص اور اپنے تئیں سمجھنا۔ اور یہ ان سب میں سخت ہے

۶۲ ـ (عن ابن عمر) مامن رجل یتعاظم فی نفسه ویختال فی مشیه الا لقی الله تعالی وهو علیه غضبان

کنز

۶۲ ـ ابن عمر سے روایت ہے کہ جو شخص اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے اور غرور سے چلتا ہے وہ خدا تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملیگا کہ خدا تعالیٰ اسپر غصہ ہوگا۔

۶۳ (عن خریم) لیس الکبر ان یحب احدکم الجمال ولکن الکبر ان یسفه الحق و یغمص الناس۔

کنز

۶۳ ـ خریم کہتے ہیں کہ غرور یہ نہیں ہے کہ تم میں کوئی شخص جمال کو پسند کرے بلکہ تکبر یہ ہے کہ حق سے اعراض کرے اور لوگوں سے بے پروائی برتے

۶۴ ـ (عن السائب بن یزید) لا یدخل الجنة من کان فی قلبه مثقال کبر

کنز العمال

۶۴ ـ سائب کہتے ہیں کہ جس کے دل میں ذرہ بھر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔

باب اللباس

۶۵ ـ (عن ابی ہریرہ) قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا البستم

۶۵ ـ ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی الله علیه وسلم نے

واذا توضاتم فابدؤا بایمانکم
مشکوٰۃ

فرمایا کہ جب تم کپڑا پہنو یا وضو کرو تو داہنے ہاتھ سے شروع کرو

۶۶ - (عن حذیفۃ) سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تلبسوا الحریر و الدیباج ولا تشربوا فی آنیۃ الذہب والفضۃ ولا تاکلوا فی صحافہا فانہا لہم فی الدنیا ولکم فی الآخرۃ
مشکوٰۃ

۶۶ - حذیفہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیبا و حریر نہ پہنو اور سونے چاندی کے ظروف میں پانی نہ پیو اور نہ اُن کی رکابیوں میں کھانا کھاؤ کہ یہ کفار کے لئے دنیا میں ہیں اور تمہارے لئے آخرت میں۔

۶۷ - (عن المغیرۃ بن شعبہ) ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لبس جبۃ رومیۃ ضیقۃ الکمین۔
مشکوٰۃ

۶۷ - مغیرہ ابن شعبہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رومی جبہ جس کی آستینیں تنگ تھیں زیب بر فرمایا۔

۶۸ - (عن عائشہ) قالت کان فراش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذی ینام علیہ ادمًا حشوہ لیف۔
مشکوٰۃ

۶۸ - حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ کا بستر جس پر آپ استراحت فرماتے تھے چمڑے کا تھا جس میں کھجور کے لیف بھرے ہوئے تھے

۶۹ - (عن ابن عمر) ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من جرّ ثوبہ خیَلاءَ لا ینظر اللہ الیہ

۶۹ - ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ازراہ تکبر اپنے لباس کو زمین میں

یوم القیامۃ ۔

مشکوۃ

کھینچتا ہوا چلے خدا تعالے قیامت میں اسکی طرف نظر نہ کریگا ۔

٧٠ ـ (عن ابن عمر) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما یلبس الحریر فی الدنیا من لا خلاق لہ فی الاخرۃ

مشکوۃ

٧٠ ـ ابن عمر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حریر دنیا میں وہی شخص پہنتا ہے جس کا آخرت میں حصہ نہیں ہے ۔

٧١ ـ (عن ام سلمہ) کان احب الثیاب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القمیص

مشکوۃ

٧١ ـ ام سلمہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قمیص کو تمام کپڑوں سے زیادہ پسند فرماتے تھے ۔

٧٢ ـ (عن سمرۃ) ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال البسوا الثیاب البیض فانہا اطہر واطیب وکفنوا فیہا موتاکم ۔

مشکوۃ

٧٢ ـ سمرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سفید لباس پہنو کہ وہ پاک وصاف ہوتا ہے اور اس میں اپنے مردوں کو دفن کرو ۔

٧٣ ـ (عن ابی امامہ) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا تسمعون الا تسمعون ان البذاذۃ من الایمان ان البذاذۃ من الایمان

مشکوۃ

٧٣ ـ ابی امامہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خبردار ہو کیا تم نہیں سنتے خبردار ہو کیا تم نہیں سنتے کہ سادگی ایمان کی علامات سے ہے کہ سادگی ایمان کی علامات سے ہے ۔

۷۴ - (عن عمرو بن شعیب) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یحب ان یری اثر نعمتہ علی عبدہ
شکوہ

۷۴ - عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ خدا تعالےٰ اس امر کو پسند کرتا ہے کہ اُسنے جو نعمتیں اپنے بندہ کو دی ہیں اُنکا اثر اسپر معلوم ہو (یعنی لباس بھی اُسکے موافق ہو)

۷۵ - (عن ابی ہریرۃ) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صنفان من اہل النار لم ارہما قوم سیاط کاذناب البقر یضربون بہا الناس ونساء کاسیات عاریات ممیلات مائلات رؤسہن کاسنمۃ البخت المائلۃ لا یدخلن الجنۃ ولا یجدن ریحہا وان ریحہا توجد من مسیرۃ کذا وکذا

۷۵ - ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں دوزخیوں کے دو گروہ ایسے ہیں کہ میں نے اُنکو نہیں دیکھا ایک گروہ وہ ہے جنکے پاس گاؤ دم کوڑے ہیں جن سے لوگوں کو مارتے ہیں دوسری عورتیں ہیں جو کپڑے پہنے ہوئے ہیں لیکن برہنہ ہیں مایل کرنے والی ہیں اور مایل ہونے والی ہیں اُن کے سر مثل کوہان شتر کے جھکے ہوئے ہیں، وہ نہ جنت میں داخل ہونگی اور نہ اُسکی خوشبو پائینگی اگرچہ اُسکی خوشبو اس قدر مسافت سے آتی ہے۔

۷۶ - (عن ابی الاحوص عن ابیہ) اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیّ ثوب دون فقال لی الک مال قلت نعم قال من ای المال قلت من کل المال قد اعطانی اللہ من البقر والغنم

۷۶ - ابی الاحوص اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُسوقت ادنیٰ قسم کا لباس پہنے ہوئے تھا رسول اللہ نے دریافت فرمایا کہ تمہارے پاس کچھ مال بھی ہے میں نے عرض کیا کہ ہے پھر رسول اللہ نے دریافت کیا کہ کس قسم کا میں نے عرض کیا کہ گائے بیل بکری گھوڑا غلام ہر قسم کا

والجبل والرقيق قال فاذا اتاك الله مالاً فليُرا اثر نعمة الله عليك وكرامته

مشکوٰة

مال خدا تعالیٰ نے دیا ہے تجھ کو عطا فرمایا ہے رسول اللہ نے فرمایا کہ جب تعالیٰ نے تمکو مال عطا فرمایا ہے تو مناسب ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی و بخشش کا اثر بھی تجھ پر ظاہر ہو یعنی لباس اسکے موافق ہو

۷۷ - (عن عائشة) ان اسماء بنت ابی بکر دخلت علی رسول الله صلی الله علیه وسلم وعلیها ثیاب رقاق فاعرض عنها وقال یا اسماء ان المرأة اذا بلغت المحیض لن یصلح ان یُرى منها الا هذا وهذا واشار الی وجهه وکفیه -

مشکوٰة

۷۷ - حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ اسماء بنت ابی بکر رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو باریک لباس پہنے ہوئی تھیں رسول اللہ نے منہ پھیر لیا اور فرمایا کہ اے اسماء جب عورت بالغ ہو جاے تو مناسب نہیں ہے کہ اسکے جسم سے سوائے اس قدر حصے کے (چہرہ اور ہاتھ کی طرف اشارہ فرما کر) ظاہر ہوا کرے -

۷۸ - (عن علقمة بن ابی علقمة عن امه) قالت دخلت حفصة بنت عبد الرحمٰن علی عائشة وعلیها خمار رقیق فشقته عائشة وکستها خمارا کثیفا

مشکوٰة

۷۸ - علقمہ اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ حفصہ بنت عبدالرحمٰن باریک اوڑھنی اوڑھے ہوے حضرت عائشہ کے پاس آئیں حضرت عائشہ نے اُس کو چاک فرما کر عفت کپڑے کی اوڑھنی انکو اڑھائی -

۷۹ - (عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده) قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کلوا واشربوا ف

۷۹ - عمرو بن شعیب اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسقدر کھاؤ اور پیو -

تصدقوا والبسوا مالم یخالط اسراف والمخیلۃ

مشکوۃ

اور صدقہ دو اور پہنو کہ اسراف اور تکبر کی حد میں داخل نہ ہو۔

۸۰ - (عن ابی ہریرۃ) عن النبی صلعم قال ما اسفل من الکعبین من الازار ففی النار

بخاری

۸۰ - ابی ہریرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ازار کا حصہ جسقدر ٹخنوں سے نیچے ہوگا وہ دوزخ میں جائیگا۔

۸۱ - (عن ابی ہریرۃ) ان اللہ یحب المومن المبتذل الذی لایبالی مالبس۔

کنز العمال

۸۱ - ابی ہریرہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ ایسے مسکین مسلمان سے محبت رکھتا ہے جسے یہ پرواہ نہو کہ کیا پہنتا ہے

باب اللعب

۸۲ - قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ٥ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ ٥ وَالَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ٥

سورہ مومنون آیتہ ۱ تا ۳

۸۲ - ایمان والے اپنی مراد کو پہنچ گئے (اور یہ) وہ لوگ ہیں، جو اپنی نماز میں عاجزی کرتے ہیں، اور وہ جو نکمی باتوں کی طرف رخ نہیں کرتے

۸۳ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا اِنْفَضُّوْا اِلَیْهَا وَتَرَکُوْکَ قَائِمًا ٥ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ وَاللّٰهُ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ٥

۸۳ - اور اے پیغمبر جب یہ لوگ سودا بکتا یا تماشا ہوتا دیکھیں (تمہارے پاس سے چھٹ کر) اسکی طرف کو چل دوڑیں اور تمہیں (خطبہ پڑھتے) کھڑا چھوڑ جائیں (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ جو (ثواب عبادت) اللہ کے ہاں ہے وہ تماشا اور سودے سے بہت بہتر ہے اور اللہ سب سے بہتر روزی دینے والا ہے

غیر الکلاب قال ابو عبد اللہ یعنی للصبیان

دیتے تھے - ابو عبد اللہ کہتے ہیں یعنی لڑکوں کے لئے

۸۶ - (عن ابی عقبہ) مررت مع ابن عمر مرۃ بالطریق فمر بغلمات من الحبش یلعبون فاخرج درھمین فاعطاھم

۸۶ - ابی عقبہ کہتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عمر کے ساتھ جاتا تھا کہ حبشی لڑکے کھیلتے ہوئے ملے عبداللہ بن عمر نے دو درہم نکالکر انکو عطا کئے

۸۷ - (عن عائشہ) ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسرب الی صواحبی یلعبن بالبنات الصغار

۸۷ - حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلعم میرے ساتھیوں کو میرے پاس بھیجدیتے تھے کہ چھوٹی لڑکیوں کے ساتھ کھیلیں۔

۸۸ - (عن السائب) سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی یقول لا یاخذ احدکم متاع صاحبہ لاعبا ولا جادا فاذا اخذ احدکم فلیردھا الیہ

۸۸ - سائب کہتے ہیں کہ میں نے سنا کہ رسول اللہ صلعم فرماتے تھے کہ تم میں سے کسیکو اپنے دوست کی کوئی چیز (بلا اجازت) مذاق سے یا بغیر مذاق کے لینی نہیں چاہیئے اگر کوئی دوسرے کی کچھ چیز لے بھی لے تو چاہیئے کہ واپس کردے۔

۸۹ - (عن ابراہیم) قال کان اصحابنا یرخصون لنا فی اللعب کلھا

۸۹ - ابراہیم کہتے ہیں کہ ہمارے اصحاب کتوں کے ہمکو تمام کھیلوں کی اجازت

۸۸ - (عن عبد الله بن دینار) خرجت مع عبد الله بن عمر الی السوق فمر علی جاریة صغیرة تغنی فقال ان الشیطان لو ترک احدا لترک هذه

ادب المفرد

۸۸ - عبد اللہ بن دینار کہتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ بن عمر کے ساتھ بازار میں جاتا تھا ایک چھوٹی لڑکی راستے میں ملی جو گا رہی تھی انہوں نے کہا کہ اگر شیطان کسی کو چھوڑتا تو البتہ اس معصوم لڑکی کو چھوڑتا -

۸۹ (عن ابن عباس) فی قوله تعالی وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ قال الغناء واشباهه

۸۹ - ابن عباس - آیۃ شریفہ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ - کی تفسیر میں کہتے ہیں (یعنی) غناء وغیرہ سے

۹۰ - (عن البراء بن عازب) قال رسول الله صلی الله علیه وسلم افشوا السلام تسلموا والاشرة شر قال ابو معاویه الاشرة العبث

ادب المفرد

۹۰ - براء بن عازب سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ سلام علیکم کو رواج دو سلامت رہو گے بیہودگی برائی ہے ابو معاویہ کہتے ہیں - اشرۃ (بیہودگی) عبث یعنی بیکار کام کو کہتے ہیں

۹۱ - (عن فضل بن مسلم) کان علی رضی اذا خرج من باب القصر فرای اصحاب النرد انطلق بهم فعقلهم من غدوة الی اللیل فمنهم من یعقل الی نصف النهار قال وکان الذی لا یعقل الی اللیل هم

۹۱ - فضل کہتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ جب اپنے گھر سے نکلتے اور نرد کھیلنے والوں کو دیکھتے اُن کو اپنے ساتھ لیجاتے تھے اور اُن کو صبح سے شام تک حراست میں رکھتے تھے اور بعض کو آدھے دن تک رکھتے تھے - وہ جو

الذین یعملون بالورق وکان
الذی یعقل الی نصف النہار
الذین یلہون بہا وکان یامر
ان لا یسلموا علیہم۔

ادب المفرد

کھیلنے والوں کو رات تک حراست
میں رکھتے تھے اور نرد سے کھیلنے والوں
کو دوپہر تک، اور فرماتے تھے کہ
ان سے سلام علیک نہ کرو -

۹۲ - (عن ابی موسی الاشعری) ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال من لعب بالنرد فقد عصی
اللہ ورسولہ -

۹۲ - ابو موسیٰ اشعری کہتے ہیں کہ
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
جو نرد سے کھیلتا ہے وہ خدا و
رسول کی نافرمانی کرتا ہے -

۹۳ - (عن ابن شہاب) انہ سئل
عن لعب الشطرنج فقال ھی من
الباطل ولا یحب اللہ الباطل -

۹۳ - ابن شہاب سے شطرنج کے
بارہ میں پوچھا گیا تو کہا کہ یہ باطل ہے
اور اللہ تعالیٰ باطل کو پسند نہیں کرتا

۹۴ - (عن علی ابن الحسین) قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من حسن
اسلام المرء ترکہ مالا یعنیہ

۹۴ - علی ابن حسین سے روایت ہے
کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ مسلمان ہونے کی خوبی یہ ہے کہ لا یعنی
چیزوں کو ترک کرے

باب المدارات

۹۵ - (عن عائشہ) قال رسول اللہ صلی

۹۵ عائشہ صدیقہؓ سے روایت

اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالے امرنی بمداراۃ الناس کما امرنی باقامۃ الفرایض

ہے کہ رسول اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالٰے نے جس طرح فرائض کے قائم کرنے کا مجھکو حکم دیا ہے اسیطرح لوگوں سے مدارات کے ساتھ پیش آنیکا حکم دیا ہے۔

۱۰۱ - (عن ابی ہریرۃ) راس العقل المداراۃ واھل المعروف فی الدنیا ھم اھل المعروف فی الاخرۃ
کنز العمال

۱۰۱ - ابوہریرہ سے روایت ہے کہ انتہائے عقل ہے مدارات سے پیش آنا جو لوگ دنیا میں اہل خیر ہیں وہ آخرت میں بھی اہل خیر ہیں

باب المروت

۱۰۲ - (عن ابن عمر) لیس من المروۃ الربح علی الاخوان

۱۰۲ - ابن عمر سے روایت ہے کہ بھائیوں سے نفع لینا مروت سے بعید ہے۔

۱۰۳ - (عن انس) من المروۃ ان ینصت الاخ لاخیہ اذا حدثہ ومن حسن المماشاہ ان یقف الاخ لاخیہ اذا انقطع شسع نعلہ

۱۰۳ - مروت کی بات یہ ہے کہ جب تمہارا بھائی مسلمان تم سے کوئی بات کہے تو خاموش ہوکر سنو اور یہ حسن سلوک میں داخل ہے کہ جب تمہارے بھائی کے جوتے کا تسمہ کھلجائے تو تم توقف کرو۔

۱۰۴ - (المروۃ اصلاح الملل

۱۰۴ - مروت سے مذہبوں کی اصلاح ہوتی ہے

باب السلم والنصیحۃ

١٠٥ - فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ۝ وَاَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۝ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝

سورہ الضحیٰ ۹ تا ۱۱

١٠٥ - تو (ان نعمتوں کے شکر میں) یتیم پر (کسی طرح کا) ظلم نہ کرنا اور سائل کو جھڑکنا اور (لوگوں سے) اپنے پروردگار کے احسانات کا تذکرہ کرتے رہنا (کہ یہ بھی شکر گزاری کا ایک طریقہ ہے)

١٠٦ - (عن عبيد الله بن محصن الانصاري) عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من اصبح امنا في سربه معافا في جسده عنده طعام يومه فكانما خيرت له الدنيا

١٠٦ - عبید اللہ انصاری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جو امن و امان کے ساتھ اپنے گھر میں ہو اور اسکا جسم صحیح سالم ہو اور ایک دن کی خوراک اس کے پاس ہو تو گویا دنیا اسکے قبضے میں ہے -

١٠٧ - (عن قبيصة بن مخارق) قال تحملت حمالة فاتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم اسئله فيها فقال اقم حتى تاتينا الصدقة فنامر لك بها ثم قال يا قبيصة ان المسئلة لا تحل الا لاحد ثلاثة رجل تحمل حمالة فحلت له المسئلة حتى يصيبها ثم يمسك ورجل اصابته فاقة جائحة اجتاحت ماله فحلت له المسئلة حتى يصيب قواما من

١٠٧ - قبیصہ سے منقول ہے کہ مجھ پر تاوان آپڑا تھا امداد کی غرض سے رسول اکرم صلعم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا کہ توقف کرو جب صدقے کا روپیہ آئیگا تمہیں دلایا جاویگا پھر فرمایا اے قبیصہ سوال کرنا صرف تین آدمیوں کے لئے حلال ہے اوّل اس شخص کے لئے جو کسی تاوان میں مبتلا ہو گیا ہو جب تک تاوان سے نجات پائے سوال کرے اسکے بعد باز رہے اس شخص کو اور اس شخص کو سوال کرنا حلال ہے جو نہایت فقر فاقے میں مبتلا ہوا اور اس کا

عیش او قال سداداً من عیش
رجل اصابته فاقة حتی یقوم ثلثة
من ذوی الحجی من قومه
لقد اصابت فلانا فاقة فحلت له
المسئلة حتی یصیب قواما من
عیش او قال سدادا من عیش فما
سواهن من المسئلة یا قبیصة سحت
یاکلها صاحبها سحتا۔
مشکوۃ شریف

۱۰۸۔ (عن عبداللہ) اذا طلب احدکم
الحاجة فلیطلبها طلبا یسیرا فانما له
ما قدر له ولا یاتی احدکم
صاحبه فیمدحه فیقطع ظهره
ادب المفرد

۱۰۹۔ (عن ابی ہریرۃ) قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من سأل
الناس اموالهم تکثرا فانما یسئل
جمرا فلیستقل او لیستکثر
خیر المواعظ

۱۱۰ (عن الزبیر العوام) قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لان یاخذ احدکم

تمام مال ختم ہو چکا ہو اسوقت تک سوال
کرنا حلال ہے کہ قدرے فارغ البالی
میسر ہو جاوے اور تیسرا اس شخص کو بھیک مانگنا
حلال ہے کہ اسکی قوم کے تین امیر
آدمی تصدیق کر دیں کہ یہ شخص فقر فاقے
میں مبتلا ہو گیا اور اسوقت تک سوال
کرنا جائز ہے کہ کسیقدر معاش حاصل ہو جاوے
اے قبیصہ ان کے علاوہ بھیک مانگنا شرم کی بات
مانگنے والا حرام کھاتا ہے

۱۰۸۔ جب تم میں سے کوئی شخص اللہ تعالے
سے اپنی حاجت طلب کرے تو چاہیئے کہ
آسان چیز طلب کرے اسلئے کہ اسکے لئے وہی ہے
جو اسکے مقدر میں ہے اور اپنے کسی دوست کے
پاس جاکر اسکی حمد و ثنا نہ کرے کہ اسکی کمر توڑتا ہے

۱۰۹۔ ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص محض
مال بڑھانے کے لئے لوگوں سے سوال کرتا ہے
وہ آگ کی چنگاریاں طلب کرتا ہے اسے
اختیار ہے زیادہ مانگے یا کم۔

۱۱۰ زبیر ابن عوام سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

حبله فياتي بحزمة حطب على ظهره
فيبيعها فيكف الله بها وجهه خير له
من ان يسئل الناس اعطوه او منعوه

خیر المواعظ

۱۱۱ (عن ابن عمرؓ) ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال وهو
على المنبر وهو يذكر الصدقة
والتعفف عن المسئلة اليد العليا
خير من اليد السفلى واليد العليا
المنفقة والسفلى هي السائلة۔

۱۱۲ سئل وما الغنى الذى لا ينبغى معه
المسئلة قال قدر ما يغديه او يعشيه وقال
فى موضع اخر ان يكون له شبع يوم وليلة او يوم

۱۱۳ (عن ثوبان) قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم من يكفل لى
ان لا يسئل الناس شيئاً فاتكفل له
فى الجنة فقال ثوبان انا فكان
لا يسئل احداً شيئاً۔

۱۱۴ (عن علیؓ) انه سمع يوم عرفة

تم میں سے کسی شخص کو رسی لیکر لکڑیوں کا
گٹھا گھر پر لانا اور اسکو بیچکر گزارہ کرنا اس سے
بہتر ہے کہ کسی شخص سے سوال کرے وہ
دے یا نہ دے۔

۱۱۱۔ ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم ممبر پر تھے اور صدقات
کا ذکر فرما رہے تھے کہ فرمایا اَلْيَدُ الْعُلْيَا
خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى اوپر والا
ہاتھ بہتر ہے نیچے والے ہاتھ سے،
اوپر کا ہاتھ خرچ کرنے والا ہے۔ اور
نیچے والا ہاتھ مانگنے والا۔

۱۱۲۔ دریافت کیا گیا کہ کسقدر مالداری کی حالت میں سوال
کرنا جائز نہیں فرمایا اسقدر کہ دوپہر کو یا شام کو کھا سکے اور
دوسری جگہ ہے کہ اسقدر کہ ایک دن یا ایک رات دن سیر ہو کر کھا سکے

۱۱۳ ثوبان سے روایت ہے کہ
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کون
شخص اس امر کی کفالت کرتا ہے کہ آدمیوں سے
کسی چیز کا سوال نہ کرے میں اسکی جنت کی کفالت
کرتا ہوں۔ ثوبان نے عرض کیا کہ میں اسکا اقرار کرتا
ہوں اسکے بعد ثوبان کسی سے کوئی چیز طلب نہیں کرتے تھے

۱۱۴ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے

رجلاً یسأل الناس فقال افی هذا
الیوم وفی هذا المکان تسأل
من غیر الله فخفقه بالدرة

خیر المواعظ ۳۰۲

عرفے کے روز ایک آدمی کو بھیک مانگتے
ہوئے سُنکر فرمایا کہ تو آج کے دن اور ایسی
متبرک جگہ غیر اللہ سے سوال کرتا ہے
اور دُرّے سے اُسکی خبر لی -

۱۱۴ قال رسول الله صلی
الله علیه وسلم ردوا السائل ولو
بظلف محرق -

مشکوة

۱۱۴ - رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ سائل کو کچھ دیکر واپس کرنا
چاہیئے - اگرچہ جلا ہوا کُھر ہو - یعنی کیسی ہی قلیل
چیز کیوں نہو -

۱۱۵ - (عن الحسین بن علی رض) قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم للسائل حق وان
جاء علی فرس

مشکوة

۱۱۵ - امام حسین علیہ السلام سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا سائل کا حق ہے اگرچہ وہ گھوڑے
پر سوار ہو کر آئے -

۱۱۶ - (عن حُبشی بن جنادة السلولی) قال سمعت
رسول الله صلی الله علیه وسلم فی
حجة الوداع وهو واقف بعرفة اتاه
اعرابی فاخذ بطرف ردائه فسأله
فاعطاه وذهب فعند ذالک حرمت
المسألة فقال رسول الله صلعم ان
المسئلة لا تحل لغنی ولا لذی
مرة سوی الا لذی فقر مدقع او غرم
مفظع ومن سأل الناس لیثری به

۱۱۶ - حبشی سے منقول ہے کہ رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم سے حجۃ الوداع میں عرفات
میں کھڑے ہوئے سُنا جبکہ ایک اعرابی نے
آپ کی چادر کا کونا پکڑ کر سوال کیا اور رسول
اللہ صلعم نے اسکو کچھ عطا فرمایا اور وہ چلا
گیا - اُسوقت سوال کرنا حرام کیا گیا
رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ سوال کرنا یعنی
بھیک مانگنا کسی مالدار اور طاقتور مضبوط
آدمی کو حلال نہیں سوائے نہایت فقیر محتاج کے

ماله كان خموشا في وجهه يوم القيمة ورضفًا يأكله من جهنم فمن شاء فليقل ومن شاء فليكثر

ترمذی

اور اس شخص کے جسم پر تاوان پڑ گیا ہو جو شخص صرف اپنا مال یا سرمایہ بڑھانے کے لئے سوال کریگا وہ قیامت میں اسکے چہرے پر سیاہی بنکر نمودار ہوگا اور ہوگا کہ جہنم سے کھائیگا پس جسکا دل چاہے کم مانگے اور جسکا دل چاہے زیادہ کھائے

۱۱۷ - عن النبي صلى الله عليه وسلم من فتح على نفسه بابا من السوال فتح الله عليه سبعين بابًا من الفقر۔

احیاء العلوم

۱۱۷ - نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ جو شخص اپنے لئے ایک دروازہ سوال کا کھولتا ہے خدا تعالیٰ ستر دروازے فقر کے اسپر کھول دیتا ہے۔

۱۱۸ - قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما يزال الرجل يسأل حتى يأتي يوم القيمة ليس في وجهه مزعة من لحم۔

نسائی

۱۱۸ - رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی بھیک مانگتا رہتا ہے یہاں تک کہ قیامت کے روز اس حالت میں اٹھیگا کہ اسکے منہ پر گوشت نہ ہوگا۔

باب المصافحة والمعانقة وتقبيل اليد

۱۱۹ - (عن انس بن مالک) لما جاء اهل اليمن قال النبي صلى الله عليه وسلم قد اقبل اهل اليمن وهم ارق قلوبا منكم فهم اول من جاء بالمصافحة

ادب المفرد

۱۱۹ - انس ابن مالک سے روایت کہ جب اہل یمن حاضر ہوئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یمن والے آئے ہیں وہ تم سے زیادہ رقیق القلب ہیں انہیں لوگوں (یمن والوں) نے اول مصافحہ کیا۔

۱۲۰ - (عن البراء بن عازب) من تمام التحية

۱۲۰ - براء ابن عازب سے روایت

ان تصافح اخاک

ادب المفرد

ہے کہ سلام علیک کا تتمہ یہ ہے کہ اپنے بھائی سے مصافحہ کیا جائے اپنے بھائی سے مصافحہ کرنا سلام علیک کا تتمہ ہے

۱۲۱- (عن صہیب) قال رایت علیا يقبل يد العباس ورجليه

ادب المفرد ص۱۴۳

۱۲۱- صہیب کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دیکھا ہے کہ آپ حضرت عباس کے ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دیتے تھے۔

۱۲۲- (عن البراء ابن عازب) قال النبي صلى الله عليه وسلم ما من مسلمين يلتقيان فيتصافحان الا غفر لهما قبل ان يتفرقا وفي رواية ابي داود اذا التقى المسلمان فتصافحا وحمدا الله واستغفراه غفر لهما۔

مشکوۃ

۱۲۲- براء ابن عازب سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلعم نے فرمایا کہ جو دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں اُنکی مغفرت کر دی جاتی ہے پہلے اس سے کہ وہ جدا ہوں اور ایک روایت میں ابی داود سے منقول ہے کہ دو مسلمان آپس میں ملیں اور مصافحہ کریں اور اللہ کی تعریف کریں اور دونوں مغفرت کے خواہاں ہوں تو اُنکی مغفرت کیجاتی ہے۔

۱۲۳- (عن الشعبي) ان النبي صلى الله عليه وسلم تلقى جعفر ابن ابي طالب فالتزمه وقبل ما بين عينيه

۱۲۳- شعبی سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت جعفر ابن ابی طالب سے ملے تو اُن کو اپنے سے چمٹا لیا اور آنکھوں کے درمیان میں بوسہ دیا۔

۱۲۴- (عن زارع، وكان في وفد عبد القيس قال لما قدمنا المدينة فجعلنا نتبادر من رواحلنا فنقبل يد رسول الله صلعم ورجله

مشکوۃ

۱۲۴- زارع جو عبد القیس کی طرف سے رسول اللہ کے پاس آئے، کہتے ہیں جب ہم مدینہ میں پہنچے اپنی اپنی سواریوں سے اتر اتر کر دوڑتے تھے اور رسول اللہ کے ہاتھ پیروں کو بوسہ دیتے تھے۔

۱۲۵- (عن عطاء الخراسانی) ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال تصافحوا یذهب الغل وتهادوا تحابوا وتذهب الشحناء

مشکوٰۃ

۱۲۵- عطا خراسانی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپسمیں مصافحہ کرو تمہارے دل کا کھوٹ جاتا رہیگا۔ آپسمیں تحفے تحایف دیتے رہو اس سے عداوت جاتی رہیگی۔

باب المعاشرت

۱۲۶- یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْیَ وَلَا الْقَلَآئِدَ وَلَآ اٰمِّیْنَ الْبَیْتَ الْحَرَامَ یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا وَاِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا وَلَا یَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا وَتَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ۝

سورہ مائدہ ع ۱

۱۲۶- مسلمانو خدا کے ٹھہرائے ہوئے (دینی) آداب اور ارکان کی بے توقیری نہ کرو اور نہ (کسی) حرمت والے مہینہ کی اور نہ (حج کی) قربانی کی اور نہ اُن (جانوروں) کی جن (کو خدا کی نیاز کیلئے خاص کرکے شناخت کے طور پر اُن) کی (گلونمیں) پٹے باندھے ہوں اور نہ اُن (لوگوں) کی جو عزت والے گھر (یعنی خانہ کعبہ کی زیارت) کو جا رہے ہوں (اور ضمناً) اپنے پروردگار کی برکت (یعنی منفعت تجارت کے) اور (رضا الٰہی) اُسکی رضامندی کے طلبگار ہوں اور جب احرام سے باہر آجاؤ تو (اجازت ہے چاہو تو بیشک) شکار کرو اور بعض لوگوں نے جو تمکو حرمت (وعزت) والی مسجد یعنی خانہ کعبہ میں جانے سے روکا تھا یہ عداوت تمکو اُنپر کسیطرح کی زیادتی کرنیکا باعث نہ ہو اور نیکی اور پرہیزگاری (کے کاموں) میں ایکدوسرے کی مدد گار بنا چاہیے اور گناہ اور زیادتی (کے کاموں) میں ایکدوسرے کے مددگار نہ ہو اور اللہ (کے غضب) سے ڈرتے رہو (کیونکہ) اللہ کا عذاب (بہت ہی) سخت ہے۔

۱۲۷- وَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا

۱۲۷- اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے

فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا
اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ط
لَھُمْ مَّغْفِرَۃٌ وَّرِزْقٌ کَرِیْمٌ ۝

سورہ انفال ع۱۰

ہجرت کی اور اللہ کے رستے میں جہاد بھی کیا اور جن لوگوں نے (مہاجرین کو) جگہ دی اور (انکی) مدد کی یہی پکے مسلمان ہیں انکے لئے (گناہوں کی) معافی ہے اور عزت (و آبرو) کی روزی ۔

۱۲۸ ـ وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ
بَعْضُھُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ ۘ یَاْمُرُوْنَ
بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ
وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ
وَیُطِیْعُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ ؕ
اُولٰٓئِکَ سَیَرْحَمُھُمُ اللّٰہُ ؕ
اِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ ۝

سورہ توبہ ع۹

۱۲۸ ـ اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ایک کے رفیق ایک ہیں (لوگوں کو) نیک کام کرنیکی ہدایت کرتے اور بُرے کام (کرنے) سے روکتے اور نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے اور اللہ اور اس کے رسول کے حکم پر چلتے ہیں یہی لوگ ہیں جن (کے حال) پر اللہ عنقریب رحم کرے گا بیشک اللہ زبردست ہے ۔

احادیث

۱۲۹ ـ (عن ثوبان) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المسلم اذا دعا اخاہ لم یزل فی خرفۃ الجنۃ

مشکوٰۃ

۱۲۹ ـ ثوبان سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مسلمان اپنے بھائی سے استدعا کرتا ہے تو وہ ہمیشہ جنت میں رہتا ہے ۔

۱۳۰ ـ (عن سراقہ بن مالک) قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال خیرکم المدافع عن عشیرتہ

۱۳۰ ـ سراقہ بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے خطبے میں فرمایا ہے کہ تم میں بہتر وہ ہے جو اپنے

مالم یأثم

مشکوٰة

۱۳۱ — (عن انس) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصر اخاک ظالماً او مظلوماً فقال رجل یا رسول اللہ انصرہ مظلوماً فکیف انصرہ ظالماً قال تمنعہ من الظلم فذلک نصرک ایاہ

مشکوٰة

۱۳۲ — (عن ابن عمر) ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال المسلم اخو المسلم لا یظلمہ ولا یسلمہ ومن کان فی حاجة اخیہ کان اللہ فی حاجتہ ومن فرج عن مسلم کربة فرج اللہ عنہ کربة من کربات یوم القیمة ومن ستر مسلما سترہ اللہ یوم القیمة

مشکوٰة

۱۳۳ — (عن ابی ہریرة) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسلم اخو المسلم لا یظلمہ ولا یخذلہ

خاندان سے موافقت کرے بشرطیکہ معصیت میں داخل نہو۔

۱۳۱ - انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم، ایک شخص نے دریافت کیا یا رسول اللہ مظلوم کی ہم مدد کر سکتے ہیں، ظالم کی کیسے مدد کریں آنحضرت صلعم نے فرمایا اسکو ظلم سے منع کرو روکو یہی اسکی مدد ہے۔

۱۳۲ - ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے نہ اسپر ظلم کرے نہ اسکو کسیکے حوالہ کرے اور جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی میں مصروف ہو اللہ اسکی حاجت براری میں مصروف ہوگا اور جو کسی مسلمان کے سختی دور کرے خدا تعالے قیامت کی تکلیفوں میں سے ایک تکلیف دور کریگا۔ اور جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کریگا خدا تعالے قیامت کو اسکی پردہ پوشی کریگا۔

۱۳۳ - ابی ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمانکا بھائی ہے نہ اسپر ظلم کرے نہ

ولا یحقرہ التقوی ہہنا ویشیر الی صدرہ ثلث مرار بحسب امرئ من الشر ان یحقر اخاہ المسلم کل المسلم علی المسلم حرام دمہ ومالہ وعرضہ۔
مشکوۃ

اُسکو نا امید کرے اور نہ اُسکو حقیر سمجھے نہ پرہیزگاری اس جگہ ہے اپنے سینے کیطرف اشارہ کیا مسلمان کے لئے یہ بُرائی کافی ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو ذلیل سمجھے مسلمان کی ہر چیز دوسرے مسلمان پر حرام ہے اُسکا خون اُسکی آبرو اُسکا مال۔

باب مدد باھمی

۱۳۴ - (عن جابر) ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من امرئ مسلم یخذل امرأ مسلما فی موضع ینتھک فیہ حرمتہ وینتقص فیہ من عرضہ الا خذلہ اللہ تعالی فی موطن یحب فیہ نصرتہ وما من امرئ مسلم ینصر مسلما فی موضع ینتقص من عرضہ وینتھک فیہ من حرمۃ الا نصرہ اللہ فی موطن یحب فیہ نصرتہ
مشکوۃ

۱۳۴ - جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کرم صلعم نے فرمایا کہ جو مسلمان کسی دوسرے مسلمان کو ایسے وقت میں نا امید کرے جہاں اُسکی آبروریزی ہو یا عزت پر حرف آتا ہو اللہ تعالٰے اُسکو ایسے موقع پر نا امید کریگا جہاں اُسکو اللہ تعالٰے کی مدد کی آرزو ہو اور جو مسلمان کہ دوسرے مسلمان کی ایسے وقت میں مدد کریگا کہ اُس کا ہتک کیا جاتا ہو یا اُسکی عزت پر حرف آتا ہو خدا تعالٰے اُسکی ایسے وقت پر مدد کریگا جب کہ اُس کو خدا کی مدد کی خواہش ہو۔

۱۳۵ - (عن معاذ بن انس) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۱۳۵ - معاذ بن انس سے روایت ہے کہ جو شخص منافق کے مقابلے پر مسلمان کی حمایت

من حمى مومنًا من منافق بعث الله
ملكًا يحمى لحمه يوم القيامة من
نار جهنم ومن رمى مسلما بشئ
يريد به شينه حبسه الله على
جسر جهنم حتى يخرج مما قال
مشکوۃ

کرے ۔ خدا نے تعالے ایک فرشتہ
بھیجیگا جو اُسکے گوشت کی حفاظت کریگا
نارِ جہنم سے اور کبھی مسلمان پر اُسکی اہانت کے
ارادے سے تہمت لگائیگا خدا تعالے اُسکو
دوزخ کے پل پر روک لیگا جب تک وہ
اِس سے باز نہ آئے ۔

۱۳۶ - (عن عبد الله ابن عمر) قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم خير الاصحاب
عند الله خيرهم لصاحبه وخير
الجيران عند الله خيرهم لجاره
مشکوۃ

۱۳۶ - عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے
کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ
اصحاب میں اللہ کے نزدیک وہ بہتر ہے جو
اپنے احباب سے اچھی طرح پیش آئے اور پڑوسیوں
میں وہ اچھا ہے جو اپنے ہمسایوں سے اچھی طرح برتاؤ کرے

۱۳۷ - (عن انس) قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم من قضى
لاحد من امتى حاجة يريد ان
يسره بها فقد سرنى ومن سرنى
فقد سر الله ومن سر الله ادخله
الله الجنه -
مشکوۃ

۱۳۷ - انسؓ سے روایت ہے کہ
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص
میری اُمت میں سے کسی ایک شخص کی حاجت
محض اُسکو خوش کرنیکے لئے پوری کرے
تو گویا اُسنے مجھے خوش کیا اور جسنے مجھے خوش کیا
اُسنے اللہ تعالے کو خوش کیا اور جو اللہ تعالی کو خوش کرتا ہے
اللہ تعالی اُسکو جنت میں داخل کرتا ہے ۔

۱۳۸ - (عن ابى موسى) عن النبى صلى الله
عليه وسلم قال المومن للمومن
كالبنيان يشد بعضه بعضا

۱۳۸ - ابی موسیٰ سے روایت ہے کہ
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک
مسلمان دوسرے مسلمان کے لئے مثل بنیاد کی ہے

ثم شبك بين اصابعه وكان النبي صلى الله عليه وسلم جالسا اذ جاء رجل يسأل او طالب حاجة اقبل علينا بوجهه فقال اشفعوا فلتوجروا وليقض الله على لسان نبيه ما شاء

بخاري

کہ اسکا ایک حصہ دوسرے کو مستحکم کرتا ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے کہ کوئی شخص سوال کرنیوالا یا حاجت طلب کرنیوالا سامنے سے آیا رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اسکی سفارش کرو تاکہ تمہیں اجر دیا جاے اور اللہ تعالے اپنے نبی کی زبان پر وہ جاری کرے جسکا ارادہ رکھتا ہے۔

۱۳۹ — (عن ابن عباس) لعن الله تعالى من رأى مظلوما فلم ينصره

کنز العمال

۱۳۹ — ابن عباس سے روایت ہے کہ اللہ تعالے اسپر لعنت کرتا ہے جو مظلوم کو دیکھے اور اسکی مدد نہ کرے۔

۱۴۰ — (عن ام الدرداء) من رد عن عرض اخيه كان حقا على الله ان يرد عن عرضه يوم القيمة۔

۱۴۰ — ام درداء سے روایت ہے کہ جو شخص اپنے بھائی کو بے آبروئی سے بچائیگا خدا تعالے پر حق ہوگا کہ اسکو قیامت کی بے آبروئی سے بچاوے۔

۱۴۱ — (عن اسماء بنت يزيد) من رد عن عرض اخيه بالمغيبة كان حقا على الله ان يعتقه من النار

کنز العمال

۱۴۱ — اسماء بنت یزید سے روایت ہے کہ جو شخص اپنے بھائی کی غیر حاضری میں اسکی آبرو بچاویگا خدا تعالے پر حق ہے کہ اسکو آتش دوزخ سے آزاد کرے۔

باب المكر والخدع

۱۴۲ — ولا تلبسوا الحق بالباطل

۱۴۲ — اور سچ کو جھوٹ سے گڈمڈ

وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝

نہ کرو اور جان بوجھکر حق کو نہ چھپاؤ۔

پارہ اول سورہ بقر آیتہ ۴۲

۴۳۔ أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ وَأَنْتُمْ تَتْلُونَ الْكِتٰبَ ط أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝

۴۳۔ کیا تم دوسرے لوگوں کو نیکی کرنیکو کہتے ہو اور اپنی خبر نہیں لیتے حالانکہ تم کتاب (الٰہی بھی) پڑھتے رہتے ہو کیا تم (اتنی بات بھی) نہیں سمجھتے۔

۴۴۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا ۝

۴۴۔ مسلمانو ناحق (ناروا) ایک دوسرے کے مال خورد برد نہ کیا کرو، ہاں آپسکی رضامندی سے خرید فروخت ہو (اور اُس میں کچھ ہاتھ لگ جائے تو وہ ناروا نہیں)، اور اپنے ہاتھوں اپنے پاؤں پر کلہاڑی نہ مارو، (سیتے یہ بات اِس لئے کہی جاتی ہے کہ) اللہ تعالےٰ تمہارے حال پر مہربان ہے۔

پارہ پنجم سورہ نساء آیتہ ۲۹

۴۵ الف۔ وَمَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيهِ نَارًا ط وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيرًا ۝

۴۵ الف۔ اور جو زور ظلم سے ایسا (کام) کریگا (یعنی پرایا مال کھا جائیگا)، تو ہم اُسکو قیامت کے دن دوزخ کی (آگ میں) لیجاکر، جھونک دینگے اور یہ اللہ کے نزدیک (ایک) آسان سی بات ہے

پارہ پنجم سورہ نساء آیتہ ۳۰

۴۶ ب۔ أَفَأَمِنَ الَّذِينَ مَكَرُوا السَّيِّئَاتِ أَنْ يَخْسِفَ اللّٰهُ بِهِمُ الْأَرْضَ أَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ۝ أَوْ

۴۶ ب۔ تو کیا جو لوگ بُری بُری تدبیریں کیا کرتے ہیں اُن کو اسبات کا مطلق خوف نہیں کہ خدا اُن کو زمین میں دھنسا مارے۔ یا جدھر سے اُنکو خبر بھی نہو عذاب (خدا) اُن پر

يَأْخُذَهُمْ فِي تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُمْ
بِمُعْجِزِينَ ۝ أَوْ يَأْخُذَهُمْ عَلَىٰ
تَخَوُّفٍ ط فَإِنَّ رَبَّكُمْ
لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۝

آنازل ہو، یا اُنکے چلتے پھرتے خدا اُنکو آپکڑے
(اور ایسا کرنے پڑا ہے) تو (کسی تدبیر سے) وہ اسکو ہرا
بھی نہیں سکتے، یا اُنکو خدا کی پکڑ کا کھٹکا ہو اور کھٹکا
ہوتے ساتے دھر پکڑے، سو (لوگو) اسمیں شک نہیں
کہ تمہارا پروردگار بڑی ہی شفقت والا اور مہربان ہے

پارہ ۱۴ سورہ النحل آیتہ ۴۵ و ۴۷

۱۴۷۔ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ
وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ ۝

۱۴۷ - اور بتوں (کی پرستش) کی گندگی
سے بچتے رہو اور (نیز) جھوٹی بات کے
کہنے سے بچتے رہو۔

سورہ حج ۳۰ و ۳۱ / ۲۲

۱۴۸۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ
تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ ۝ كَبُرَ
مَقْتًا عِندَ اللَّهِ أَن تَقُولُوا مَا لَا
تَفْعَلُونَ ۝

۱۴۸ — مسلمانو ایسی بات کیوں کہہ بیٹھا
کرتے ہو جو تم کرکے نہیں دکھاتے (یہ
بات) اللہ کو سخت ناپسند ہے کہ کہو
(سب کچھ) اور کرو (کچھ) نہیں

سورہ صف ۲ و ۳ / ۶۱

۱۴۹۔ وَإِن يُرِيدُوا أَن يَخْدَعُوكَ
فَإِنَّ حَسْبَكَ اللَّهُ هُوَ الَّذِي أَيَّدَكَ
بِنَصْرِهِ وَبِالْمُؤْمِنِينَ ۝

۱۴۹ - اور اگر اُن کا ارادہ تمسے دغا کرنیکا
(بھی) ہوگا تاہم (تم کچھ پروا نکرو کیونکہ) اللہ تمکو
بس کرتا ہے (اے پیغمبر) وہی (قادر مطلق) ہے
جسنے اپنی امداد سے اور مسلمانوں سے تمکو قوت دی

سورہ انفال ۶۲ / ۸

۱۵۰۔ وَقَدْ مَكَرَ الَّذِينَ
مِن قَبْلِهِمْ فَلِلَّهِ الْمَكْرُ
جَمِيعًا ط يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ
كُلُّ نَفْسٍ ط وَسَيَعْلَمُ الْكُفَّارُ

۱۵۰ - اور جو لوگ ان (کفار مکہ) سے پہلے
ہو گذرے ہیں اُنہوں نے بھی (پیغمبروں کی مخالفت
میں اپنی اپنی) تدبیریں کیں سو تدبیریں تو سب
اللہ ہی کی ہیں جو شخص جو کچھ کر رہا ہے خدا کو

لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ ۝

سورہ رعد ۱۳

سب معلوم ہے اور کافروں کو عنقریب معلوم ہو جائیگا کہ کسکا انجام بخیر ہے۔

۱۵۱ - يَا أَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُونَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝

سورہ آل عمران

۱۵۱ - اے اہل کتاب کیوں حق باطل کو گڈمڈ کرتے اور حق کو چھپاتے ہو حالانکہ تم حقیقت الحال سے واقف ہو

۱۵۲ - (عن ابی ہریرہ) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المومن غر کریم والفاجر خب لئیم

۱۵۲ - ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان عزیز و محترم ہے اور فاسق و فاجر مکار اور بدبخت ہے۔

۱۵۳ - (عن ابی بکر الصدیق) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملعون من ضار مومنا او مکر بہ

مشکوۃ

۱۵۳ - حضرت ابوبکر صدیق سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ملعون ہے وہ شخص جو کسی مسلمان کو ضرر پہنچائے یا اسکے ساتھ مکر کرے

۱۵۴ - (عن ابی ہریرہ) عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من لم یدع قول الزور والعمل بہ والجہل فلیس للہ حاجۃ ان یدع طعامہ وشرابہ۔

بخاری

۱۵۴ - ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جھوٹ اور جہالت کو اور اسپر عمل کرنے کو نہ چھوڑے تو خدا تعالےٰ کو اسکی حاجت نہیں ہے کہ وہ اسکے لئے کھانے پینے کو ترک کرے۔

باب المواخذہ

١٥٥ - قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْ رَبًّا وَّ
هُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ط وَلَا تَكْسِبُ
كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَيْهَا ج وَلَا
تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ج
ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ
فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ
تَخْتَلِفُوْنَ ○ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ
خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ
فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ
فِيْ مَآ اٰتٰكُمْ ط اِنَّ رَبَّكَ سَرِيْعُ
الْعِقَابِ صلے وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ ○

پارہ ہشتم سورہ انعام آیۃ ۱۶۴ و ۱۶۵

١٥٥ - (اے پیغمبر ان سے) پوچھو کہ کیا (تمہاری یہ
مرضی ہے کہ) میں خدا کے سوا کوئی دوسرا پروردگار تلاش
کروں حالانکہ وہی تمام چیزوں کا پروردگار ہے اور جو شخص کوئی
برا کام کرتا ہے تو (اسکا وبال) اسی پر پڑیگا، اور کوئی شخص کسی دوسرے
کے (گناہوں) کا بوجھ (اپنے اوپر) نہیں لیگا پھر تم (سب) کو
اپنے پروردگار ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے (سب اسکے حضور میں حاضر ہوگے)
تو (دنیا میں جن جن باتوں) میں اختلاف کرتے رہے ہو وہ (سب)
تمکو بتا دیگا (کہ کون حق پر تھا اور کون ناحق پر) اور وہی (ذات
پاک) ہے جس نے تمکو زمین میں (اپنا) نائب بنایا ہے (کہ تم یہاں کی
چیزوں میں تصرف کرتے) اور تم میں سے (مقدرت اور حکومت وغیرہ
کے اعتبار سے) بعض کو بعض پر درجوں میں فوقیت دی تاکہ جو نعمتیں تمکو
دی ہیں ان میں تمہاری (شکرگزاری اور فرمانبرداری کی) آزمائش کرے (اے پیغمبر)
بیشک تمہارا پروردگار جلد سزا دینے والا ہے اور (ساتھ ہی) شک نہیں کہ وہ [illegible]

١٥٦ - مَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ
لِنَفْسِهٖ ج وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ
عَلَيْهَا ط وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ
اُخْرٰى ط وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ
حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ○

١٥٦ - جو شخص سیدھے رستے چلا تو وہ اپنی ہی (ذاتی
فائدہ) کے لئے سیدھے رستے چلتا ہے اور جو بھٹکا تو اسکے
بھٹکنے کا خمیازہ بھی اسیکو بھگتنا پڑیگا اور کوئی
(متنفس) (کسی) (دوسرے متنفس) کے
(بارِ گناہ) اپنے اوپر نہیں لیگا اور جب تک
ہم رسول نہ بھیج (کر اتمام حجت) نہ (کر) لیں

ب
۱۵۶ - اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ
اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا ۝

(کسیکو اُسکے گناہ کی) سزا نہیں دیا کرتے
ب
کان اور آنکھ اور دل ان سب سے (قیامت کے
دن) پوچھ گچھ ہونی ہے -

پارہ ۱۵ سورہ بنی اسرائیل ع۴

۱۵۷ - وَمَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ
لِنَفْسِهٖ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَ
لَنَجْزِيَنَّهُمْ اَحْسَنَ الَّذِيْ كَانُوْا
يَعْمَلُوْنَ ۝

۱۵۷ - اور جو (خدا کے لئے) محنت اُٹھاتا ہے تو
وہ اپنے ہی (بھلے کے) لئے محنت اُٹھاتا ہے
(اور وہ خدا تو دنیا جہان کے سب) لوگوں سے بے نیاز
ہے اور جو لوگ ایمان لائے (اور اُنہوں نے نیک عمل
بھی) کئے ہم ضرور اُنکے گناہ اُنسے دور کردینگے اور
(دنیا میں) جو (یہ لوگ) نیک عمل کرتے رہے ہیں اُنکو
انکا بہتر سے بہتر بدلہ دینگے -

پارہ ۲۰ سورہ عنکبوت ع۱ ۶ ۷

۱۵۸ - وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ
اُخْرٰى وَاِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ اِلٰى
حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَّلَوْ كَانَ
ذَا قُرْبٰى ط اِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِيْنَ
يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَ
اَقَامُوا الصَّلٰوةَ ط وَمَنْ تَزَكّٰى فَاِنَّمَا
يَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ

۱۵۸ - اور (قیامت کے دن) کوئی شخص کسی دوسرے کا بار
(گناہ اپنے اوپر) نہیں لیگا - اور اگر کسی پر (گناہوں کا) بڑا بھاری
بوجھ ہو تو اُنکا ذرا سا بھی بوجھ نہیں ہٹایا جائیگا اگرچہ وہ
(جسکو بلایا ہے اُسکا) رشتہ دار (بھی کیوں نہ) ہو (اے
پیغمبر) تم تو بس انہی لوگوں کو ڈرا سکتے ہو جو بے دیکھے اپنے پروردگا
سے ڈرتے اور نماز پڑھتے اور جو شخص سدھرتا ہے تو اپنے ہی
(فائدے کے) لئے سدھرتا ہے اور (آخر کار سب کو)
اللہ ہی کیطرف لوٹکر جانا ہے -

پارہ ۲۲ سورہ فاطر ع۳

۱۵۹ - مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ
وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ط وَمَا رَبُّكَ
بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝

۱۵۹ - (اے پیغمبر) جو نیک عمل کرتا ہے تو خاص
اپنے (بھلے کے) لئے اور جو بُرا کرتا ہے تو (اُسکا وبال)
اُسی پر (پڑیگا) اور تمہارا پروردگار تو (بندوں پر

پارہ ۲۴ سورہ حٰم سجدہ ۴۶

مطلق ظلم نہیں کرتا۔

۱۶۰۔ وَمَا اَصَابَکُمْ مِنْ مُّصِیْبَةٍ فَبِمَا کَسَبَتْ اَیْدِیْکُمْ وَیَعْفُوْا عَنْ کَثِیْرٍ ۝

۱۶۰۔ اور (لوگو)، تم پر مصیبت پڑتی ہے تو تمہاری اپنی ہی کرتوت سے اور (خدا (تمہارے) بہت (سے قصوروں) سے درگزر کرتا ہے۔

پارہ ۲۵ سورہ شوریٰ ۳۰

۱۶۱۔ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَیْهَا ثُمَّ اِلٰی رَبِّکُمْ تُرْجَعُوْنَ ۝

۱۶۱۔ جو نیک عمل کرتا ہے تو خاص اپنے (بھلے کے) لئے اور جو برا کرتا ہے تو (اس کا وبال) اسی پر ہے پھر (آخرکار)، تم (سب) کو اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

پارہ ۲۵ سورہ جاثیہ ۱۵

احادیث

۱۶۲۔ (عن ابن عمر) قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ فالامیر راع وھو مسئول والرجل راع علی اھلہ وھو مسئول والمراۃ راعیۃ علی بیت زوجھا وھی مسئولۃ الا وکلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ

ادب المفرد

۱۶۲۔ ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر شخص راعی ہے اور ہر شخص سے اسکی رعیت کی بابت سوال کیا جائیگا۔ امیر راعی ہے اس سے باز پرس کی جائیگی اور مرد اپنے اہل وعیال کا راعی ہے اور اس سے اسکی بابت سوال کیا جائیگا اور عورت اپنے خاوند کے گھر کی نگہبان ہے اس سے اسکی بابت سوال کیا جائیگا خبردار ہو جاؤ تم میں سے ہر شخص نگہبان ہے اور ہر ایک سے اسکی رعیت کی بابت باز پرس کی جائیگی

۱۲۳ - (عن ابن عمر) انه سمع رسول
الله صلی الله علیه وسلم یقول
کلکم راع مسئول عن رعیته
فالامیر راع وھو مسئول عن رعیته
والرجل فی اھله راع وھو مسئول
عن رعیته والمراۃ فی بیت زوجھا
راعیة وھی مسئولة عن رعیتھا
والخادم فی مال سیدہ راع
وھو مسئول عن رعیته قال
سمعت ھولاء عن النبی صلی
الله علیه وسلم واحسب النبی
قال والرجل راع فی مال ابیه وھو
مسئول عن رعیة فکلکم
راع وکلکم مسئول عن
رعیته

بخاری شریف

۱۲۴ - (عن عدیِ الکندی)

قال رسول الله صلی الله علیه
وسلم ان الله تعالی لا
یعذب العامة بعمل الخاصة

۱۲۳ - ابن عمر سے روایت ہے کہ
انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے
ہوئے سُنا کہ تم میں سے ہر شخص محافظ ہے اور
اُس سے اُسکی رعیت کی بابت سوال کیا جائیگا
امیر اپنی رعایا کا محافظ ہے اور اُسکی بابت اُس سے
سوال کیا جائیگا اور مرد اپنی اہل وعیال کا
نگہبان ہے اُس سے اُنکی بابت سوال کیا
جائیگا۔ اور عورت اپنے خاوند کے گھر کی نگہبان
ہے اُس سے اِسکی بابت باز پرس کیجائیگی۔
ابن عمر کہتے ہیں کہ میں نے یہہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اور خیال
کرتا ہوں کہ رسول اللہ صلعم نے یہہ بھی فرمایا
آدمی اپنے باپ کے مال کا نگہبان ہے
اور اِس سے اِسکی بابت سوال
کیا جائیگا پس تم میں سے ہر شخص راعی ہے اور
ہر شخص سے اُسکی رعیت کی بابت سوال کیا جائیگا

۱۲۴ — عدی بن کندی سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ اللہ تعالے خاص لوگوں کے اعمال
کے سبب عوام پر عذاب نازل نہیں
فرماتا جب تک کہ وہ بری باتوں کو

حتی یروا المنکر بین اظهرانیهم وهم قادرون علی ان ینکروہ فلا ینکروا فاذا فعلوا ذلک عذّب الله العامة والخاصة۔
مشکوٰۃ

اپنے سامنے نہ دیکھیں اور اُس کے روکنے پر قادر ہوں اور نہ روکیں ایسی حالت میں عام اور خاص سب پر عذاب نازل ہوتا ہے

باب النصیحت

۱۶۵۔ (عن تمیم الداری) ان النبی صلی الله علیہ وسلم قال الدین النصیحة ثلثا قلنا لمن قال للّٰہ ولکتابہ ولرسولہ ولائمة المسلمین وعامتهم
مشکوٰۃ

۱۶۵۔ تمیم داری سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دفعہ فرمایا کہ دین میں نصیحت کرنا ہے ہم نے عرض کیا کس کے لئے فرمایا واسطے اللہ کے اور اُس کی کتاب کے اور مسلمان حاکم اور عام مسلمانوں کے لئے۔

۱۶۶۔ (عن جریر بن عبد الله) قال بایعت رسول الله صلی علیہ وسلم علی اقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ والنصح لکل مسلم
مشکوٰۃ

۱۶۶۔ جریر ابن عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان پر نصیحت کرنے پر بیعت اختیار کی۔

۱۶۷۔ (عن ابن عمر) الدین النصیحة

۱۶۷۔ ابن عمر سے روایت ہے کہ دین نصیحت ہے۔

۱۶۸۔ (عن ابی ہریرۃ) اذا وجد احدکم لاخیہ نصحا فی نفسہ فلیذکرہ لہ

۱۶۸۔ ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ جب تم میں سے کسی کے دل میں اپنے بھائی کے لئے کوئی نصیحت خیال میں آئے تو چاہیئے اُس سے ذکر کردے۔

باب النفاق

١٦٩- وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ
قَوْلُهٗ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ
اللّٰهَ عَلٰى مَا فِيْ قَلْبِهٖ وَهُوَ اَلَدُّ
الْخِصَامِ ٥ وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِي
الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَيُهْلِكَ
الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ
الْفَسَادَ ٥ وَاِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ
اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ
جَهَنَّمُ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ ٥

سورہ بقر آیات ۲۰۴و۲۰۶

١٧٠- قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ
اَوْ تُبْدُوْهُ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ وَيَعْلَمُ
مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاللّٰهُ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ٥ يَوْمَ تَجِدُ
كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ
مُّحْضَرًا وَّمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْءٍ
تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗ
اَمَدًا بَعِيْدًا ٥ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ
نَفْسَهٗ ج وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ ٥

١٦٩- اور (اے پیغمبر) بعض آدمی ایسا منافق بھی
ہے جسکی باتیں تمکو (اسوقت) دنیا کی زندگی میں بھلی معلوم ہوتی
ہیں اور اپنی دلی ارادت (او عیب) پر خدا کو گواہ ٹھہراتا ہے
حالانکہ وہ (تمہارے) دشمنوں میں (سب سے) زیادہ جھگڑالو ہے
اور جب (تمہارے پاس سے) لوٹکر جائے تو ملک کو کھوندتا پھرے
تاکہ اسمیں فساد پھیلائے اور کھیتی باڑی کو اور آدمیوں اور جانوروں کی
نسل کو تباہ کرے اور فساد کو اللہ پسند نہیں کرتا اور جب
اُس سے کہا جائے کہ خدا سے ڈر۔ تو شیخی دامنگیر ہو کر اسکو گناہ
پر آمادہ کرے پس ایسے (نابکار) کو دبس جہنم کافی ہے
اور وہ بہت ہی برا ٹھکانا ہے —

١٧٠- اے پیغمبر ان لوگوں سے کہدو کہ جو کچھ تمہارے جیوں
میں ہے اُسے چھپاؤ یا اُسے ظاہر کرو (بہر حال) اللہ کو تو
(فی الوقت) معلوم ہو جائیگا جو کچھ آسمانوں میں اور کچھ زمین
میں ہے وہ تو سبکو جانتا ہی اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے
(لوگو اُس دن کو پیش نظر رکھو) جبکہ ہر شخص جو کچھ بھلائی (دنیا میں)
کر گیا ہے موجود پائیگا اور (علیٰ ہذا القیاس) جو کچھ برائی کر گیا ہے
اسکو بھی موجود دیکھیگا اور آرزو کریگا کہ اے کاش اسمیں
اور اُس دن میں زمانہ دراز (حائل) ہوتا اور اللہ تمکو اپنے
(جلال) سے ڈراتا ہے اور اللہ اپنے بندوں پر

سورہ آل عمران ۲۸ و ۲۹

عدو سے کی شفقت بھی رکھتا ہے -

۱۷۱ - اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْ بَعْضٍ م يَأْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَيَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ ط نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ ط اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ه

سورہ توبہ ۶۷

۱۷۱ - منافق مرد اور منافق عورتیں ایک ہم جنس ایک ہیں بُرے کام (کرنے) کی (لوگوں کو) صلاح دیں اور بھلے کاموں (کے کرنے) سے منع کریں اور (خدا کی راہ میں خرچ کرنے کا وقت آئے تو) اپنی مٹھیاں بھینچ بھینچ لیں (حقیقتاً کمال یہ ہے کہ) ان لوگوں نے اللہ کو بھلایا تو اُس کے بدلے ہیں گویا) اللہ نے بھی ان کو بھلایا کچھ شک نہیں کہ منافق (بڑے ہی) سرکش ہیں -

۱۷۲ - (عن ابی ہریرہ) عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال لا ینبغی الذی الوجہین ان یکون امینا .

۱۷۲ - ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق کے لئے امین ہونا شایاں نہیں

ادب المفرد

۱۷۳ - (عن عبداللہ بن بریدہ) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقولوا للمنافق سید فانہ ان یکن سیدکم فقد اسخطتم ربکم عزوجل -

۱۷۳ - عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ منافق کو سید (سردار) مت کہو اسلئے کہ وہ تمہارا سردار ہوگا تو خدائے عزوجل تیر غصہ ہوگا -

ادب المفرد

۱۷۴ - (عن ابی ہریرۃ) ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من

۱۷۴ - ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

شر الناس ذو الوجهين الذی یاتی هؤلاء بوجه وهؤلاء بوجه

ادب المفرد

منافق بدترین مردمان ہے کہ ایک سے کسی طریقے سے پیش آتا ہے اور دوسرے سے کسی طریقے سے

۱۷۵- (عن عمار بن یاسر) قال سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول من کان ذا وجهین فی الدنیا کان له لسانان یوم القیمة من نار فمر رجل کان ضخما قال هذا منهم۔

ادب المفرد

۱۷۵- عمار ابن یاسر سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جو دنیا میں منافق ہوگا قیامت میں اسکی آگ کی دو زبانیں ہونگی اس عرصے میں ایک آدمی موٹا تازہ گذرا رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ یہ اُن ہی لوگوں میں سے ہے۔

۱۷۶- (عن عبد الله بن عمر) قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اربع من کن فیه کان منافقا خالصا ومن کانت فیه خصلة منهن کانت فیه خصلة من النفاق حتی یدعها اذا اؤتمن خان واذا حدث کذب واذا عاهد غدر واذا خاصم فجر

مشکوٰة

۱۷۶- عبداللہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار خصلتیں ہیں جن میں یہ نہ ہوں وہ خالص منافق ہے اور جسمیں ایک بھی انہیں سے ہو اُسمیں شائبہ نفاق کا ہے جب تک اُسے چھوڑ نہ دے [1] جب اُسکے پاس امانت رکھی جائے خیانت کرے۔ [2] جب کلام کرے تو جھوٹ بولے۔ [3] اور جب کسی سے عہد کرے تو اُسمیں بدعہدی کرے۔ [4] اور جب کسی سے لڑے تو فحش بکنے لگے۔

باب نفقۃ الاہل والعیال والرافۃ بہم

۱۷۷- وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ
اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ
اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ؕ
وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَ
كِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ
لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا لَا تُضَآرَّ
وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ
بِوَلَدِهٖ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ
فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ
مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ
عَلَيْهِمَا ؕ وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ
تَسْتَرْضِعُوْٓا اَوْلَادَكُمْ فَلَا
جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ
مَّآ اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ وَاتَّقُوا
اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
بَصِيْرٌ ؕ

پارہ دوم سورہ بقر

۱۷۷- اور جو شخص (بی بی کو طلاق دے) پیچھے اپنی اولاد کو) پوری مدت تک دودھ پلوانا چاہے تو اُسکی خاطر مائیں اپنی اولاد کو پورے دو برس دودھ پلائیں اور جسکا وہ بچہ ہے (یعنی باپ) اسپر دستور مطابق ماؤں کا کھانا کپڑا دینا لازم ہے کسی شخص کو تکلیف نہ دی جاوے مگر وہیں تک کہ اُسکی گنجائش ہو ماں کو اُسکے بچے کیوجہ سے نقصان نہ پہنچایا جائے اور نہ اُسکو جسکا بچہ ہے (یعنی باپ کو) اُسکے بچے کیوجہ سے (کسیطرح کا نقصان نہ پہنچایا جاوے) اور (دودھ پلانیکا نان ونفقہ جیسا اُس) باپ پر، ویسا (اُسکے) وارث پر، پھر اگر (وقت سے پہلے ماں باپ) دونوں اپنی مرضی اور صلاح سے (دودھ) چھڑانا چاہیں تو اُن پر کچھ گناہ نہیں اور اگر تم اپنی اولاد کو (کسی دائی سے) دودھ پلوانا چاہو تو (اس میں بھی) تم پر کچھ گناہ نہیں بشرطیکہ جو تمنے دستور مطابق (ماؤں کو) دینا کیا تھا (اُنکے) حوالے کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جانے رہو جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ اُسکو دیکھتا ہے۔

۱۷۸- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ
مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ

۱۷۸- مسلمانو! تمہاری بیبیوں اور تمہاری اولادیں سے (بعض)، تمہارے

عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○

سورہ تغابن

دین کے، دشمن ہیں تو اُن سے احتیاط کرتے رہو اور اگر تم اِن کے قصوروں کو معاف کرو اور درگزر کرو تو اللہ بھی بخشنے والا مہربان ہے۔

۱۷۹۔ (عن جابر بن سمرہ) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اعطی اللہ احدکم خیرًا فلیبدأ بنفسہ واھل بیتہ

مشکوٰۃ

۱۷۹۔ جابر ابن سمرہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب خدا تعالیٰ تم میں سے کسیکو مال عطا فرمادے تو چاہیئے کہ اپنے نفس اور اہل وعیال سے شروع کرے

۱۸۰۔ (عن ثوبان) عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من افضل دینار انفقۃ الرجل دینار انفقہ الرجل علی عیالہ ودینار انفقہ علی اصحابہ فی سبیل اللہ ودینار انفقۃ علی دابۃ فی سبیل اللہ قال ابو قلابۃ وبدأ بالعیال وای رجل اعظم اجرًا من رجل ینفق علی عیال صغار حتی یغنیھم اللہ عز وجل

ادب المفرد

۱۸۰۔ ثوبانؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو روپیہ آدمی خرچ کرتا ہے اسمیں سب سے بہتر وہ روپیہ ہے جو آدمی اپنے اہل وعیال پر خرچ کرے اور وہ روپیہ بھی جو اللہ کی راہ میں اپنے دوستوں پر خرچ کرے اور وہ روپیہ ہے جو اللہ کی راہ میں اپنی سواری پر خرچ کرے ابو قلابہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے اہل وعیال سے شروع کیا اور کون شخص اس آدمی سے زیادہ ثواب کا مستحق ہے جو اپنی چھوٹی اولاد پر خرچ کرتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انکو مدد سے مستغنی کردے۔

۱۸۱۔ (عن ابی مسعود البدری) عن النبی

۱۸۱۔ ابو مسعود بدری سے روایت ہے

صلی اللہ علیہ وسلم قال من
انفق نفقۃ علی اھلہ وھو یحتسبھا
کانت لہ صدقۃ

کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو خالصًا لوجہ اللہ اپنے اہل وعیال
پر خرچ کرے تو یہ اُس کے لئے
صدقہ ہے

۱۸۲ - (عن ابی ہریرۃ) عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قال اربعۃ
دنانیر دینارًا اعطیتہ مسکینًا
ودینارًا اعطیتہ فی رقبۃ
ودینارًا انفقتہ فی سبیل اللہ و
دینارًا انفقتہ علی اھلک افضلھا
الذی انفقتہ علی اھلک -

۱۸۲ - ابوہریرہ سے روایت ہے
کہ چار دینار ہیں جو مسکین کو عطا کیا اور ایک
دینار غلام کے آزاد کرانے میں عطا کیا
اور ایک دینار اللہ کی راہ میں خرچ کیا
اور ایک دینار ہے جو اپنے اہل وعیال
پر صرف کیا اُن میں سب سے بہتر وہ
دینار ہے جو اپنے اہل وعیال پر
صرف کیا -

۱۸۳ - (عن سعد بن وقاص) قال ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
لسعد انک لن تنفق نفقۃ تبتغی
بھا وجہ اللہ الا اجرت بھا
حتی ما تجعل فی فم امرأتک

ادب المفرد

۱۸۳ - سعد بن وقاص رض سے روایت
ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد
سے فرمایا کہ تو کوئی خرچ خالصًا لوجہ
اللہ نہیں کرتا کہ اُسکا اجر نہ دیا جاتا ہو.
حتی کہ جو کچھ اپنی بیوی کے منہ میں دیتا
ہے اسکا بھی اجر دیا جاتا ہے -

۱۸۴ - (عن ابی ہریرۃ) سمع اذنای
ھاتین وبصر عینای ھاتان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۱۸۴ - ابی ہریرہ سے روایت ہے
کہ میں نے ان دونوں کانوں سے سنا
کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

اخذ بیدیہ جمیعا یکفی الحسن او الحسین صلوات اللہ علیھما وقدمیہ علی قدم رسول اللہ صلعم و رسول اللہ صلعم یقول ارقا قال فرقی الغلام حتی وضع قدمیہ علی صدر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال رسول اللہ صلعم افتح فاک ثم قبلہ ثم قال اللھم احبہ فانی احبہ۔

اپنے دونوں ہاتھوں سے امام حسن یا امام حسین علیہم السلام کے ہاتھ پکڑے اور اُن کے پیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروں پر تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چڑھ جاؤ پس لڑکے چڑھ گئے اور دونوں پیر رسول اللہ صلعم کے سینے پر رکھدئیے رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اپنا منھ کھولو۔ ان کے منھ پر بوسے دئیے اور فرمایا کہ اے اللہ اِن کو دوست رکھ کہ میں اِن سے محبت رکھتا ہوں۔

۱۸۵۔ (عن جابر) اذا دخلت علی اھلک فسلم علیھم تحیۃ من عند اللہ مبارکۃ طیبۃ قال ما رأیتہ الا توجیہ قولہ تعالے وَاِذَا حُیِّیْتُم بِتَحِیَّۃٍ فَحَیُّوا بِاَحْسَنَ مِنْھَا اَوْ رُدُّوھَا
ادب لفرد

۱۸۵۔ جابر سے روایت ہے جب تم اپنے اہل وعیال کے پاس جاؤ تو اُنپر سلام کرو پاکیزہ اور مبارک سلام اللہ کی طرف سے جابر نے کہا کہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ صرف توضیح ہے آیتہ شریف۔ وَاِذَا حُیِّیْتُم بِتَحِیَّۃٍ فَحَیُّوا بِاَحْسَنَ مِنْھَا اَوْ رُدُّوھَا کی

۱۸۶۔ (عن سعد ابن ابی وقاص) قال مرضت عام الفتح مرضا اشفیت علی الموت فاتانی رسول اللہ صلعم یعودنی فقلت یا رسول اللہ ان لی مالا

۱۸۶۔ سعد ابن وقاصؓ کہتے ہیں کہ جس سال مکہ فتح ہوا میں ایسا بیمار ہوگیا تھا کہ مرنے کے قریب پہنچ گیا تھا رسول اللہ صلعم عیادت کے واسطے تشریف لائے

كثيرا وليس يرثني الا ابنتي
افاوصي بمالي كله قال لا قلت
فثلثي مالي قال لا قلت فالشطر
قال لا قلت فالثلث قال الثلث
كثير انك ان تذر ورثتك
اغنياء خير من ان تذرهم
عالة يتكففون الناس وانك
لن تنفق نفقة تبتغي بها وجه
الله الا اجرت بها حتى اللقمة
ترفعها الى في امرأتك

مشکوٰۃ شریف

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم میرے پاس
مال بہت ہے اور سوائے بیٹی کے کوئی وارث نہیں
کیا آپ اجازت دیتے ہیں کہ میں اپنے تمام مال کے لئے وصیت
کر جاؤں رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ نہیں۔ میں نے
عرض کیا دو ثلث کے لئے آپ نے فرمایا کہ نہیں میں نے
عرض کیا نصف کے لئے فرمایا نہیں پھر میں نے عرض
کیا ایک تہائی کے لئے آپ نے فرمایا، تہائی بھی بہت ہے
اگر تم اپنے وارثوں کو غنی چھوڑ دو تو یہ بہتر ہے
انکو مفلس چھوڑنے سے کہ لوگوں سے بھیک مانگتے
ہوئے پھریں۔ اور تم کوئی خرچ اللہ کی خوشنودی
کے لئے ایسا نہیں کرتے ہو حتی کہ جو لقمے اپنی بیوی کے
منہ میں دو کہ اسپر تمکو اجر نہ دیا جاتا ہو۔

۱۸۷- (عن سراقة ابن مالک) ان النبي
صلى الله عليه وسلم قال الا ادلكم
على افضل الصدقة ابنتك مردودة
اليك ليس لها كاسب غيرك
مشکوٰۃ

۱۸۷- سراقہ ابن مالک سے روایت
ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ کیا میں تمکو سب سے بہتر صدقہ نہ بتلا دوں
تمہاری بیٹی ہے جو تمہاری طرف لوٹا دی
گئی ہو اور تمہارے سوا اسکے لئے کمانے والا کوئی نہ ہو

۱۸۸ (عن ابی ہریرة) قال النبي
صلى الله عليه وسلم الساعي على
الارملة والمسكين كالمجاهد
في سبيل الله او القائم الليل

۱۸۸ ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیوہ
اور مسکینوں کے لئے کوشش کرنے والے
کا درجہ ایسا ہی ہے جیسا کہ

والصائم النهار

اللہ کی راہ میں جہاد کرنیوالے اور تمام رات نماز پڑھنے والے اور دنکو روزہ رکھنے والیکا

فضل الادخار النفقة لسنة

١٨٩ (عن ابن عيينة) قال لي معمر قال لي الثوري هل سمعت في الرجل يجمع لاهله قوت سنة او بعض السنة قال معمر فلم يحضرني ثم ذكرت حديثا حدثناه ابن شهاب الزهري عن مالك ابن عن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يبيع نخل بني النضير ويحبس لاهله قوت سنتهم۔

١٨٩- ابن عیینہ سے روایت ہے کہ معمر نے کہا کہ مجھسے ثوری نے دریافت کیا کیا کہ تونے ایسے آدمی کی بابت بھی کچھ سنا ہے جو اپنے اہل وعیال کے لئے سال بھر کا یا سال کے کچھ حصے کا ذخیرہ جمع کرلیتا ہو۔ معمر نے کہا کہ وہ میرے پاس حاضر نہیں ہوا پھر میں نے وہ حدیث بیان کی جو ابن شہاب زہری نے مالک ابن عوث سے اور انہوں نے عمر ان سے روایت کی ہے کہ نبی صلعم نبی نضیر کے کے نخلستان فروخت کرتے تھے اور اپنی اہل وعیال کیلئے

١٩٠ عن انس جاءت امراة الى عائشة رضي الله عنها فاعطتها عائشة ثلث تمرات فاعطت كل صبي لها تمرة وامسكت لنفسها تمرة فاكل الصبيان التمر نبيه نظرا الى امهما فعمدت

١٩٠ انس سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ کے پاس ایک عورت آئی آپنے اسکو تین چھوارے عطا فرمائے اس نے ایک چھوارہ اپنے دونوں لڑکوں کو دیدیا اور ایک آپنے بھی رکھ لیا لڑکوں نے دونوں چھوارے کھا کر ماں کی طرف دیکھنا شروع کیا

الى التمرة فشقها فاعطت كل صبي نصف تمرة فجاء النبي صلى الله عليه وسلم فاخبرته عائشه فقال ما يعجبك من ذلك لقد رحمها الله برحمتها صبيها

عورت نے اُسکے دو حصے کئے اور ہر لڑکے کو ایک ایک دیدیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو حضرت عائشہ نے اُن سے عرض کیا آنحضرت نے فرمایا کہ اس سے جو تمہارا تمکو ایسے سے تعجب ہوگا کہ اللہ تعالی نے اپنے بچوں پر رحم کرنیکی وجہ سے اُس عورت پر رحم کیا۔

١٩١ (عن عائشة) قالت جاء اعرابي الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال اتقبلون صبيانكم فما نقبلهم فقال النبي صلعم او املك لك ان نزع الله من قلبك الرحمة

١٩١ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک اعرابی رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ کیا آپ اپنے بچوں کو پیار کرتے ہیں؟ ہم تو کبھی اُنکو پیار نہیں کرتے آن حضرت نے فرمایا کہ اسمیں میرا کیا اختیار ہے کہ اللہ تعالےٰ نے تمہارے دل سے رحم کو نکال لیا۔

١٩٢ (عن ابی هريرة) قبّل رسول الله صلى الله عليه وسلم حسن بن علي وعنده الاقرع بن حابس التميمي جالس فقال الاقرع ان لي عشرة من الولد ما قبلت منهم احدا فنظر اليه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال من لا يَرحَم لا يُرحَم۔

١٩٢ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امام حسن علیہ السلام کو پیار کیا اُس وقت اقرع بن حابس موجود تھے اُنہوں نے عرض کیا کہ میرے دس بچے ہیں لیکن میں نے کسیکو پیار نہیں کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ جو شخص رحم نہیں کرتا اُسپر رحم نہیں کیا جاتا۔

فضل البنات والاخوات والابناء

١٩٣- (عن عقبة بن عامر، قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من كان له ثلاث بنات و صبر عليهن وكساهن من جدته كن له حجابا من النار

١٩٣- عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جس شخص کے تین لڑکیاں ہوں اور وہ انپر صبر کرے اور اپنی جد وجہد سے انکو کپڑا پہنائے آتش دوزخ سے وہ اسکے لئے حجاب ہونگی

١٩٤ (عن ابن عباس، عن النبي صلى الله عليه وسلم ما من مسلم تدركه ابنتان فيحسن صحبتهما الا ادخلتاه الجنة

١٩٤- ابن عباس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ کوئی مسلمان جس کے دو لڑکیاں ہوں اور وہ انسے اچھی طرح پیش آتا ہو اسکو جنت میں داخل نہ کریں۔

١٩٥ (عن جابر بن عبد الله) قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كان له ثلاث بنات يؤويهن ويكفيهن ويرحمهن فقد وجبت له الجنة البتة فقال رجل من بعض القوم وثنتين يا رسول الله قال وثنتين

١٩٥ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسکے تین لڑکیاں ہوں اور وہ انپر رحم کرے انکے اخراجات برداشت کرے اور مہربانی سے پیش آئے اسکے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے حاضرین میں سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر دو لڑکیاں ہوں آپنے فرمایا کہ دو بیٹیوں کیلئے وہی مہربانی اور رحم کرنے سے بھی جنت واجب ہو جاتی ہے

١٩٦- (عن ابی سعید الخدری) ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا یکون لاحد ثلاث بنات او ثلاث اخوات فیحسن الیهن الا دخل الجنة

١٩٦- ابی سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جس شخص کے تین بیٹیاں یا بہنیں ہوں اور وہ انکے ساتھ اچھی طرح پیش آئے تو وہ جنت میں داخل ہوگا

١٩٧- (حدث موسی ابن علی عن ابیه) ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لسراقة بن جعشم الا ادلک علی اعظم الصدقة او من اعظم الصدقة قال بلی یا رسول الله قال ابنتک مردودة الیک لیس لها کاسب غیرک۔

ادب المفرد

١٩٧- موسی ابن علی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سراقہ بن جعشم سے فرمایا کہ میں تجھکو سب سے بڑا صدقہ بتا دوں؟ یا فرمایا بڑے صدقات میں سے انہوں نے عرض کیا بیشک اپنے فرمایا کہ وہ تمہاری بیٹی ہے کہ تمہاری طرف لوٹا دی گئی ہو۔ اور سوائے تمہارے کوئی اُسکے لئے کمانیوالا نہو۔

١٩٨- (مقدام بن معدیکرب) انه سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ما اطعمت نفسک فهو لک صدقة وما اطعمت ولدک فهو لک صدقة وما اطعمت زوجک فهو لک صدقة وما اطعمت خادمک فهو لک صدقة

١٩٨- مقدام بن معدیکرب سے روایت ہے کہ انہوں نے سنا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جو تم اپنے آپ کو کھلاؤ وہ تمہارے لئے صدقہ ہے جو اپنی اولاد کو وہ بھی صدقہ۔ اور اپنی بیوی کو کھلاؤ وہ بھی صدقہ ہے اور جو اپنے خدام کو کھلاؤ وہ بھی صدقہ ہے۔

١٩٩ (عن الزہری، نھی اللہ ان تضار الوالدۃ بولدھا وذلک بعد ان تقول الوالدۃ لست مرضعتہ وھی امثل لہ غذاء او اشفق علیہ وارفق بہ من غیرھا فلیس لھا ان تابی بعد ان یعطیھا من نفسہ ما جعل اللہ علیہ ولیس للمولود لہ ان یضار بولدہ والدۃ فیمنعھا ان ترضعہ ضرارا لھا الی غیرھا فلا جناح علیھما ان یسترضعا عن طیب نفس الوالد والوالدۃ فان ارادا فصالا فلا جناح علیھما بعد ان یکون ذلک عن تراض منھما وتشاور

بخاری شریف

١٩٩ - زہری سے روایت ہے کہ اللہ تعالی نے منع فرمایا ہے کہ ماں کو بچے کی وجہ سے نقصان نہ پہنچایا جائے اور یہ جب کہ والدہ بچے کو دودھ پلانے سے انکار کرے حالانکہ وہ بچے کے لئے سب سے بہتر غذا ہے اُسپر سب سے زیادہ شفیق اور مہربان ہے عورت کو بھی مناسب نہیں کہ وہ دودھ پلانے سے انکار کرے جب اُسکا وہ حق ادا کر دیا جائے جو اللہ تعالی نے اسکے لئے مرد پر مقرر کیا ہے اور مرد کو بھی یہ نہیں چاہیے کہ اولاد کی وجہ سے اُسکی ماں کو ضرر پہنچائے اور اسکو تکلیف دینے کے لئے دودھ پلانے سے منع کرے اگر والدین اپنی خوشی سے دودھ پلوانا چاہیں تو کچھ حرج نہیں - اگر ماں باپ دونوں قبل از وقت اُسکا دودھ چھوڑانا چاہیں تو بھی کچھ نہیں ہے - اگر دونوں کی رضامندی اور مشورہ سے ہو -

باب النذر

٢٠٠ (عن عبد اللہ بن عمر، عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال النذر لا یقدم شیئا ولا یؤخرہ وانما یستخرج بہ من البخیل -

٢٠٠ - عبد اللہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نذر کسی چیز کو مقدم کر سکتی ہے نہ مؤخر - البتہ اسکے بہانہ سے بخیل سے کچھ نکال لیا جاتا ہے

۲۰۱ - (عن ابی ہریرۃ، ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تنذروا فان النذر لا یغنی من القدر شیئا و انما یستخرج بہ من البخیل

مسلم

۲۰۱ - ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نذر نہ کرو کہ نذر تقدیر سے مستغنی نہیں کر سکتی اس سے تو بخیل سے کچھ نکال لیا جاتا ہے

۲۰۲ - (عن انس، ان النبی صلعم رای شیخا یھادی بین ابنیہ فقال مابال ھذا قالوا نذر ان یمشی قال ان اللہ تعالے عن تعذیب ھذا نفسہ لغنی وامرہ ان یرکب -

مسلم

۲۰۲ - انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شیخ کو دیکھا کہ اپنی دونوں بیٹوں کے بیچ میں ٹیک لگا کر جا رہا تھا آپنے پوچھا اسکا کیا حال ہے کہا گیا کہ اس نے پیدل چلنے کی نذر کی ہے آپنے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو اسکی تکلیف دینے کی ضرورت نہیں ہے اور اسکو سوار ہونیکا حکم دیا -

۲۰۳ - (عن عائشہ، ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من نذر ان یطع اللہ فلیطعہ و من نذر ان یعصیہ فلا یعصیہ

خیر المواعظ ۲۱۵

۲۰۳ - حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اللہ کی عبادت کرنیکی نذر کی ہو اسے پورا کرے اور جس نے گناہ کرنے کی نذر کی ہو تو گناہ نہ کرے -

باب النسیئۃ ۳۰

النسیئۃ نقل الحدیث علی جھۃ النساء

٢٠٤۔ وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ۝

۲۰۴ اور ایک دوسرے کی ٹٹول میں نہ رہا کرو اور نہ تم میں سے ایک کو ایک پیٹھ پیچھے برا کہے۔

٢٠٥ وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ ۝ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍ بِنَمِيْمٍ ۝ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ۝ عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ ۝ اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِيْنَ ۝

۲۰۵ اور تم (اے پیغمبر) کسی (ایسی نابکار) کے کہے میں (بھی) نہ آجانا جو بہت قسمیں کھاتا ہے اور آبرو باختہ ہے (لوگوں پر) آوازے کسا کرتا ہے (ادھر کی اُدھر اُدھر کی ادھر) چغلیاں لگاتا پھرتا ہے اچھے کاموں سے (لوگوں کو) روکتا ہے حد (بندگی) سے بڑھ گیا ہے بد ہے۔

٢٠٦ (عن حذيفة) قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول لا يدخل الجنة قتات

مشکوٰۃ

۲۰۶ حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چغلخور بہشت میں داخل نہیں ہوگا۔

٢٠٧ (عن اسماء بنت يزيد) قال النبي صلى الله عليه وسلم الا اخبركم بخياركم قالوا بلى قال الذين اذا رأوا ذكر الله افلا اخبركم بشراركم قالوا بلى قال المشاؤن بالنميمة المفسدون بين الاحبة الباغون البراء العنت

مشکوٰۃ

۲۰۷ اسماء بنت یزید کہتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں نہ بتا دوں کہ تم میں سب سے بہتر کون لوگ ہیں صحابہ نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ آپنے فرمایا کہ وہ لوگ ہیں کہ اُنکو دیکھکر خداتعالیٰ یاد آجائے پھر فرمایا کہ کیا یہ بھی نہ بتا دوں کہ تم میں برے کون ہیں اُنہوں نے کہا ہاں آپنے فرمایا کہ چغلخوری کرنیوالے بھائیوں میں فساد ڈلوانے والے بغاوت کرنیوالے فسق و فجور کرنیوالے

٢٠٨ (عن انس) عن النبي صلى الله

۲۰۸ حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ

عليه وسلم قال المستبان ما قالا
فعلى البادي حتى يعتدي المظلوم
وقال النبي صلعم اتدرون ما العضة
قالوا الله ورسوله اعلم قال نقل الحديث
من بعض الناس الى بعض ليفسدوا
بينهم وقال النبي صلعم ان الله
عز وجل اوحى الي ان تواضعوا ولا
يبغ بعضكم على بعض

ادب المفرد

نے فرمایا کہ گالم گلوچ کرنیوالوں سے جو کچھ کہا اُسکا
گناہ آغاز کرنے والے پر ہے جبتک مظلوم حد
سے تجاوز نکرے اور رسول اللہ نے فرمایا کہ تم
جانتے ہو کہ چغلخوری کیا ہے اُنہوں نے عرض کیا کہ
اللہ اور اسکا رسول ہی خوب جانتے ہیں آپنے فرمایا کہ
لوگوں میں فساد ڈالنیکی غرض سے ایک بات دوسرے
تک پہنچانا۔ اور فرمایا کہ خدائے عز وجل نے مجھپر وحی
بھیجی ہے کہ تم آپس میں تواضع اور فروتنی اختیار کرو
اور ایک دوسرے پر ظلم نکرو۔

۲۰۹ قال النبي صلى الله عليه
وسلم شرار عباد الله المشاؤون
بالنميمة المفرقون بين الاحبة

احیا جلد دوم

۲۰۹ فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
اللہ تعالیٰ کے بُرے بندے وہ ہیں جو چغلی
کھاتے پھریں اور دوستوں میں جدائی
ڈالیں۔

باب النكاح

۲۱۰ وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ
حَتّٰى يُؤْمِنَّ ۭ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ
خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ
اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ

۲۱۰ اور مشرک عورتیں جب تک ایمان
نہ لائیں اُنسے نکاح نکرو اور شرک کرنیوالی عورت
کیسی ہی تمکو بھلی (کیوں نہ) لگے اُس سے مسلمان
لونڈی بہتر اور مشرک جب تک ایمان

حَتّٰی یُؤْمِنُوْا ؕ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَیْرٌ مِّنْ مُّشْرِکٍ وَّلَوْ اَعْجَبَکُمْ ؕ اُولٰٓئِکَ یَدْعُوْنَ اِلَی النَّارِ ۚۖ وَاللّٰہُ یَدْعُوْٓا اِلَی الْجَنَّۃِ وَالْمَغْفِرَۃِ بِاِذْنِہٖ ۚ وَیُبَیِّنُ اٰیٰتِہٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّھُمْ یَتَذَکَّرُوْنَ ۝

سورہ بقر رکوع ۲۶

نہ لے آئیں اپنی عورتیں اُن کے نکاح میں نہ دو اور مشرک تمکو کیسا ہی بھلا (کیوں نہ) لگے اُس سے مسلمان غلام بہتر ہے یہ مشرک تو (لوگوں کو) دوزخ کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ اپنی عنایت سے بہشت اور مغفرت کی طرف بلاتا ہے اور اپنے احکام لوگوں سے کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ وہ ہوشیار رہیں۔

۲۱۱ وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتٰمٰی فَانْکِحُوْا مَا طَابَ لَکُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَۃً اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ ؕ ذٰلِکَ اَدْنٰٓی اَلَّا تَعُوْلُوْا ؕ

۲۱۱ اگر تمکو اسبات کا اندیشہ ہو کہ یتیم لڑکیوں (کے بارے) میں انصاف قائم نہ رکھ سکوگے تو اپنی مرضی کی مطابق دو دو تین تین یا چار چار عورتوں سے نکاح کرلو لیکن اگر تمکو اسبات کا اندیشہ ہو کہ (کئی بیبیوں میں) برابری (کیساتھ نباہ) نکرسکوگے تو (اس صورت میں) ایک ہی بی بی کرنا، یا جو (لونڈی) تمہارے قبضے میں ہو اُسی پر قناعت کرنا، نا منصفانہ برتاؤ سے بچنے کے لئے یہ تدبیر زیادہ تر قرین مصلحت ہے

ملہ چونکہ متمدن قوموں میں ایک سے زیادہ شادی کرنے کا رواج نہیں اِس لئے بعض تعلیم یافتہ لوگ اسکو بھی خلاف قوانین فطرت خیال کرتے ہیں اور اُس کی ماہیت پر غور نہیں کرتے ہیں مگر ہم جب قانون فطرت پر نظر ڈالتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ارتباط نر و مادہ کی صرف چار قسمیں ہیں ایک یہ کہ صرف ایک نر اور صرف ایک ہی مادہ ملکر بطور جوڑے کے رہیں اور جن حیوانات کو اس طرح رکھنا منظور تھا اللہ تعالیٰ نے

۲۱۲- وَاَنكِحُوا الاَيَامٰى مِنكُم وَالصّٰلِحِينَ مِن عِبَادِكُم ‏ ۲۱۲ اور اپنی رانڈوں کا نکاح کر دو اور اپنے غلاموں اور لونڈیوں سے بھی اُنکے جو نیکبخت ہوں

بقیہ صفحہ ۷۲ اُنکی پیدائش اِسی قسم کی رکھی ہے۔ کہ اُنکی مادہ ہمیشہ دو انڈے دیتی ہے اور اُس سے دو بچے نکلتے ہیں ایک نر ہوتا ہے اور ایک مادہ۔ جیسے کبوتر وغیرہ - دوسرے یہ کہ ایک نر اور چند مادہ اُنکی دو قسمیں ہیں۔ ایک یہ کہ مادہ کی حد معین ہو جیسے (ساٹ سکھی کا لی) کہ اِسکی مادہ ہمیشہ سات انڈے دیتی ہے جنمیں سے چھ مادہ اور ایک نر ہوتا ہے دوم کوئی حد معین نہو جیسے مرغ کہ اُسکے انڈوں کی کوئی تعداد خاص نہیں اور نہ یہ معلوم ہوا کہ اِسکے انڈوں میں فیصدی کسقدر بچے نر پیدا ہوتے ہیں اور کتنے مادہ البتہ یہ ضرور ہے کہ نر کم پیدا ہوتے ہیں اور مادہ زیادہ -

سوم وہ جنکے چند نر اور ایک مادہ اِس قسم کے جانوروں میں (ٹرمایٹ) ایک جانور ہے جو اہرکیہ میں پایا جاتا ہے
چہارم غیر معین جنمیں کوئی قاعدہ معین نہیں کہ ایک نر کے لئے کتنی مادہ ہوں جو جانور اِس قسم کے ہیں اُنمیں کوئی قاعدہ معین نہیں کہ فیصدی کتنے نر اور کتنی مادہ پیدا ہوں - گھوڑا بیل۔ انسان وغیرہ اِسی مد میں داخل ہیں انسانکی پیدائش میں اب تک کوئی قاعدہ ایسا نہیں معلوم ہوا کہ فیصدی کتنے مرد پیدا ہوتے ہیں - اور کتنی عورتیں - مگر مردم شماری سے اسقدر ضرور پتہ چلتا ہے کہ عورتوں کی پیدائش مردوں سے زیادہ ہوتی ہے جس سے صاف یہ واضح ہوتا ہے کہ قدرت کا یہ منشا ہرگز نہیں کہ محض ایک مرد اور ایک ہی عورت عورت ملکر بسر کریں بلکہ کثرت پیدائش نسواں اسکی خاص دلیل ہے کہ اگر ضرورت پیش آئے تو ایک سے زیادہ شادی ممکن ہو اور یہہ عین منشاء اسلام کے موافق ہے کہ بعض شرائط کے ساتھ دوسرے نکاح کی اجازت دی گئی ہے -

اور اُسکو ایسا مضبوط کر دیا ہے کہ جو شخص ٹھیک اسلام کا پابند ہو وہ بدون کسی مجبوری اور خاص ضرورت کے ایسی سخت شرط کی پابندی جیسے کہ عدل ہے اپنے سر پر نہیں لے سکتا۔ اور باوجود اِس کے عورت کو حق دیا گیا ہے - کہ وہ ناراض ہو تو خلع کی خواہش کر سکتے ہیں۔

مصر کے مشہور پرچے المنار کے صیغہ مراسلات میں اِس امر پر نہایت عمدہ بحث کی گئی ہو جسکا ترجمہ جسٹ ذیل ہے

وَ اِمَآئِکُمۡ اِنۡ یَّکُوۡنُوۡا فُقَرَآءَ   اگر یہ لوگ محتاج ہونگے تو اللہ اپنے فضل سے

بقیہ صفحہ ۳۰ ۔ نجیب آفندی ایک مصری طالب علم نے، جو امریکہ میں ڈاکٹری پڑھتا ہے، ہمکو مندرجہ ذیل خط لکھا ہے ۔

مجھسے امریکہ کے اکثر علماء و ڈاکٹر آیہ شریفہ فَانۡكِحُوۡا مَا طَابَ لَكُمۡ مِّنَ النِّسَآءِ مَثۡنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ فَاِنۡ خِفۡتُمۡ اَلَّا تَعۡدِلُوۡا فَوَاحِدَةً ۔ کے معنی دریافت کرتے رہتے ہیں ۔ اور یہ دریافت کرتے ہیں کہ مسلمان چار بیبیاں کس طرح رکھ سکتے ہیں ۔

میں اپنی سمجھ، لیاقت، استعداد کے موافق اپنے مذہب مقدس کی طرف سے اُن کو جواب دیتا ہوں کہ قرآن شریف میں ایک سے زیادہ نکاح کرنیکے لئے عدل کی قید لگادی گئی ہے، اور عدل دو بیبیوں میں بھی محال ہے، اس لئے کہ جب کوئی شخص نئی شادی کرتا ہے تو پہلی (بی بی) سے کچھ کراہیت ضرور پیدا ہو جاتی ہے، پھر عدل کیسے ہو سکتا ہے ۔ اور اللہ تعالےٰ نے عدل کی شرط لگائی ہے ۔ اس لئے ایک ہی شادی کرنا بہتر اور احسن و اولی ہے، اس جواب سے بعض کی تسکین بھی ہو جاتی ہے، مگر میں ملتجی ہوں کہ جناب مفصل اور مدلّل طور پر تحریر فرمائینگے کہ جو لوگ تین چار بیبیاں کر لیتے ہیں اُنکی نسبت آپکا کیا خیال ہے ۔

جواب ۔ یورپ والوں کا گروہ کثیر تعدّد ازدواج کی اجازت کو اسلام پر ایک بہت بڑا اعتراض خیال کرتا ہے، محض اپنے رسم و رواج اور مذہبی تقلید کی وجہ سے، اور نیز اسلئے کہ اُنکے ہاں عورتوں کی غایت درجہ تعظیم کیجاتی ہے، اور وہ اُن مسلمانوں کے حالات سُنتے رہتے ہیں، جو محض خواہشات نفسانی کی وجہ سے ایک سے زیادہ نکاح کر لیتے ہیں، اور اُن قیود اور شرائط کا خیال نہیں کرتے، جسکے ساتھ خدا تعالےٰ نے اس اجازت کو مشروط کر دیا ہے، اور نیز وہ دیکھتے ہیں کہ ایک سے زیادہ نکاح کرنے میں انتظام خانہ داری میں کسقدر ابتری ہو جاتی ہے، اور جسکے چند بیبیوں سے اولاد ہو جاتی ہے ۔ وہ آپس میں بغض عداوت اور کینہ رکھتی ہے مگر ایک حکیم کے لئے جو بڑے بڑے تمدنی مسائل پر بحث کرتا ہے، اس سب سے بڑے تمدنی مسئلے پر رائے قائم کرنے کے لئے صرف اسیقدر وجوہ کافی نہیں ہیں، بلکہ اُسپر رائے قائم کرنیسے پہلے اُسکو ضرور ہے کہ مردوں اور عورتوں کے قوائے طبعی و میلان فطری پر نظر کرے کہ اُن میں باہمی کیا مناسبت ہے، اور ازدواج یعنی نکاح سے کیا مقصود

يُغْنِيْهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ	اُن کو غنی کر دے گا۔ اور اللہ گنجایش والا (اور سب کے حال سے) واقف ہے۔

سورہ نور رکوع چہارم

بقیہ صفحہ ۷۴ اُنکی تعداد از روے مردم شماری کے کیا ہے؟ تدبیر منازل کی ضرورتیں کس امر کی مقتضی مرد عورتونکی ضروریات کے متکفل ہیں یا عورتیں انکی ضروریات کی؟ اور زوجین میں سے کسکو کہانتک اپنے نفس پر استقلال اور بھروسہ رکھنے کی قوت اور طاقت ہے؟ اور انسانی ابتدائی تاریخ پر بھی نظر ہونی چاہیئے، تاکہ معلوم ہو جاسکے کہ کیا انسان اپنی ابتدائی حالت میں بھی ایک ہی زوجہ پر کفایت کرتا تھا؟ اِن تمام امور پر غور کرنے کے بعد دیکھنا چاہیئے کہ قرآن شریف نے مسئلہ تعدد ازدواج ایک امر لازمی مذہبی قرار دیا ہے؟ یا ضرورت کے وقت بعض شروط کے ساتھ صرف مباح کر دیا ہے؟

اے عالمان علم طبعیات، تم مرد و عورت کی طبایع کے فرق کو سب سے بہتر جانتے ہو کہ اُن میں کسقدر تباین ہے، ہم مجملاً کہہ سکتے ہیں کہ مرد کو طبعاً عورت کی طرف زیادہ میلان ہے بہ نسبت اسکے کہ جسقدر عورت کو مرد کی طرف ہے۔ ایسے عنین مرد بہت کم ہوتے ہیں، جنکو عورت کی طرف میلان نہو۔ مگر عورتیں ایسی بہت ہوتی ہیں، جنکو مرد کی طرف رغبت نہیں ہوتی۔ اور اگر عورت کو کسی مرد کی نظر میں عزت و وقار اور انس صحبت پیدا کرنیکا طبعی میلان اور شوق نہوتا۔ تو زاہدہ عورتیں جسقدر اب پائی جاتی ہیں۔ اُس سے دس گنی زیادہ مل سکتیں۔

عورت کا یہ میلان خاطر جو مرد کی طرف ہے وہ اُن کی خواہشات توالد و تناسل سے بالکل مختلف ہے، جو مرد اور عورت میں یکساں پائی جاتی ہیں۔ یہی میلان خاطر ایک پیر زال کو، جو نکاح کی کسی طرح بھی قابلیت نہ رکھتی ہو، مثل نو جیز نا کتخدا لڑکیوں کے اپنے آپ کو آراستہ و پیراستہ رکھنے پر آمادہ کرتا ہے۔

اسکا بڑا سبب میرے نزدیک یہی ہے کہ صدیوں اور قرنوں سے عورتوں کے دل اور ذہن میں یہ بات بیٹھ گئی ہے کہ اُن کو مردوں کی حمایت اور کفالت کی کسقدر ضرورت ہے اور یہ کہ

بقیہ صفحہ ۷۵ مرد اُن کے حال پر اُسی نسبت سے عنایت اور مہربانی کرتے ہیں۔ جتنی کہ اُن کے دلوں میں اُنکی قدر اور جگہ ہوتی ہے، اور اِس ضرورت کو اُنہوں نے ابتدائی صدیوں ہی میں محسوس کرکے اُسپر عمل کرنا شروع کردیا تھا، اور اب یہہ اُن میں ایک موروثی ملکہ ہوگیا ہے، یہاں تک کہ عورت کو مرد سے خواہ کسیقدر تنفر اور بغض ہو، لیکن یہہ خیال کہ مرد اُس سے اعراض کرتا ہے، اور اُسکی قدر نہیں کرتا، اُسے تکلیف بھی دیتا ہے اور یہہ بھی اُنکو تکلیف پہنچاتا ہے کہ کوئی مرد خواہ وہ شیخ فانی، یا زاہد، پارسا، راہب ہی کیوں نہو، عورتونکی طرف مائل نہو، اور انکا سحر اور جادو یا منتر اس پر اثر نہ کرے۔

خلاصہ یہہ ہے کہ مردوں میں اپنی نسل کے جاری اور قائم رکھنے کی خواہش عورتوں سے زیادہ اور قوی ہوتی کہ خدا تعالےٰ نے مرد عورت کو جوڑا بنایا ہے، اور ایک کو دوسرے کے ساتھ ملکر رہنے کی خواہش جو نکاح کا اصلی سبب ہے، ہر ایک طبیعت میں رکھی ہے، اُس میں حکمت یہی ہے کہ اُن کی نسل چلے، اور نوع انسان دنیا میں قائم رہے، جس طرح کہ خواہش طعام (بھوک) محض اِس لئے رکھی گئی ہے کہ ہیئت شخصی قائم رہ سکے۔

انسان کی طبعی عمر سو برس کی قرار دی گئی ہے۔ لیکن عورت نصف عمر طبعی یعنی پچاس برس تک نسل کے کام کی رہتی ہے، اور حمل وغیرہ کی وجہ سے اُس کی قوت کم ہو کر اکثر پچاس سال کی عمر میں ایام معمولی بند ہو جاتے ہیں، اور بیضہائے تناسل اسکے رحم میں پیدا ہونے منقطع ہوجاتے ہیں، جسکی تفصیل سے اطبا اور ڈاکٹر اچھی طرح واقف ہیں، پس اگر مرد کو ایک سے زیادہ شادی کرنیکی اجازت نہ دی جاے، تو اُسکی عمر طبعی کا نصف حصہ بیکار ہو جاتا ہے اور بقاے نسل میں جو ازدواج کا مقصود ہے، کچھ کارآمد نہیں ہو سکتا۔

بعض حکماے فرانس نے اِس بارے میں غور کیا ہے، اور بیان کیا ہے کہ اگر ہم ایک مرد کو سو عورتوں کے ساتھ ایک سال تک رکھیں، تو ہم سال بھر کے بعد نوع انسانی میں سو کے اضافے کی

توقع کر سکتے ہیں، لیکن اگر شوہر دو نکو ایک عورت کے ساتھ رکھیں تو زیادہ سے زیادہ ایک انسان کے اضافے کی توقع کر سکتے ہیں، اور غالب یہہ ہے کہ ایک کی بھی توقع نہ رکھنی چاہیئے - جو لوگ بقاؤ ترقی نوعِ انسانی کا خیال کرتے ہیں وہ اِس امر کو وقعت کی نگاہ سے دیکھینگے -

اکثر ممالک میں عورتوں کی پیدائش مردوں سے زیادہ ہے - اور مردوں کو باوجود قلت پیدائش کے فوجی مشاغل اور لڑائیاں اور نان نفقہ کا متحمل ہونیکی استطاعت نہ رکھنا جو طبعاً و عرفاً عموماً اُنکے ذمہ ہے، ایسے بہت سے اُمور پیش آتے رہتے ہیں، جو ازدواج کے مانع ہیں -

پس اگر اُن مردوں کو جو ایک سے زیادہ عورتوں کے متکفل ہو سکتے ہیں، اُسکی اجازت نہو تو گروہ کثیر عورتوں کا معطل رہا جاتا ہے اور نسل کی افزائش اور بقا میں جو توقعات قوم اور نیچر یعنی فطرت اُنسے رکھتی ہے وہ سب بیکار ہو جاتی ہیں اور ترقی نسل انسانی میں خلاف مقتضائی فطرت کے کمی واقع ہوتی ہے اور طبعی خواہشات کے روکنے سے جسمانی، روحانی، عقلی امراض ایسے پیدا ہو جاتے ہیں، جنکے سبب سے یہہ مسکین عورتیں قوم کے حق میں بجائے انعام الٰہی ہونیکے قوم پر ایک بارِ ناگوار ہو جاتی ہیں، یا اپنی عزت و آبرو کو برباد کرکے اور عفت و عصمت کو خیرباد کہکر فواحش میں منہمک ہو جاتی ہیں، خصوصاً جبکہ وہ نادار اور مفلس ہوں، اور کوئی اُن کے بار کا متحمل نہو، ایسی حالت میں جو صورتیں پیش آسکتی ہیں، ہر سمجھدار شخص اُسکا تصور کر سکتا ہے یہہ مصائب آج کل یورپ میں خصوصاً فرانس میں اسقدر عام ہو گئے ہیں کہ بڑے بڑے عقلاء اُس پر غور کر رہے ہیں، اور بعض نے صاف طور پر کہدیا ہے کہ اِسکا صرف ایک ہی علاج ہے اور وہ تعدد ازدواج ہے، عجیب بات یہہ ہے کہ ایک سے زیادہ انگلش لیڈیوں نے اپنی یہی رائے قائم کی ہے جسکو ہمنے المنار کی چوتھی جلد کے صفحہ ۱۴۳ میں نقل کیا ہے، یہہ امر اسوجہ سے زیادہ تعجب خیز ہے کہ عورتیں بالطبع نکاح ثانی کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہیں اور محض اپنی رغبت طبیعت اور خواہش دلی کی وجہ سے اُسکو بُرا کہتی ہیں، مصلحت اور ضرورت پر خیال نہیں کرتیں -

اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ط — تو انکو (دوسرے) شوہروں کے ساتھ نکاح کر لینے سے نہ روکو

اب ہمکو زوجین کی معیشت پر خیال رجوع کرنا چاہیئے' مقتضائے عقل و فطرت یہی ہے کہ مرد کو عورت کے اخراجات کا متکفل اور گھر کا سردار ہونا چاہیے' کیونکہ وہ اپنی جسمانی قوت اور عقل سلیم کی وجہ سے معاش پیدا کرنے اور دشمنوں کے دفع کرنے پر زیادہ قادر ہے بہ نسبت عورتوں کے' اور یہی معنی ہیں اللہ تعالیٰ کے اس قول کے اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَا اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ط اور عورتوں کی نرم دلی اور صبر و سکون کی عادت کے سبب یہی مناسب ہے کہ وہ گھر کے انتظام اور اولاد کی پرورش میں مشغول رہیں' بیان کو زیادہ واضح کرنے کے لیئے فرض کرو کہ جس طرح بہت سے گھروں کا مجموعہ ملکر بڑی سلطنت ہو جاتی ہے اسی طرح ایک گھر بھی چھوٹی سی سلطنت ہے جسمیں وزارتِ داخلی اور وزارتِ معارف کی خدمت عورت کے سپرد ہے' اور ریاست عامہ کے ساتھ وزارت مالی و جنگی و خارجی وغیرہ کا کام مرد سے متعلق رہتا ہے' جب کہ انتظام فطرت کا مقتضا یہی ہے کہ عورت گھر میں رہے' اور اُسکے اعمال کا دائرہ گھر کے اندرونی انتظامات اور تربیتِ اولاد پر منحصر ہو کیونکہ ایک تو فطرۃً اُسکی طبیعت ضعیف ہے اور اُسپر حمل اور ولادت اور تربیتِ اطفال وغیرہ ایسے اسباب پیش آتے رہتے ہیں' جنکی وجہ سے اُسکا بار مرد پر رکھا گیا ہے' پس ایسی حالت میں مستقل طور پر اکتساب معاش کی خدمت و سیاست عامہ کی کلفت اُسکے ذمہ رکھنی صریح زیادتی ہے۔

پس جب یہ ظاہر ہو گیا کہ عورت کے لیئے ضرور ہے کہ اُسکا متکفل کوئی مرد ہوا کرے اور مرد عورتوں پر حاوی رہیں' تو ہمکو اسوقت کیا کرنا چاہیئے' جبکہ عورتوں کی تعداد مردوں سے زیادہ بڑھ جائے خصوصاً جنگہائے عظیم کے بعد جنمیں مرد ہلاک ہو جاتے ہیں'

اور ایک گروہ عظیم عورتوں کا باقی رہجاتا ہے کہ جنکا کوئی والی وارث اور خبر گیراں نہیں ہوتا پس ایسے وقت میں کیا یہ امر مناسب نہیں کہ مردوں کو ایک سے زیادہ شادی کرنیکی اجازت دیدی جاسے

جب تاریخ پیدایش انسانی پر غور کیا جاسے اور خاندانوں کی ابتدائے حالات نکاح وازدواج کے بارے میں مطالعہ کئے جائیں، تو معلوم ہو گا کسی گروہ میں کوئی مرد بھی ایک عورت پر اکتفا نہیں کرتا تھا، جیسے اکثر حیوانات ایک مادہ پر اکتفا نہیں کرتے، یہ ثابت ہو چکا ہے کہ وحشی قبائل میں عورتیں مال مشترک خیال کی جاتی تھیں، اور محض تراضی طرفین باہمی مواصلت کے لئے کافی وجہ خیال کی جاتی تھی اور خاندان کی سرپرست والدہ سمجھی جاتی تھی، نہ کہ والد، اسلئے کہ اکثر صورتوں میں باپ کا حال معلوم نہیں ہوتا تھا، جسقدر انسان ترقی کرتا گیا، اِس طریقے کی برائی سے واقف ہوتا گیا، اور اختصاص کیطرف قدم بڑھاتا گیا، ابتداءً یہ قید ہوئی کہ ایک قبیلہ کی عورتیں صرف اُسی قبیلہ کے مردوں کے لئے مخصوص، دوسرے قبیلے سے تعلق نہ رکھیں، پھر اور ترقی ہوئی، اور ایک مرد کے لئے چند عورتیں، جنکی کوئی حد معین نہ تھی مخصوص ہونے لگیں، اسوقت خاندانوں کی صورت میں ایک جدید دور شروع ہوا کہ مرد یعنی باپ تمام خاندان کا سرپرست اور اصل اصول قرار پایا، جیسا کہ جرمن اور انگلستان کے علمائے متاخرین نے اپنی تاریخ العائلات میں بیان کیا ہے۔ علمائے فرانس نے اسی سے یہ رائے قایم کی ہے، کہ ترقی کا انتہائی درجہ یہ ہے کہ ایک مرد کے لئے ایک ہی بیوی ہو، اور یہ امر مسلم ہے کہ اصل نظام خانہ داری اسی پر قایم ہونا چاہئے، لیکن اگر ایسی صورت پیش آجائے تو اُسکی نسبت کیا کہا جاسکتا ہے، ہمکو بتاؤ ہ کیا مردوں نے اِس خصوصیت کو پسند کیا ہے؟ یا دنیا کی قوموں میں سے کسی قوم نے آجتک ایک نکاح پر قناعت کی ہو؟

وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّ ذُرِّيَّةً ؕ ہمنے اُنکو بیبیاں بھی دیں اور اولاد بھی دی۔

کیا یورپ میں فی لاکھ ایک مرد ایسا موجود ہے، جو زنا کا مرتکب نہیں ہوا؟ ہرگز نہیں، مرد اپنی فطرت اور اُن ملکات کے اقتضا سے جو اًعَنْ جَدٍّ اُس تک پہنچے ہیں، ایک عورت پر اکتفا نہیں کر سکتا کہ ایک عورت ہر وقت اِس امر کی قابلیت نہیں رکھتی کہ مرد اُسکے ساتھ قربت کرے، نہ ہر وقت اُسمیں یہ قابلیت ہوتی ہے کہ اِس قربت کا ثمرہ اور فائدہ حاصل ہو۔ پس جو ضرورت قربت کے لئے داعی ہے، وہ مرد میں کسی خاص وقت پر منحصر نہیں ہوتی۔ لیکن اُسکا قبول کرنا عورت کے لئے بعض اوقات ممکن ہے، اور بعض اوقات میں ناممکن، پس عورت میں مرد کے قبول کرنے کا طبعی اقتضا اُسوقت ہوتا ہے جبکہ وہ حیض سے پاک ہو۔ لیکن حیض کی اور حمل کی حالت میں اُسکی طبیعت اُسکو قبول نہیں کر سکتی۔

میں خیال کرتا ہوں کہ اگر عورتوں کو مردوں کی رضامندی اور اُنکی نظروں میں عزت حاصل کرنے کا خیال نہ ہوتا، تو عورتیں اکثر ایام طہر میں بھی جنمیں وہ نطفے کے برقرار رہنے کی قابلیت رکھتی ہیں، مردوں سے انکار کرتیں، اِس بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ مرد کا ایک عورت پر اکتفا کرنا اِس امر کو مستلزم ہے کہ وہ ایک زمانہ دراز تک عورت کی قربت سے باز رکھا جاوے جبکہ وہ اُسکے قبول کرنے کے لئے مستعد نہیں ہوتی، یعنی ایام حیض اور حمل وغیرہ میں وہ مرد کے پاس جانے سے کراہیت زیادہ کرتی ہے اور ایام رضاعت اور آخر ایام طہر میں کم، اور حسب حالات اِسمیں کمی بیشی بھی ہوتی ہے۔

لیکن عورت کو ایک مرد پر اکتفا کرنے میں کوئی طبعی امر یا مصالح ابقائے نسل مانع نہیں کیونکہ اسلئے کوئی وقت ایسا نہیں ہے کہ عورت مرد کے پاس جانیکے لئے مستعد ہو اور مرد اُسکے لئے آمادہ نہ ہو۔

مرض کا ذکر ہم نہیں کرتے کہ اُسمیں دونوں مساوی ہیں اور ایک کے مریض ہونے کی حالت میں دوسرے کو تیمارداری وغیرہ کا شغل ازروے حقوق زوجیت کے پیدا ہو جاتا ہے

بعض محققین یورپ نے لکھا ہے کہ وحشی قبائل میں یہ رواج کہ ایک عورت کے چند

شوہر ہوں، صرف اسلئے تھا کہ دختر کشی کیوجہ سے عورتوں کی تعداد نہایت کم ہو جاتی تھی

اب ہمکو دیکھنا چاہیئے کہ اسلام سے پہلے عرب کا کیا حال تھا، معلوم ہوتا ہے کہ تمدن اُن میں اسقدر ترقی کر گیا تھا کہ شرعی نکاح اصل اصول خانہ داری قرار پا چکا تھا، اور مرد اپنے سرپرست خاندان شمار ہونے لگا تھا، مگر تعدد ازدواج کے لئے کوئی حد یا شرط نہ تھی اور چند مردوں کا ایک عورت سے تعلق رکھنا مذموم اور زنا میں شمار ہوتا تھا۔ زنا وجود کثرت زناکاری کے لونڈیوں پر منحصر تھا، آزاد اور شریف عورتیں اُسکی مرتکب نہ ہوتی تھیں، سوائے اُسکے کہ جب اُن کا شوہر اولاد حاصل کرنے وغیرہ کے لئے اجازت دیدے۔ (جیسا کہ ہندوستان کی بعض قوموں میں ابتک رائج ہے۔ مترجم)

اور مرد کے لئے زناکاری کوئی عیب یا عار کا فعل شمار نہیں کیا جاتا تھا، صرف آزاد اور شریف عورتوں کے لئے باعث ننگ و عار خیال کیا جاتا تھا (جیسا کہ اسوقت بعض مہذب ممالک میں صرف زنا بالجبر جرم شمار ہوتا ہے۔ مترجم)

اسلام نے تمام بنی نوع انسانی پر خواہ آزاد ہوں، یا غلام، سب پر زنا حرام کر دیا جسکی وجہ سے اکثر لوگوں کو اسلام لانا اور ان قیود کا پابند ہونا گراں گزرتا، اگر تعدد ازدواج کی اجازت نہ دی جاتی، اگر اسلام میں زنا کی ایسی سخت ممانعت نہ ہوتی، تو وہ ممالک اسلام میں بھی ایسا ہی جائز ہوتا جیسا کہ فرنگستان میں جائز و مباح ہے۔

اس سے بھی قطع نظر نہ کرنی چاہیئے کہ تمدنی حیثیت اور انتظام خانہ داری کے لئے انتہائے ترقی یہی ہے کہ گھر میں صرف ایک شوہر ایک ہی زوجہ ہو اور ایک کو دوسرے پر پورا بھروسہ اور آپس میں خالص محبت اور قلبی اتفاق ہو، اگر انکے اولاد بھی ہو، تو اُنکی تعلیم و تربیت میں دونوں اتفاق اور سلوک سے کوشش کریں تاکہ وہ دونوں کے لئے قرۃ العین اور سرورِ قلب کا باعث ہو، اور دونوں زوجین اُسکے لئے عمدہ رہنما

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا — کہ اے ہمارے پروردگار ہمکو ہماری بیویوں (کی طرف) سے

اور اخلاص اتفاق محبت و وداد کا عمدہ نمونہ ہوں

ان تمام مقدمات پر غور کرنے اور ان کے اصول و فروع پر نظر غائر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ازدواج کے بارے میں اور خانہ داری کے معاملہ میں سب سے اعلی اور افضل اور ترقی یافتہ طریقہ یہی ہے کہ ایک مرد کے لئے ایک ہی بیوی ہو اور یہ ترقی انسانی کا سب سے اعلی درجہ ہے اور اس قابل ہے کہ تمام بنی نوع انسان اسپر کاربند ہوں اور ایک ہی بیوی پر سب قناعت کریں

مگر بعض امور ایسے پیش آجاتے ہیں جو تمام بنی نوع انسانی کے اس اصول پر کاربند ہونے میں مانع ہوتے ہیں اور یہ کبھی شخصی حوائج کی وجہ سے پیش آتا ہے۔ مثلاً یہ کہ کسی کی زوجہ عاقرہ ہو گئی اور بقائے نسل کے لئے مرد یا مرد و عورت دونوں کی مصلحتیں اسکی مقتضی ہوں کہ اسکو طلاق نہ دیجائے اور بیوی بھی اسپر رضامند ہو کہ شوہر دوسرا نکاح کرے تاکہ اسکی نسل باقی رہے خصوصاً جبکہ زوجین اقارب خوانین اور سلاطین کے زمرہ سے ہوں یا عورت کی عمر ایسی ہو کہ آئندہ اس سے اولاد ہونے کی توقع نہ ہے اور مرد اس قابل ہو کہ ایک سے زیادہ بیویوں کے اخراجات کا متحمل اور زیادہ اولاد کی تعلیم و تربیت کا کفیل ہو سکے یا کسی مرد میں قوت رجولیت اعتدال سے زیادہ ہو اور بدون تعدد زوجات کے عفت کو قائم نہ رکھ سکتا ہو اور عورت مرد سے کم حیثیت رکھتی ہو یا اسکے ایام ماہواری کا زمانہ طویل اور مرد مجبور ہو کر دوسری شادی کرنے یا ناجائز کاری کا مرتکب ہو جس سے دین و دنیا مال و دولت اور صحت کا نقصان ہے اور اسکا نتیجہ عورت کے حق میں اس سے زیادہ سخت اور سنجیدہ ہوتا ہے کہ اسکا شوہر دوسرا نکاح کرلے اور دونوں بیبیوں میں عدل قائم رکھ سکے جیسا کہ اسلام میں شرط ہے۔ بعض ممالک میں جہاں تعدد ازدواج کا رواج نہیں وہاں ناجائز اصلاح کر دیا گیا ہے۔

اور کبھی تعدد ازدواج قومی ضرورت یا منشا کی وجہ سے حاجت ہوتی ہے۔ مثلاً جبکہ

عورتوں کی تعداد حد سے زیادہ بڑھ جائے۔ جیساکہ انگلینڈ و دیگر ممالک یورپ میں ہے یا ایسی جنگ عظیم واقع ہو کہ لاکھوں مرد اسکا شکار ہو جائیں اور اُن کی بیوہ عورتیں بغیر کسی والی وارث کے حیران پریشان رہ جائیں اور عورتوں کی نہایت کثرت ہو جائے کہ اکثر اُنہیں سے کسی وسیلہ معاش کے نہ ہونے کے سبب سے بربادی ننگ و ناموس کو ذریعہ معاش قرار دیں اور جبکہ وہ اسطرح مجبوراً ننگ و ناموس کو خیرباد کہیں تو عورت کے حق میں اُس سے جو بدنتائج پیدا ہونگے وہ پوشیدہ نہیں خصوصاً جبکہ اُس اولاد کی پرورش اور تعلیم و تربیت کا بار اُسکے ذمہ ہو، جیسا کہ والدنا معلوم ہے، ایک انگریز مصنف نے جو تعدد زوجات کی رائے دی ہے وہ اُن لڑکیوں کے احوال پر غور کرنیکے بعد دی ہے، جو کارخانوں وغیرہ میں کام کرتی ہیں، اور ننگ و ناموس کے برباد کرنے سے جو حیرانیاں پیدا ہوتی ہیں، اور جن مصیبتوں اور تکلیفوں میں اُن کو بسر کرنا پڑتا ہے، وہ اُس نے اپنی آنکھ سے دیکھا ہے لیکن چونکہ وہ اسباب جنکی وجہ سے تعدد ازواج مباح قرار دیا جاتا ہے، محض مجبوریاں ہوتی ہیں، جنکے زدانے کا لحاظ لازم ہوتا ہے اور اکثر اشخاص کسی مصلحت کی وجہ سے نہیں، بلکہ محض شہوت رانی کی وجہ سے اسکے مرتکب ہوتے ہیں اور بہتر و اسلے عدم تعدد ہے اِن وجوہ سے اسلام نے اُسکو صرف مباح قرار دیا ہے، واجب و مستحسن نہیں گردانا ہے اور اسکو اُس شرط کے ساتھ مقید کیا ہے، جو قرآن مجید کی آیت میں بیان کی گئی ہے، اور اسکی نسبت مکرر تاکید کی ہے،

ناظرین کو اُسپر غور کرنا چاہئے۔ خداوند تعالیٰ نے فرمایا ہے وَاِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَّا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتٰمٰی فَانْکِحُوْا مَا طَابَ لَکُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَۃً اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ ذٰلِکَ اَدْنٰٓی اَلَّا تَعُوْلُوْا الخ۔ اِس آیت کو پڑھ کر آپ معلوم کر سکتے ہیں کہ اسمیں یتیموں کے حقوق کی نسبت بحث تھی،

وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا۔ اور ہمکو پرہیزگاروں کا پیشوا بنا۔

اور چونکہ بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں، جو یتیم اور دولت مند لڑکیوں سے صرف اسلئے نکاح کرتے ہیں کہ اُن کے مال سے فائدہ اٹھائیں اور بوجہ اُنکے کمزور اور لاوارث ہونیکے اُن کی حق تلفی کریں اسلئے خدا تعالیٰ نے اس سے ڈرایا ہے اور فرمایا ہے کہ عورتیں تمہارے سامنے بہت ہیں، اگر تمکو اپنی نسبت اس امر کا بھروسہ نہو کہ تم یتیموں کے ساتھ نکاح کرکے اُنکے ساتھ انصاف کرسکوگے تو تم سوائے اُنکے دوسری عورتوں سے نکاح کرو۔ اس ضمن میں تعدد ازدواج اور اسکی شرط بیان کی گئی ہے اور اس مسئلہ کو بالاستقلال بیان نہیں کیا۔ اہل یورپ خیال کرتے ہیں کہ یہ مسئلہ مذہب اسلام کے اہم مسائل میں سے ہے اسکے بعد فرمایا ہے کہ اگر تم کو خوف ہو کہ تم عدل نہ کرسکوگے تو صرف ایک یا صرف اسی بات پر اکتفا نہیں کی بلکہ فرمایا کہ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَلَّا تَعُوْلُوْا۔ یعنی ایک ہی پر اکتفا کرنا نامنصفانہ برتاؤ سے بچنے کے لئے زیادہ قرین مصلحت ہے غرض کہ عدل کے حکم کو اور صریح اسباب کے اندیشے کو کہ انسان عدل نہیں کرسکیگا، تعدد سے بچنے کے کافی وجہ قرار دیا ہے کوئی شخص ایسا نہیں ملسکتا جو بلاضرورت اور بغیر کسی غرض صحیح کے دوسری عورت کے ساتھ نکاح کرنا چاہتا ہو، اور جو اس سے بخوف ہو اسلئے ہمکو یہ حکم لگانا حق ہے کہ جو مرد ایسے والے محض دنیوی شہوات سے فائدہ اُٹھانیکے لئے ایک سے زیادہ نکاح کرتے ہیں۔ وہ پہلی عورت پر ظلم کرنیکے لئے آمادہ ہوتے ہیں، اُن میں سے بعض لوگ صرف اسلئے دوسرا نکاح کرتے ہیں کہ وہ پہلی عورت کو رنج دیں، اور اسکی توہین کریں، بیشک یہ بات اسلام میں حرام ہے۔ کیونکہ یہ سراسر ظلم ہے۔ جو خاندانوں کی تباہی بلکہ قوموں کی بربادی کا باعث ہوتا ہے۔ اور لوگ اپنی خواہشوں میں مبتلا ہوکر اسکی طرف سے غافل ہیں۔

باب النکاح

۲۱۶ (عن ابی ایوب) قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اربع من سنن المرسلین الحیاء ویروی الختان والتعطر والسواک والنکاح (مشکوٰۃ)

۲۱۶ ابو ایوب سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انبیاء کی تین سنتیں ہیں حیا وشرم اور بعض روایت میں آیا ہے ختنہ کرنا اور خوشبو لگانا مسواک کرنا اور نکاح کرنا

۲۱۷ (عن انس) من اراد ان یلقی الله طاهراً مطهراً فلیتزوج الحرائر (مشکوٰۃ)

۲۱۷ انسؓ سے روایت ہے کہ جسکی خواہش ہو کہ اللہ تعالے سے پاک صاف ہو کر ملے اسکو چاہیے کہ آزاد عورتوں سے نکاح کرے

۲۱۸ (عن معقل) تزوجوا الودود الولود فانی مکاثر بکم الامم (مشکوٰۃ)

۲۱۸ اُن عورتوں سے شادی کرو جنکی اولاد زیادہ ہو اور محبت زیادہ کریں تاکہ میں تمہاری کثرت کے سبب فخر کر سکوں

۲۱۹ النکاح من سنتی فمن رغب عن سنتی فقد رغب عنی (احیاء العلوم)

۲۱۹ نکاح میری سنت ہے جسنے میری سنت سے اعراض کیا اُس نے مجھسے اعراض کیا

۲۲۰ النکاح سنتی فمن احب فطرتی فلیستن بسنتی (احیاء العلوم)

۲۲۰ نکاح میری سنت ہے پس جو میرے دین سے محبت رکھے اسکو چاہیے کہ میرے طریقہ پر چلے۔

۲۲۱ ومن رغب عن سنتی فلیس منی وان من سنتی النکاح

۲۲۱ جو شخص میری سنت سے اعراض کرے وہ مجھسے نہیں اور میری سنت سے ہے

فمن احبنی فلیستن بسنتی

احیاء العلوم

نکاح ہے پس جو مجھ سے محبت رکھے اُسکو چاہیئے کہ میرے طریقہ پر چلے

۲۲۲ (عن عبد اللہ ابن مسعود) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا معشر الشباب من استطاع منکم الباءۃ فلیتزوج فانہ اغض للبصر واحصن للفرج ومن لم یستطع فعلیہ بالصوم فان لہ وجاء

(مشکوۃ)

۲۲۲ عبد اللہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلعم نے فرمایا کہ اے گروہ جوانان جو شخص تم میں سے طاقت رکھتا ہو اسکو چاہیئے کہ نکاح کرے کہ اُس سے آنکھ نیچی رہتی ہے اور شرمگاہ زیادہ محفوظ رہتی ہے اور جو نہ کر سکے اُسکو روزہ رکھنا چاہیئے کہ روزہ اُسکے حق میں وک ہوتا ہے

۲۲۳ (عن ابن عباس) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا صرورۃ فی الاسلام

۲۲۳ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نکاح نہ کرنا اسلام کا طریقہ نہیں ہے -

۲۲۴ (عن ابی ہریرۃ) تنکح المرأۃ لمالہا ولحسبہا ولجمالہا ولدینہا فعلیک بذات الدین تربت یداک

۲۲۴ عورت سے اُسکے مال اور حسب نسب اور جمال اور دین کی وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے پس دیندار کو اختیار کر تیرے ہاتھ گرد آلود ہو جاویں

۲۲۵ تناکحوا تناسلوا - احیاء العلوم

۲۲۵ باہم نکاح کرو نسل پھیلاؤ

۲۲۶ خیر نسائکم الودود الولود

احیاء العلوم

۲۲۶ تمہاری بیبیوں میں بہتر وہ ہیں کہ محبت کرنیوالی ہوں اور اُنسے اولاد زیادہ پیدا ہو

۲۲۷ من ترک التکاح مخافۃ العیال

۲۲۷ جو شخص عیال کے خوف سے

فلیس منا

احیاء العلوم

نکاح وترک کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

۲۲۸ (عن عائشہ) قال رسول اللہ صلعم اعلنوا ھذا النکاح واجعلوہ فی المساجد واضربوا علیہ بالدفوف

(مشکوٰۃ)

۲۲۸ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نکاح کا اعلان کرو اور مسجدوں میں نکاح پڑھاؤ اور ڈھول بجاؤ۔

۲۲۹ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تنکحوا القرابۃ القریبۃ فان الولد یخلق ضاویا نحیفا

احیاء العلوم

۲۲۹ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرابت قریبہ والی سے نکاح مت کرو کہ لڑکا ضعیف پیدا ہوتا ہے۔

۲۳۰ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثۃ حق علی اللہ عونھم المجاھد فی سبیل اللہ والمکاتب الذی یرید الاداء والناکح الذی یرید العفاف

(ترمذی)

۲۳۰ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین آدمیوں کی مدد کرنے کا اللہ تعالےٰ پر حق ہے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی اور اُس مکاتب کی جو زر کتابت ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو اور اُس شخص کی جو پاکدامنی کے لئے نکاح کرے۔

فصل حقوق الرجال علی النساء

۲۳۱ اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَی النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰہُ بَعْضَھُمْ

۲۳۱ مرد عورتوں کے سر دھرے ہیں اس کے سبب سے کہ بڑائی دی اللہ نے بعض

عَلَى الْبَعْضِ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ
فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ
لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ط وَالّٰتِیْ
تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ
وَاهْجُرُوْهُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْ
هُنَّ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا
عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا ط اِنَّ اللّٰهَ
كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا ۵ وَاِنْ
خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ
وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا ج اِنْ يُّرِيْدَآ
اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا ۵

سورہ نساء

۲۳۲ یا المرأة ماتت وزوجها
عنها راض دخلت الجنة

احیاء العلوم

۲۳۳ اذا صلت المرأة خمسها
وصامت شهرها وحفظت
فرجها واطاعت زوجها دخلت
جنة ربها

احیاء العلوم

(یعنی مردوں) کو بعض (یعنی عورتوں) پر بڑی دی
ہے اور (دوسرا) سبب یہ کہ (مردوں نے عورتوں پر)
اپنا مال خرچ کیا ہے تو جو نیک (بیبیاں) مردوں کا کہنا
مانتی ہیں (اور) خدا کی عنایت سے (انکے) پیٹھ پیچھے
(ہر ایک چیز کی) حفاظت کرتی ہیں اور جنکو تمہیں ان کے
سر چڑھنے کا اندیشہ ہو تو (پہلی دفعہ) انکو سمجھا دو پھر انکے
ساتھ ہمبستری موقوف کر دو اور (اس پر بھی نہ مانیں تو)
انکے ساتھ مار پیٹ سے پیش آؤ پھر اگر تمہاری ماننے
لگیں تو تم بھی انپر (ناحق) کے جھوٹے رکھنے کے پہلو نہ ڈھونڈو
پھر واللہ (سب پر) غالب (اور) بڑا زبردست ہے
(تو اس سے ڈرتے رہو) اور اگر تمکو میاں بی بی میں
کھٹ پٹ کا اندیشہ ہو تو ایک پنچ مرد کے کنبے میں
سے مقرر کر دو اور ایک پنچ عورت کے کنبے میں سے

۲۳۲ جو عورت مر جاوے اور
اُس کا شوہر اُس سے راضی ہو وہ
جنت میں داخل ہوگی -

۲۳۳ جو عورت نماز پنجگانہ ادا
کرے اور رمضان کے روزے رکھے اور
پاکدامنی اختیار کرے اور اپنے
شوہر کی اطاعت کرے وہ اپنے رب
کی جنت میں داخل ہوگی -

۲۳۴ (عن انس) قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم المرأة اذا صلت خمسها وصامت شهرها واحصنت فرجها واطاعت بعلها فلتدخل من ای ابواب الجنة شاءت
(مشکوٰة)

۲۳۴ انس رضؓ سے روایت ہے کہ جو عورت پانچوں وقت کی نماز پڑھے اور رمضان کے روزے رکھے اور پاکدامنی اختیار کرے اور اپنے شوہر کی اطاعت کرے تو اُسکو اختیار ہو گا کہ جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔

۲۳۵ (عن ابی ہریرة) قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم لو کنت آمر احدا ان یسجد لاحد لامرت المرأة ان تسجد لزوجھا
(مشکوٰة)

۲۳۵ ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں کسی آدمی کو سجدہ کرنیکا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔

۲۳۶ (عن جابر) قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم ثلثة لا یقبل لھم صلوة ولا تصعد لھم حسنة العبد الآبق حتی یرجع الی موالیہ فیضع یدہ فی ایدیھم والمرأة الساخط علیھا زوجھا والسکران حتی یصحوا
(مشکوٰة)

۲۳۶ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تین شخص ہیں جنکی نماز قبول نہیں ہوتی اور نہ اُن کی کوئی نیکی اوپر جاتی ہے اول بھاگے ہوئے غلام کی جب تک اپنے مالکوں کے پاس واپس نہ آئے اور اپنا ہاتھ اُنکے ہاتھوں میں نہ دیدے دوم اُس عورت کی جس کا شوہر اُس سے ناراض ہو سوم مخموروں کی جب تک نشہ سے افاقہ نہو۔

۲۳۷ - (عن ابن عباس) قال رسول الله صلے اللہ علیہ وسلم ثلثة لا ترفع لهم صلوتهم فوق رؤسهم شبرا رجل امّ قوما وهم له كارهون وامراة باتت وزوجها ساخط واخوان متصارمان

مشکوة

۲۳۷ - ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین شخصوں کی نماز بالشت بھر بھی اونچی نہیں جاتی اول وہ مرد جو ایسی قوم کا امام ہو جو اس سے نفرت رکھتی ہو دوسری وہ عورت جسنے اپنے شوہر کی ناراضی کی حالتمیں رات بسر کی ہو سوئم وہ دونوں بھائی جو آپس میں لڑتے ہوں -

۲۳۸ (عن ابی ہریرہ) قیل لرسول الله صلے اللہ علیہ وسلم ای النساء خیر قال التی تسرہ اذا نظر وتطیعه اذا امر ولا تخالفه فی نفسها ولا مالها

مشکوة

۲۳۸ - ابی ہریرہ سے روایت کہ رسول اللہ صلعم سے دریافت کیا گیا کہ عورتوں میں بہتر کون ہے ارشاد فرمایا کہ وہ ہے کہ جب شوہر اسکو دیکھے اسے خوش کردے اور جب اسکو حکم کرے تو اطاعت کرے اور اپنے مال اور جان سے انکار نہ کرے

۲۳۹ - خیر نسائکم من اذا نظر الیها زوجها سرته واذا امرها اطاعته واذا غاب عنها حفظته فی نفسها ومالها۔

احیاء العلوم

۲۳۹ - تمہاری بیبیوں میں بہتر وہ ہے کہ جب اسکا شوہر اسکو دیکھے تو خوش ہو جائے اور جب اسکو کسی چیز کا حکم کرے تو کہنا مانے اور جب اسکے پاس سے چلا جائے تو اسکی حفاظت اپنے نفس اور اسکے مال میں کرے -

فصل الطلاق

۲۴۰ - فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا

۲۴۰ - اطاعت کی صورت میں تدبیر

عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا ۞ سورہ نساء

جدا ہونیکی تلاش نہ کرو۔

۲۴۱۔ وعن ابن عمر ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال ابغض الحلال الیٰ الطلاق

۲۴۱۔ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مباح چیزوں میں سب سے زیادہ بغض مجھکو طلاق سے ہے۔

۲۴۲۔ ایما امراۃ سالت زوجھا طلاقھا من غیر ما باس لم ترح رائحۃ الجنۃ وفی روایۃ فالجنۃ علیھا حرام

(احیار العلوم)

۲۴۲۔ جو عورت اپنے شوہر سے طلاق کی خواہاں ہو بدون کسی خوف یا ضرورت کے تو وہ جنت کی بو نہ سونگھے گی اور ایک روایت میں ہے کہ جنت اس پر حرام ہے۔

۲۴۳۔ لاتوذی امراۃ زوجھا فی الدنیا الا قالت زوجتہ من الحور العین لاتوذیہ قاتلک اللہ فانما ھو عندک دخیل یوشک ان یفارقک الینا۔

احیاء العلوم

۲۴۳۔ جو کوئی عورت دنیا میں اپنے شوہر کو ایذا دیتی ہے تو حور عین جو اسکی زوجہ ہونے والی ہے اس عورت سے کہتی ہے کہ خدا تعالےٰ تجھکو مارے اسکو مت ستا یہ تو تیرے پاس مسافر ہے عنقریب تجھ سے جدا ہو کر ہمارے پاس آجائیگا۔

۲۴۴۔ لایحل لامراۃ تومن باللہ والیوم الآخر ان تحد علی میت اکثر من ثلثۃ ایام الا علی زوج اربعۃ اشھر وعشر

احیاء العلوم

۲۴۴۔ جو عورت اللہ تعالی پر اور روز آخرت پر ایمان رکھتی ہے اسکو حلال نہیں ہے کہ کسی میت کا سوگ تین روز سے زیادہ کرے سوائے اپنے شوہر کے کہ اسکا سوگ چار مہینے دس روز کرے

فصل فی حقوق النساء علی ازواجھن

۲۴۵ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا
یَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ
كَرْهًا ؕ وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ
لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَاۤ اٰتَیْتُمُوْهُنَّ
اِلَّاۤ اَنْ یَّاْتِیْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍ ۚ
وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَاِنْ
كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰۤى اَنْ
تَكْرَهُوْا شَیْـًٔا وَّیَجْعَلَ
اللّٰهُ فِیْهِ خَیْرًا كَثِیْرًا ۝

سورۂ نساء

۲۴۵ مسلمانو تمکو روا نہیں کہ عورتوں کو
میراث (میت) سمجھکر زبردستی انپر قبضہ کرلو اور جو
کچھ تمنے انکو (ترکہ شوہری میں سے) یا ہے اسمیں سے
کچھ چھین (اینٹھ لینے) کی نیت سے انکو (گھر وںمیں قید نہ رکھو (کر دوسری)
سے نکاح نہ کرنے پائیں ہاں اُنسے کوئی کھلی ہوئی بدکاری
سرزد ہو (تو قید رکھنیکا مضائقہ نہیں) اور بیبیوں کیساتھ
حسن سلوک سے رہو اور تمکو کسی وجہ سے (بی بی) ناپسند
ہو تو عجب نہیں کہ تمکو ایک چیز ناپسند ہو اور اللہ
اُس میں بہت خیر او برکت (رکھے) ۔

۲۴۶ وَیَسْتَفْتُوْنَكَ فِی النِّسَآءِ ؕ
قُلِ اللّٰهُ یُفْتِیْكُمْ فِیْهِنَّ ۙ وَمَا
یُتْلٰى عَلَیْكُمْ فِی الْكِتٰبِ
فِیْ یَتٰمَى النِّسَآءِ الّٰتِیْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ
مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ
تَنْكِحُوْهُنَّ وَالْمُسْتَضْعَفِیْنَ
مِنَ الْوِلْدَانِ ۙ وَاَنْ تَقُوْمُوْا
لِلْیَتٰمٰى بِالْقِسْطِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا

۲۴۶ اور (اے پیغمبر لوگ) تمسے (یتیم عورتوں) کیساتھ نکاح کرنے) کا حکم مانگتے ہیں تو (تم انکو) سمجھاؤ
کہ اللہ تمکو انکے (نکاح کے) بارے میں اجازت دیتا ہے
(اور پہلے بھی اجازت دی تھی) اور (پہلے) قرآن میں (حکم)
تمکو سنایا جاچکا ہے سورہ واقع میں) اُن یتیم عورتوں کے
بارے میں ہے جنکو تم (انکا) حق جو انکے لیے ٹھہرا دیا گیا ہے
نہیں دیتے اور (باوجود اسکے) انکے ساتھ نکاح کرنیکی طرف
راغب ہو اور نیز (خدا) بے بس بچوں کے بارے میں (بھی)

مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ
عَلِيْمًا ○ وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْۢ
بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا
صُلْحًا ط وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ط وَاُحْضِرَتِ
الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ط وَاِنْ تُحْسِنُوْا
وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ○ وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا
اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ
فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا
كَالْمُعَلَّقَةِ ط وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا
فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا
وَاِنْ يَّتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ ط
وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا حَكِيْمًا ○

سورہ نساء

حکم دیتا ہے کہ انکے حقوق کی حفاظت کرو) اور (حکم
یہ) کہ یتیموں کے حق میں انصاف کو ملحوظ رکھو اور (یتیموں
کے ساتھ کسی قسم کی بھی نیکی کرو گے تو اللہ اسکو جانتا ہے
(یعنی تمکو اسکا اجر دیگا) اور اگر کسی عورت کو اپنے شوہر کیطرف
سے زیادتی یا بے رغبتی کا اندیشہ ہو تو دمیاں بی بی) دونوں
(میں کسی) پر کچھ گناہ نہیں کہ (اصلاح کی کوئی بات ٹھہرا کر) آپس میں
صلح کرلیں اور صلح (بہر حال) بہتر ہے اور (طبعاً) بہت بخل
تو سب ہی کی طبیعتوں میں ہوتا ہے اور اگر (ایک دوسرے کے
ساتھ) سلوک کرو اور (بدخلقی سے) بچتے رہو تو خدا تمہارے
(ان نیک) کاموں سے باخبر ہے (وہ تمکو اسکا اجر دیگا) اور تم (اپنی
طرف سے) بہتیرا چاہو لیکن یہ تم سے ہو نہیں سکیگا کہ (کئی)
بیبیوں میں (پوری پوری) برابری کرسکو تو بالکل (ایک ہی
طرف) مت جھک پڑو کہ دوسری کو (اسطرح) چھوڑ بیٹھو گویا
(ادھر میں) لٹک رہی ہے اور اگر (آپس میں) موافقت کرلو اور
(ایک دوسرے پر زیادتی کرنے سے) بچتے رہو تو اللہ بخشنے والا
مہربان ہے۔ اور اگر (میاں بی بی) میں صلح کی کوئی صورت نہ بن پڑے اور ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں تو اللہ اپنے خزانہ غیب سے دونوں کو بے نیاز
کر دیگا اور اللہ کے ہاں (بڑی) گنجائش ہے (اور) اسکی تدبیر (بڑی) محکم (تدبیر) ہے

۲۴۷ (عن حکیم ابن معاویہ) عن ابیہ قال
قلت یا رسول اللہ ما حق زوجۃ
احدنا علیہ قال ان تطعمنا اذا
طعمت وتکسوھا اذا اکتسیت
ولا تضرب الوجہ ولا تقبح ولا
تھجر الا فی البیت

۲۴۷ حکیم ابن معاویہ سے روایت
کہ میرے باپ نے دریافت کیا کہ یا رسول
اللہ ہماری عورتوں کے ہم پر کیا حقوق ہیں آپنے
ارشاد فرمایا کہ جب تم کھاؤ انکو کھانا کھلاؤ اور جب
خود کپڑا پہنو انکو کپڑا پہناؤ اور انکے چہرہ پر نہ مارو
اور نہ برا کہو اور سوائے گھر کے کہیں انکو نہ چھوڑو۔

۲۴۸ (عن ابی ہریرۃ) قال رسول اللہ صلعم اکمل المومنین ایمانا احسنھم اخلاقا وخیارکم خیارکم لنسائھم
مشکوۃ

۲۴۸ ابوہریرہ رضی سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلعم نے فرمایا کہ مومنین سے اسکا ایمان کامل ہے جسکا خلق سب سے اچھا ہو تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنی بیویوں کے ساتھ اچھی طرح پیش آئے

۲۴۹ (عن عائشۃ) قالت قال رسول اللہ صلعم خیرکم خیرکم لاہلہ وانا خیرکم لاہلہ
مشکوۃ

۲۴۹ حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلعم نے فرمایا کہ تم میں بہتر وہ ہے جو اپنی عورتوں کیلئے سب سے اچھا ہو اور میں اپنی ازواج کے لئے تم سب سے اچھا ہوں

۲۵۰ الصلوۃ وما ملکت ایمانکم لا تکلفوھم ما لا یطیقون اللہ اللہ فی النساء فانھن عوان فی ایدیکم اخذتموھن بامانۃ اللہ واستحللتم فروجھن بکلمۃ اللہ (احیاء العلوم)

۲۵۰ نماز کی پابندی لازمی سمجھو اور اپنے مملوکوں کو ان پر تکلیف نہ دو جو انکی قوت سے زیادہ ہو اللہ سے ڈرو عورتوں کے بارہ میں کہ وہ تمہارے ہاتھوں میں اسیر ہیں تم نے انکو اللہ تعالیٰ کے عہد سے لیا اور انکی شرمگاہوں کو اللہ تعالیٰ کے کلمہ سے حلال کر لیا۔

۲۵۱ قال علیہ السلام من صبر علی سوء خلق امرأتہ اعطاہ اللہ من الاجر مثل ما اعطی ایوب علی بلائہ ومن صبرت علی سوء خلق زوجھا اعطاھا اللہ مثل ثواب آسیۃ امرأۃ فرعون -
(احیاء العلوم)

۲۵۱ جو شخص اپنی بی بی کی بدخلقی پر صبر کریگا اللہ تعالیٰ اسکو اتنا ثواب عطا فرماویگا جتنا حضرت ایوب علیہ السلام کو انکی مصیبت پر عطا فرمایا اور جو عورت اپنے شوہر کی بدمزاجی پر صبر کریگی اللہ تعالیٰ اسکو ایسا ثواب دیگا جیسا کہ آسیہ فرعون کی بی بی کو ملا

۲۵۲ (عن ابی ہریرۃ) عن النبی صلعم قال اذا کانت عند الرجل امرأتان فلم یعدل بینھما جاء یوم القیامۃ وشقہ ساقط - مشکوۃ

۲۵۲ ابی ہریرہ سے روایت ہے جب کسی شخص کی دو بیبیاں ہوں اور وہ ان میں برابری کا برتاؤ نہ کرے تو قیامت میں ایسی طرح آویگا کہ اسکا نصف جسم گرا ہوا ہوگا۔

۲۵۳ دینار انفقته فی سبیل الله ودینار انفقته فی رقبته ودینار تصدقت به علی مسکین ودینار انفقته علی اهلک اعظمها اجرا الذی انفقته علی اهلک

احیاء العلوم

۲۵۳ اگر ایک دینار جہاد میں خرچ کیا جائے اور ایک غلام کے آزاد کرنے میں اور ایک کسی مسکین پر صدقہ کرنے میں اور ایک اپنے اہل پر خرچ کیا جائے تو ان سب میں زیادہ ثواب اس دینار کا ہو جس کو تم اپنے اہل و عیال پر خرچ کرو

باب النیة

۲۵۴ عن عمر بن الخطاب، قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انما الاعمال بالنیة وانما لامرئ ما نوی فمن کانت هجرته الی الله ورسوله فهجرته الی الله ورسوله ومن کانت هجرته الی دنیا یصیبها او امرأة یتزوجها فهجرته الی ما هاجر الیه

ترمذی ۱۶۹۸

۲۵۴ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اعمال کا مدار نیت پر ہے ہر شخص کو اسکی نیت ہی کا ثمرہ ملتا ہے پس جو شخص اللہ و رسول اللہ کیلئے ہجرت کرے اسکی ہجرت اللہ ہی کے لئے ہے اور جو شخص اس لئے ہجرت کرے کہ دنیا حاصل کرے یا کسی عورت سے نکاح کرے تو اسکی ہجرت اللہ کے لئے نہیں ہے۔ بلکہ اسکے لئے ہے جسکا ارادہ کیا۔

۲۵۵ عن ابی هریرة، قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله تعالی لا ینظر الی صورکم واموالکم

۲۵۵ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدائے تعالی تمہاری صورتوں اور مالوں کی

ولکن ینظر الی قلوبکم واعمالکم

طرف نظر نہیں کرتا بلکہ تمہارے دلوں کو اور اعمال کو دیکھتا ہے۔

۲۵۶ (عن جابر بن عتیک) ان اللہ قد اوقع اجرہ علی قدر نیتہ

۲۵۶ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اجر کا مدار نیت پر رکھا ہے

۲۵۷ (عن ثابت البنانی) نیۃ المومن ابلغ من عملہ۔

۲۵۷ ثابت ابن بنانی سے روایت ہے کہ مومن کی نیت اس کے اعمال سے بہتر ہے

۲۵۸ (عن ابی موسیٰ) نیۃ المؤمن خیر من عملہ وان اللہ عزوجل لیعطی العبد علی نیتہ ما لا یعطیہ علی عملہ وذلک ان النیۃ لا ریاء فیھا والعمل تخالطہ الریاء

۲۵۸ ابی موسیٰ سے روایت ہے کہ مسلمان کی نیت اسکے اعمال سے بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ اس بندہ کی نیت پہ وہ اجر عطا کرتا ہے جو عمل پہ نہیں عطا کرتا اس لئے ہے کہ نیت میں ریاکاری کو دخل نہیں ہے اور عمل میں ریاکاری ملجاتی ہے۔

۲۵۹ (عن جابر) النیۃ الحسنۃ تدخل صاحبھا الجنۃ والخلق الحسن یدخل صاحبہ الجنۃ والجوار الحسن یدخل صاحبہ الجنۃ قال رجل یا رسول اللہ وان کان رجل سوء قال نعم علی رغم انفک

۲۵۹ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اچھی نیت کرنا نیت کرنیوالیکو اور حسن خلق خلیق کو اور پڑوسی سے اچھا برتنا اچھا برتنا کرنیوالے کو جنت میں پہونچاتا ہے۔ ایک آدمی نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر ہمسایہ برا ہو۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں خلاف تیری امید کے۔

۲۶۰ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ
فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ
بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ ط وَاللّٰهُ
غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۰

۲۶۰ تمہاری قسموں میں جو لایعنی (قسمیں)
ہیں اُن پر تو خدا تم سے کچھ مواخذہ کرتا نہیں
لیکن اُن (قسموں) پر تم سے (ضرور) مواخذہ
کریگا جو تم نے اپنے دلی ارادے سے کی ہیں اور اللہ
بخشنے والا بردبار ہے۔

۲۶۱ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط
وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ
اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ط
فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ
مَنْ يَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۰

۲۶۱ جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں
ہے (وہ سب) اللہ ہی کا ہے اور جو تمہارے
دل میں ہے اگر اسکو ظاہر کرو یا اسکو چھپاؤ اللہ
تم سے اسکا حساب لیگا پھر جسکو چاہے بخشے
اور جسکو چاہے عذاب دے اور اللہ ہر چیز پر
قادر ہے۔

۲۶۲ (عن ابی کبشۃ . انہ سمع
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول ثلث اقسم علیھن واحدثکم
حدیثا فاحفظوہ فاما الذی اقسم
علیھن فانہ ما نقص مال عبد
من صدقۃ ولا ظلم عبد
مظلمۃ صبر علیھا الا زادہ اللہ
بھا عزا ولا فتح عبد باب مسئلۃ
الا فتح اللہ علیہ باب فقر او کما

۲۶۲ ابی کبشہؓ سے روایت ہے کہ
انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا ہے کہ فرماتے ہیں تین چیزیں ہیں کہ جنپر
میں تمکو قسم دیتا ہوں میں تم سے حدیث بیان
کرتا ہوں تم اُسکو یاد رکھنا۔ اور جس چیز پہ میں
قسم کھاتا ہوں وہ یہ ہے کہ صدقے سے کبھی
مال کسیکا کم نہیں ہوتا اور جس شخص پر ظلم کیا جائے
اور صبر کرے۔ اللہ تعالی اس سے اُسکی عزت
بڑھاتا ہے۔ اور جب کوئی بندہ بھیک مانگتا ہے

الذی احدثکم فاحفظوہ فقال
انما الدنیا لاربعۃ نفر عبد
رزقہ اللہ مالا وعلما فھو یتقی
فیہ ربہ ویصل رحمہ ویعلم
للہ فیہ بحقہ فھذا بافضل المنازل
وعبد رزقہ اللہ علما ولم یرزقہ
مالا فھو صادق النیۃ یقول لو ان لی
مالا لعملت بعمل فلان فاجرھما
سواء وعبد رزقہ اللہ مالا ولم
یرزقہ علما فھو یخبط فی مالہ بغیر
علم لا یتقی فیہ ربہ ولا یصل فیہ
رحمہ ولا یعمل فیہ بحق فھذا
باخبث المنازل وعبد لم یرزقہ
اللہ مالا ولا علما فھو یقول لو ان لی
مالا لعملت فیہ بعمل فلان فھو
نیتہ ووزرھما سواء

۳۴۳ (عن ابی ہریرۃ) قال رسول اللہ
صلعم ان اللہ لا ینظر الی صورکم
واموالکم ولکن ینظر الی قلوبکم
واعمالکم۔

اللہ تعالیٰ اس پر فقر کا دروازہ کھول دیتا ہے اور
جو حدیث میں تجھ سے بیان کرتا ہوں اسکو یاد رکھو
وہ یہ ہے کہ دنیا صرف چار آدمیوں کے لئے ہے
ایک اس شخص کے لئے جسکو اللہ نے مال اور علم
عطا فرمایا اور وہ اتقا اور پرہیزگاری اختیار
کرتا ہے اور اللہ کی رحمت کو قبول کرتا ہے اور
محض اللہ کے لئے اسمیں اپنے منصب کے موافق عمل
کرتا ہے اور یہ سب سے اعلیٰ مرتبہ ہے دوم وہ شخص
کہ جسکو اللہ تعالیٰ نے علم عطا فرمایا اور مال نہیں دیا اور اسکی
نیت سچی اور صاف ہے اور یہ کہتا ہے اگر اللہ تعالیٰ
مجھکو مال عطا فرماتا تو میں فلاں فلاں عمل کرتا پس ان
دونوں کا اجر برابر ہے۔ تیسرے وہ شخص کہ
اللہ تعالیٰ نے اسکو مال عطا فرمایا اور علم نہیں دیا اور وہ
اپنے مال میں بد نظمی کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کو علم
نہیں سمجھتا اور نہ اپنی سچائی اور اپنے حق کے موافق
تصرف نہیں کرتا اور یہ بدترین مرتبہ ہے۔ چوتھے وہ شخص کہ
اللہ تعالیٰ نے نہ اسکو مال دیا نہ علم اور وہ کہتا ہے کہ اگر میرے پاس
مال ہوتا تو میں بھی فلاں شخص کی طرح عمل کرتا پس وہ اپنی نیت کے ساتھ ہے اور ان دونوں کا گناہ برابر ہے

۳۴۳ ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ
تعالیٰ تمہاری صورتوں کی طرف دیکھتا ہے نہ
مال کی طرف بلکہ تمہارے دلوں اور کاموں کو دیکھتا ہے

۲۶۴ (عن المهاجر بن حبیب، قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم قال الله تعالی
انی لست کل کلام الحکیم اتقبل و
لکنی اتقبل همه وهواه فان کان
همه وهواه فی طاعتی جعلت صمته
حمداً لی ووقاراً وان لم یتکلم

۲۶۴ مہاجر ابن حبیب سے روایت
ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ میں ہر حکیم کی کلام قبول نہیں کرتا لیکن اُس کے
ارادے اور خواہشات قبول کرتا ہوں اگر اُنکی
خواہش اور ارادے میری اطاعت کی طرف
ہیں تو اُن کے ساکت رہنے کو بھی شکر اور حمد اور
وقار خیال کرتا ہوں اگرچہ وہ زبان سے نہ کہتے ہوں

باب الیمین

۲۶۵ وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً
لِّاَیْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا
وَتُصْلِحُوْا بَیْنَ النَّاسِ وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ
عَلِیْمٌ ۝

سورہ بقر

۲۶۵ اور (مسلمانو) اپنی (بیہودہ) قسموں
(کے حیلے) سے خدا کو (یعنی اُس کے نام کو
لوگوں کے ساتھ (سلوک کرنے اور پرہیزگاری
رکھنے اور لوگوں میں ملاپ کرانے کا مانع (و مزاحم)
نہ ٹھہراؤ اور اللہ (سنتا) اور جانتا ہے۔

۲۶۶ لَا یُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ
بِاللَّغْوِ فِیْ اَیْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ
یُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ
قُلُوْبُكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ ۝

سورہ بقر

۲۶۶ تمہاری قسموں میں جو لایعنی (قسمیں) ہیں
اُن پر تو خدا تم سے کچھ مواخذہ کرتا نہیں لیکن اُن
(قسموں) پر تم سے (ضرور) مواخذہ کریگا جو تمنے
اپنے دلی ارادے سے کی ہیں اور اللہ بخشنے
والا بُردبار ہے۔

۲۶۷ لَا یُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ
بِاللَّغْوِ فِیْ اَیْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ

۲۶۷ تمہاری قسموں میں جو لایعنی ہیں اُنپر
تو خدا تم سے (کچھ) مواخذہ کرتا نہیں ہاں پکی قسم کھا کر

يُؤَاخِذُكُم بِمَا عَقَّدتُّمُ
الْأَيْمَانَ ج فَكَفَّارَتُهُ إِطْعَامُ
عَشَرَةِ مَسَاكِينَ مِنْ أَوْسَطِ
مَا تُطْعِمُونَ أَهْلِيكُمْ أَوْ
كِسْوَتُهُمْ أَوْ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ ط
فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ
أَيَّامٍ ط ذٰلِكَ كَفَّارَةُ أَيْمَانِكُمْ
إِذَا حَلَفْتُمْ وَاحْفَظُوا أَيْمَانَكُمْ ط
كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ
اٰيٰتِهِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ٥

(اور پھر اسکے خلاف کرو) تو خدا تمسے (اُسکا) مواخذہ کریگا
تو (اس ربکی قسم توڑنے) کا کفارہ دس مسکینوں کو متوسط
درجے کا کھانا کھلا دینا ہے۔ جیسا کہ تم اپنے اہل و
عیال کو کھلایا کرتے ہو۔ یا اُن (ہی دس مسکینوں)
کو کپڑے بنا دینا یا ایک بردہ ازاد کرنا پھر جسکو
(بردہ) میسر نہو تو تین دن کے روزے یہ تمہاری
قسموں کا کفارہ ہے جبکہ تم قسم (تو) کھا لو (اور انہیں پورے
نہ اترو) اور اپنی قسموں (کے پورا کرنے) کی احتیاط
رکھو اسی طرح اللہ اپنے احکام تمسے کھول کھول کر
بیان فرماتا ہے تاکہ تم (اُسکی) شکرگزاری کرو
(کہ وہ تمکو ادب سکھاتا ہے) —

٢٦٨
إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ
وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ
وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ج يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ
تَذَكَّرُونَ ٥ وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللّٰهِ
إِذَا عَاهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْأَيْمَانَ
بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ
عَلَيْكُمْ كَفِيلًا ط إِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ ٥
وَلَا تَكُونُوا كَالَّتِي نَقَضَتْ غَزْلَهَا
مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ أَنْكَاثًا ط تَتَّخِذُونَ
أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ أَنْ تَكُونَ

۲۶۸ اللہ انصاف کرنیکا حکم دیتا اور لوگوں کے ساتھ احسان
کرنیکا اور قرابت والوں کو (مالی امداد) دینے کا اور بے حیائی
(کے کاموں) اور ناشائستہ حرکتوں اور (ایک دوسرے پر)
زیادتی کرنے سے منع فرماتا ہے تم لوگوں کو (ایسی ایسی) نصیحتیں کرتا ہے
تاکہ تم ان باتوں کا خیال رکھو۔ اور جب تم لوگ آپس میں قول قرار
کرو تو اللہ کی قسم کو پورا کرو اور قسموں کو انکے پکا کیے پیچھے نہ توڑو
حالانکہ تم اللہ کو اپنا ضامن ٹھہرا چکے ہو کچھ شک نہیں کہ
جو کچھ تم کیتے ہو اللہ اس سے بخوبی واقف ہے اور
(قسموں کے توڑنے میں) اس عورت جیسے نہ بنو جس نے اپنا سوت
کاتنے پیچھے ٹکڑے ٹکڑے کر کے توڑ ڈالا کہ لگو اپنی قسموں کو اسوجہ

أُمَّةٌ هِيَ أَرْبَىٰ مِنْ أُمَّةٍ ط إِنَّمَا
يَبْلُوكُمُ اللَّهُ بِهِ ط وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ○
وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً
وَلَٰكِن يُضِلُّ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي
مَن يَشَاءُ ط وَلَتُسْأَلُنَّ عَمَّا كُنتُمْ
تَعْمَلُونَ ○ وَلَا تَتَّخِذُوا أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ
فَتَزِلَّ قَدَمٌ بَعْدَ ثُبُوتِهَا وَتَذُوقُوا
السُّوءَ بِمَا صَدَدتُّمْ عَن سَبِيلِ اللَّهِ ج
وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ○ وَلَا تَشْتَرُوا بِعَهْدِ اللَّهِ
ثَمَنًا قَلِيلًا ط إِنَّمَا عِندَ اللَّهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ
تَعْلَمُونَ ○ مَا عِندَكُمْ يَنفَدُ وَمَا عِندَ اللَّهِ بَاقٍ ط وَ
لَنَجْزِيَنَّ الَّذِينَ صَبَرُوا أَجْرَهُم بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا
يَعْمَلُونَ ○ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ
فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً ج وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُم بِأَحْسَنِ
مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ○

سے اپس کے فساد کا سبب بنانے کہ ایک گروہ دوسرے
گروہ سے زبردست ہے خدا اسنے جو بعض کو زبردست اور
بعض کو کمزور رکھا ہے) بس اس (اختلاف حالت) سے تم لوگوں کی
آزمایش کرتا ہے (کہ تم زبردست کا پاس کرتے ہو یا قول وقسم کا)
اور جن چیزوں میں تم اختلاف کرتے رہتے ہو قیامت کے دن خدا
تمہیں (انکی اصلی حقیقت) کو ضرور ظاہر کردیگا اور خدا چاہتا تو تم
(سب) کو ایک ہی اُمت بنا دیتا مگر وہ جسکو چاہتا گمراہ کرتا او
جسکو چاہتا ہدایت دیتا ہے اور جو کچھ تم (دنیا میں) کرتے رہے ہو
اسکی تم سے ضرور بازپرس ہونی ہے اور اپنی قسموں کو اپس کے
فساد کا سبب بناؤ کہ (لوگوں کے) قدم جمے پیچھے (اسلام سے) اکھڑ جائیں
اور (آخر کار) راہ خدا سے (لوگوں کو) روکنے کی پاداش میں تمکو عذاب
(الہی کا مزہ) چکھنا پڑے اور تمکو بڑی (سخت) سزا ہو اور اللہ کی
قسم کے بدلے (دنیا کے) تھوڑے فائدے مت حاصل کرو (قول پورا
کرنیکا اجر) جو خدا کے ہاں ہے وہی تمہارے حق میں بہت بہتر ہے
بشرطیکہ تم اسکو سمجھو جو (مال متاع دنیا) تمہارے پاس ہے (وہ
سب ایک نہ ایک دن) نبڑ جائیگا اور جو (اجر) اللہ کے پاس ہے
وہ (ہمیشہ ہمیشہ کو) باقی رہیگا اور جن لوگوں نے (دنیا میں) صبر

٢٦٩ إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ
إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ ط يَدُ اللَّهِ
فَوْقَ أَيْدِيهِمْ ج فَمَن نَّكَثَ
فَإِنَّمَا يَنكُثُ عَلَىٰ نَفْسِهِ ج

٢٦٩ (اے پیغمبر) جو لوگ (صلح حدیبیہ کیوقت)
تمہارے ہاتھ پر (لڑنے مرنے) کی بیعت کرتے ہیں
وہ تم سے نہیں بلکہ خدا ہی سے بیعت کرتے ہیں (کہ
تمہارا نہیں بلکہ) خدا کا ہاتھ انکے ہاتھوں پر ہے تو جو ایسا

وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ
اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا
سورۃ الفتح ۱۰/۴۸

توڑیگا تو توڑنیکا وبال خود ہی پر پڑیگا اور جو اس عہد کو پورا کرتا رہیگا جو اُسنے خدا کے ساتھ کر لیا ہے تو عنقریب خدا اُسکو بڑا اجر دیگا۔

۲۶۸ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مَا هُمْ مِنْكُمْ وَيَحْلِفُوْنَ عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ○
سورہ مجادلہ

۲۶۸ (اے پیغمبر) کیا تمنے اُن (منافقوں کے حال) پر نظر نہیں کی جنہوں نے ایسے لوگوں سے دوستی جالگائی جنپر خدا کا غضب ہے (تو آپ) یہ لوگ تم ہی میں ہیں اور نہ انہی میں ہیں اور باوجودیکہ وہ جانتے (بوجھتے) ہیں (کہ پھر بھی جھوٹی (جھوٹی) باتوں پر قسمیں کھاتے ہیں

۲۶۹ (عن ابی قتادہ، قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایاکم وکثرت الحلف فی البیع فانہ ینفق ھم یمحق

۲۶۹ ابی قتادہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خرید فروخت میں قسمیں کھانے سے پرہیز کرو کہ اس میں مال کا نقصان اور زیاں ہے۔

۲۷۰ (عن ابی ہریرہ، قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الحلف منفقۃ للسلعۃ ممحقۃ للبرکۃ

۲۷۰ ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا ہے کہ قسم مال کو زیاں پہنچاتی ہے اور برکت محو کر دیتی ہے

۲۷۱ (عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ ینھیکم ان تحلفوا

۲۷۱ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالٰی اپنے باپ کی قسم

آبائكم من كان حلفا فليحلف بالله او ليصمت

کھانے سے منع کرتا ہے اگر کسیکو قسم کھانی ہی ہو تو اللہ کی قسم کھائے یا خاموش رہے۔

۲۷۲ (عن ثابت بن ضحاک) قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من حلف علی ملة غیر الاسلام کاذبا فهو کما قال ولیس علی ابن ادم نذر فیما لا یملك ومن قتل نفسه بشیء فی الدنیا عذب به یوم القیمة ومن لعن مومنا وهو كقتله ومن قذف مومنا بكفر فهو كقتله ومن ادعى دعوى كاذبا لتكثر بها لم يزده الله الا قلة

۲۷۲ ثابت ابن ضحاک سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سوائے اسلام کے اور کسی مذہب کی جھوٹی قسم کھاتا ہے تو وہ کاذب ہے اور آدمی کو ایسی چیز کی نذر نہ کرنی چاہیئے جسکا پورا کرنا اُسکے اختیار میں نہیں ہے۔ کسی چیز سے دنیا میں خودکشی کرتا ہے قیامت میں اُس سے عذاب دیا جائیگا۔ اور کسی مسلمان کو کفر کی تہمت لگانا اُس کے قتل کرنے کے برابر ہے۔ جو شخص مال بڑھانے کے لئے جھوٹا دعوی کرتا ہے اللہ تعالی اُسکے مال میں کمی کر دیتا ہے۔

۲۷۳ (عن ابی هریرة) قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تحلفوا بآبائكم ولا بامهاتكم ولا بالانداد ولا تحلفوا بالله الا وانتم صادقون ٥

۲۷۳ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے ماؤں اور باپوں کی اور نہ دوسرے شرکا کی قسم کھاؤ اور نہ اللہ کی قسم کھاؤ اور اللہ کی قسم صرف اُس حالت میں کھاؤ جبکہ تم بالکل سچے ہو۔

٢٧٤ (عن عبد الله بن عمر) قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الكبائر الاشراك بالله وعقوق الوالدين وقتل النفس واليمين الغموس

مشكوة

٢٧٤ عبد اللہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گناہان کبیرہ یہ ہیں۔ خدا کی خدائی میں دوسرے کو شریک کرنا والدین کی نافرمانی کرنا۔ کسی آدمی کو جان سے مارنا۔ جھوٹی قسم کہانا۔

٢٧٥ (عن ابی ہریرہ) قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلثة لا يكلمهم الله يوم القيمة ولا ينظر اليهم رجل حلف على سلعة لقد اعطى بها اكثر مما اعطى وهو كاذب ورجل حلف على يمين كاذبة بعد العصر ليقتطع بها مال رجل مسلم ورجل منع فضل ماء فيقول الله امنعك فضلى كما منعت فضل ماء لم تعمل يداك

مشكوة

٢٧٥ ابوہریرہ رضے اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ تین شخص ہیں جنسے قیامت کے دن خدا تعالے کلام نکریگا اور نہ انکی طرف نظر کریگا، ایک وہ آدمی جو اپنے مال کو قسم پر فروخت کرے۔ اور اسکو اس سے زیادہ دیا جائے جو کاذب ہونیکے حالت میں دیا جاتا۔ دوم وہ شخص کہ کسی مسلمان کا مال ہضم کرنیکے لئے عصر کے بعد جھوٹی قسم کہاوے۔ سوم وہ شخص جسکے پاس حاجت سے زیادہ پانی ہو اور ندے اللہ تعالے فرمائیگا کہ میں تجھپر اپنا فضل کرنے سے انکار کرتا ہوں جس طرح تونے پانی دینے سے باوجودیکہ تیرا بنایا ہوا نہیں تھا انکار کیا۔

٢٧٦ (عن ابی امامہ) قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اقتطع

٢٧٦ امامہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جھوٹی قسم کہا کر

حق امرء مسلم بيمينه فقد
اوجب الله له النار وحرم عليه
الجنة فقال له رجل وان كان
شيئا يسيرا يا رسول الله قال
وان كان قضيبا من
اسلك (مشكوة)

کسی مسلمان کا تلف کرتا ہے خدا
تعالے اسکے لئے جنت حرام اور دوزخ
لازم کر دیتا ہے۔ ایک شخص نے سوال کیا
کہ اگرچہ بہت تھوڑی چیز ہو آپ نے فرمایا
اگرچہ پیلو کی ٹہنی ہی ہو۔

(عن ابن مسعود) يقول سمعت
رسول الله صلى الله عليه
وسلم من حلف على مال
امرء مسلم بغير حقه
لقى الله وهو عليه غضبان
قال عبد الله ثم قرء علينا
رسول الله مصداقه من
كتاب الله اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ
بِعَهْدِ اللهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا
قَلِيْلًا الى اخر الاية

مسلم ۱ح۸۱

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے
ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
سنا ہے کہ جو شخص کسی مسلمان کا مال تلف
کرنیکے لئے ناحق قسم کھائیگا وہ ایسی حالت میں اللہ
تعالے سے ملیگا کہ اللہ اس پر غصہ ہوگا عبداللہ
ابن مسعود کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ صلعم نے اسکی
تصدیق میں یہ آیۃ پڑھی اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ
وَبِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَیْمَانِهِمْ ثَمَنًا
قَلِیْلًا الخ

خاتمہ

الانتخاب من العقد الفرید {از بی اے کورس عربی}

خطبۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع

ان الحمد للہ نحمدہ ونستغفرہ و
نتوب الیہ ونعوذ باللہ
من شرور انفسنا ومن سیئات
اعمالنا من یھد اللہ فلا مضل
لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ
واشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ
لا شریک لہ واشھد ان
محمدا عبدہ ورسولہ اوصیکم
عباد اللہ بتقوی اللہ واحثکم
علی طاعۃ اللہ واستفتح بالذی
ھو خیر اما بعد ایھا الناس اسمعوا

تمام خوبیاں اللہ ہی کے لئے ہیں ہم اسکی حمد
کرتے ہیں اور اسی سے مغفرت چاہتے ہیں
اور اسکی طرف رجوع کرتے ہیں، اور اپنے
نفسوں کے شر اور اعمال کی برائی سے اسکی پناہ
چاہتے ہیں۔ جسکو اللہ تعالے ہدایت کی توفیق
دیتاہے اسکو کوئی گمراہ نہیں کرسکتا۔ اور
جسکو گمراہ کرتا ہے اسکو کوئی راہ پر نہیں لاسکتا
اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی
معبود نہیں ہے، وہ اکیلا ہے، کوئی اسکا
شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد
اسکا بندہ اور رسول ہے۔ اے اللہ کے بندو۔

منى أبين لكم فاني لا ادري
لعلي لا القاكم بعد عامي هذا
في موقفي هذا - ايها الناس ان
دمائكم واموالكم عليكم
حرام الى ان تلقوا ربكم كحرمة
يومكم هذا في شهركم هذا
في بلدكم هذا - الا هل بلغت
اللهم اشهد فمن كانت
عنده امانة فليودها الى الذي
ائتمنه عليها وان ربا الجاهلية
موضوع وان اول ربا ابدأ به
ربا عمي العباس بن عبد المطلب
وان دماء الجاهلية موضوعة
وان اول دم ابدأ به دم عامر
بن ربيعة بن الحرث بن
عبد المطلب وان مآثر الجاهلية
موضوعة غير السدانة
والسقاية والعمد قود وشبه
العمد ما قتل بالعصا والحجر
ففيه مائة بعير فمن
زاد فهو من اهل الجاهلية

میں تمکو پرہیزگاری اختیار کرنے کی وصیت
کرتا ہوں اور اللہ کی اطاعت کرنیکی رغبت
دلاتا ہوں اور اچھی بات سے آغاز کرتا ہوں ۱
اما بعد لوگو جو کچھ میں تمسے بیان کرتا ہوں اسکو
سنو، معلوم نہیں کہ اس سال کے بعد پھر
بھی میں تمسے اس موقع پر مل سکوں لوگو تمہارے
ایک دوسرے کے مال اور خون تمپر اسی طرح
حرام ہیں جیسے آج کے دن اس مہینے اور اس
شہر میں لڑنا حرام ہے خبردار ہو کہ میں نے
پیام پہنچا دیا، اے اللہ میں گواہی دیتا ہوں -
جسکے پاس کسیکی امانت ہو اسکو لازم ہے
کہ امانت رکھنے والیکو واپس کر دے - اور اسلام
سے پہلے جاہلیت کے زمانہ کا سود معاف
کر دیا گیا، اول جس سے میں شروع کرتا ہوں وہ
سود یافتنی میرے چچا عباس بن عبدالمطلب کا
ہے اور زمانہ جاہلیت کا خون بھی معاف
یعنی اسکا قصاص نہ لیا جائے اور سب سے
پہلے میں عامر بن ربیعہ بن الحرث بن عبدالمطلب
اپنے چچا زاد بھائی کے خون کی معافی سے
آغاز کرتا ہوں - اور زمانہ جاہلیت کی تمام
رسمیں سوائے سدانت (متولی ہونے) اور

الا هل بلغت اللهم اشهد فلا
ترجعوا بعدي كفارا يعزب
بعضكم اعناق بعض فاني
تركت فيكم ما ان اخذتم به
لن تضلوا كتاب الله واهل بيتي
الا هل بلغت اللهم اشهد
ايها الناس ان ربكم واحد
وان اباكم واحد كلكم
لادم وادم من تراب اكرمكم
عند الله اتقاكم ليس لعربي
على عجمي فضل الا بالتقوى الا هل
بلغت قالوا نعم قال فليبلغ الشاهد
منكم الغائب ايها الناس ان الله
قسم لكل وارث نصيبه من الميراث
ولا يجوز لوارث وصية من
الثلث والولد للفراش وللعاهر
الحجر من دعى الى غير ابيه او تولى
الى غير مواليه فعليه لعنة الله
والملئكة والناس اجمعين لا يقبل
الله منه صرفا ولا عدلا والسلام
عليكم ورحمة الله وبركاته

میں نے تمہارے لئے ایسی چیز چھوڑی ہے کہ اگر
اسپر عمل کروگے تو کبھی گمراہ نہوگے۔ کتاب اللہ
اور اہل بیت آگاہ ہو کہ میں نے خدا کا پیام پہنچا دیا
ہے۔ میں خدا کو گواہ کرتا ہوں ۔ لوگو تمہارا
پرودگار ایک ہے اور اکیلا ہے اور تمہارا باپ
ایک ہے اور تم سب آدم کی اولاد ہو ،
آدم مٹی سے بنا ہے ، خدا کے نزدیک زیادہ افضل
وہی شخص ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے عربی کو عجمی
کوئی فضیلت نہیں ہے مگر پرہیزگاری کے ساتھ
آگاہ ہو کہ میں نے خدا کا پیام پہنچا دیا ہے۔ انہوں
نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا کہ حاضرین یہ پیام
اُن لوگوں کو پہنچا دیں جو حاضر نہیں ہیں۔ اے لوگو خدا
نے میراث میں سے ہر ایک وارث کا حصہ مقرر
کیا ہے اور کسی وارث کے لئے ایک تہائی
سے زیادہ وصیت درست نہیں ،
اور لڑکا شوہر کا ہے اور زناکار کے لئے رجم ہے
جو شخص اپنے باپ کے سوا دوسرے کی طرف
منسوب ہونیکا دعوی کرے اسپر خدا کی اور
فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے خدا
اس سے نہ صرف قبول کریگا اور نہ معاوضہ
والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔

خاتمہ از مؤلف

خدا کا شکر اور احسان ہے کہ آج اخلاق محمدی کا آخری حصہ چھپکر تیار ہو گیا اسکی تالیف کا مدت سے ارادہ تھا گر سنہ ۱۹ء میں آنریبل سید محمود صاحب مرحوم کی خدمت میں حاضر ہونیکا اتفاق ہوا اور اُنسے یہ خیال ظاہر کیا گیا تو جناب ممدوح نے بہت پسند کیا اور بہت جلد اس کام کو انجام دینے کے لئے فرمایا اور خود وعدہ فرمایا کہ جب کتاب مرتب ہو کر مکمل ہو جائیگی تو ہم اسپر نوٹ لکھدینگے جو تعلیم یافتہ لوگونکے لئے نہایت مفید ہونگے اور اسلام پر جو اخلاق کے متعلق حملات کئے جاتے ہیں وہ رفع ہو جائینگے لیکن کتاب مکمل ہونیسے پہلے حضور ممدوح نے اس جہان فانی سے رحلت فرمائی اور وہ خیالات جو جناب ممدوح نے ظاہر فرمائے تھے گاؤخورد ہو گئے، پھر بھی ارادہ باقی رہا کہ آیات و احادیث اور اُنکے ترجمے کے ساتھ ہر باب میں کچھ تمہید اور حواشی بھی ضرور اضافہ کیئے جائیں جس میں مدلل طریقہ پر اُن کو ثابت کیا جاوے اور جہاں دوسرے مذاہب کی تلقینات سے تصادم ہوتا ہو اُنکا مقابلہ کرکے بتایا جاوے کہ اُن میں اور اسلامی تلقینات میں کیا فرق ہے اس لئے احادیث اور آیات جمع کی ہوئی کچھ عرصہ تک رکھی گر اس کام کے انجام دینے کا موقع نہ ملا۔ آخر یہ خیال کیا گیا کہ پہلی بار صرف ترجمہ ہی چھاپ دیا جاوے تاکہ اُن لوگوں کو جو عام مسلمانوں کی اخلاقی خرابیوں کی وجہ سے اسلام پر طعن کرتے ہیں معلوم ہو جاوے کہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ جو اسلام کی اصل الاصول ہیں اس بارہ میں کیا ہدایت کرتے ہیں۔ اور جو مسلمان عربی سے واقف نہیں یا عدیم الفرصتی کی وجہ سے بڑی بڑی کتابوں کے دیکھنے سے گھبراتے ہیں۔ اُن کو اخلاق اسلامی کا ذخیرہ ایک جگہ مل سکے اور یہی بڑی وجہ اس کتاب کی تالیف کی تھی۔ محض حواشی کی وجہ سے اصل غرض کو تعویق میں ڈالنا پسندیدہ نہیں۔ جب موقع ہوگا نوٹ وغیرہ بھی مرتب کرکے نذر ناظرین کر دیئے جائینگے اس لئے اسوقت یہ کتاب صرف ترجمہ کے ساتھ شایع کیجاتی ہے کتاب کے طبع کے

زمانہ میں بعض امور ایسے پیش آئے کہ ترجمہ دوبارہ دیکھنے اور بعض دفعہ پروف بھی دیکھنے کی مہلت نہیں ملی اس لئے ممکن ہے بعض جگہ غلطیاں بھی رہ گئی ہوں امید ہے کہ ناظرین اُن فروگذاشتوں کو معاف فرمائینگے خدا سے تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ مجھکو اور تمام مسلمانوں کو توفیق دے کہ اُس کے ارشادات کے موافق اپنے اخلاق اور اعمال درست کریں اور جو اخلاق حمیدہ ہم سے چھوٹ گئے ہیں اُن کے پھر اختیار کرنیکی کوشش کریں انہ خیر الموفق والمعین - وصلے اللہ تعالےٰ علےٰ خیر خلقہ محمد والہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

تحریر تاریخ ۱۲ رجب المرجب سنہ ۱۳۲۴ھ
یوم شنبہ مطابق ۱۱ ستمبر سنہ ۱۹۰۶ء
بمقام علیگڈہ

اصول التعلیم جس میں علوم اسلامیہ کے طریقہ تعلیم کی نسبت امام غزالی ابن رشد وغیرہ حکمائے اسلام کی رائیں بیان کی گئی ہیں قیمت ۱ر — **انجمن مکہ معظمہ** جس میں سید عبدالرحمن کواکبی حلبی نزیل مصر نے مسلمانوں کے جمود و تنزل و انحطاط کے اسباب کی نسبت مختلف اسلامی ممالک کے علما و فضلا کی رائیں فرضی مباحثات کی صورت میں ظاہر کی ہیں جسکو مولوی رشید احمد صاحب انصاری نے اردو میں ترجمہ کیا قیمت - - - عہ/

یادگار غالب - مولانا خواجہ الطاف حسین حالی کی نئی تصنیف جسمیں اُنہوں نے حیات سعدی کی طرح اول مرزا غالب مرحوم کے واقعات زندگی تحریر کئے ہیں پھر مرزا کی اردو اور فارسی نظم و نثر کا انتخاب شامل کیا ہے - - - عہ/

المامون مع الجزیہ شمس العلما مولانا شبلی نعمانی کی مشہور تصنیف ہے جسمیں اُنہوں نے مامون رشید کی زندگی کے واقعات اور اسکے زمانہ کے طرز سلطنت و معاشرت کے مفصل حالات نہایت دلچسپ پیرایہ میں بیان کئے ہیں بلا جلد - عہ/

سیرۃ النعمان شمس العلما مولانا شبلی نعمانی کی مشہور تصنیف ہے جسمیں اُنہوں نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے حالات اور اخلاق و عادات و مناظرات تحریر کئے ہیں بلا جلد - - - - - عہ/

آبحیات شمس العلما پروفیسر محمد حسین آزاد کی مشہور تصنیف جسمیں اُنہوں نے اردو زبان کے شاعروں کے نہایت مفصل اور دلچسپ حالات بیان کئے ہیں اور اُنکے کلام کا نمونہ دیا ہے، اور اردو زبان کی عہد بہ عہد کی تبدیلیوں کی تاریخ لکھی ہے بلا جلد قیمت عہ/ - **سفرنامہ شیخ ابن بطوطہ جلد اول** - جس میں علاوہ اُن ہزارہا جزوی دلچسپ واقعات کے جو سلسلہ بیان میں آگئے ہیں - ممالک مراکو، شمالی افریقہ، طرابلس الغرب، مصر، فلسطین، شام، عرب، عراق، عجم، ایران، ایشیائے کوچک، سواکن، بولان، غزنی، اور کابل کے شہروں کا نہایت مفصل بیان اور حالات درج کئے ہیں قیمت ۱ر — **سفرنامہ روم، مصر و شام** شمس العلما مولوی محمد شبلی نعمانی کا سفرنامہ بلا جلد معہ نقشہ جات عہ/ بلا جلد بلا نقشہ جات عہ/ — **رویائے صادقہ** سب سے آخیر ناول جو مولانا نذیر احمد صاحب دہلوی کے قلم سے نکلا ہے اور جسمیں اُنہوں نے مذہب اسلام کے مسائل کو عقلی دلائل کے سانچے میں ڈھالا ہے بلا جلد قیمت عہ/ — **ابن الوقت** اس میں ظرافت آمیز طریقے سے اسبات پر بحث کی ہے کہ ظاہری وضع لباس اور طرز معاشرت میں انگریزوں کی تقلید کرنے سے کیا کیا نقصان پیدا ہوتے ہیں بلا جلد - - ۱۲ار

محصنات نہایت دلچسپ ناول کہ ایک سے زیادہ بیویاں کرنے سے کیا خرابیاں ہوتی ہیں ۱۰ار **مراۃ العروس** ۵ر ولایتی کاغذ پر ۸ر

المشتہر سید احمد اڈیٹر الاسلام علیگڈھ -

الاسلام

یہ ایک ہفتہ وار مذہبی پرچہ ہے جو ہندوستان کے دار العلوم علی گڈھ سے ہر جمعہ کو شائع ہوتا ہے۔

سوشیل اور پولٹکل معاملات پر نہایت متانت سے بحث کرتا ہے۔ رعایا اور گورنمنٹ کے حقوق پر اعتدال کے ساتھ نظر رکھتا ہے، مسلمانوں کی خبریں خاص طور پر عربی۔ اردو۔ انگریزی فارسی اخبارات سے انتخاب کر کے پیش کرتا ہے، مخالفین اسلام خصوصاً آریہ اخبارات کی اعتراضات کا جواب نہایت متانت، تہذیب اور سنجیدگی سے مدلل طریقہ پر دیتا ہے بلکہ یہ کہنا کچھ مبالغہ نہیں کہ ایکدرجن آریہ اخبارونکا متانت اور سنجیدگی سے جواب دینے والا یہی اکیلا ہفتہ وار اخبار ہے۔ جن لوگونکو مذہبی مباحث سے دلچسپی یا تحقیق مذہب کا شوق ہو وہ اسکو ضرور ملاحظہ کریں۔

قیمت کاغذ درجہ اول سے؎ سالانہ

درجہ دوم عہ؎ " "

قیمت اہل شہر علیگڈھ کے لئے کاغذ اول عہ؎ " "

درجہ دوم عہ؎ " "

نمونہ مفت روانہ کیا جاتا ہے اور بعض بزرگان قوم کے نام بلا طلب بھی بھیجا جاتا ہے جن حضرات کو خریداری منظور ہو بذریعہ کارڈ مطلع فرمائیں ورنہ دوسرا یا تیسرا پرچہ واپس کر دیں۔

المشتہر سعید احمد اڈیٹر الاسلام۔